کتاب لاجواب

لاونی برم گیان

در عشق معرفت

مصنفہ بنارسی گر گوشائین

سنہ ۱۸۹۰ع

در مطبع جوالا پرکاش واقع شہر میرٹھ باہتمام لالہ ہتمل صاحب
کے چھپکر شائع ہوئی کتبہ محمد عبدالرزاق خان
مقیم میرٹھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاونی بہر گیان عشق و معرفت

تخم لعل و یاقوت کی ٹہنی ہر برگ زمرد موتی گل
شبنم ہی الماس کی اوس کے برگ برگ پر پڑے ہوئے
جس کے ہاتھ مین یارب اوس درخت کی ایک بہی جڑی ہو

پہل لٹکی نینون کی جس مین جو دیکہی لیلی بالکل
ہر اک شاخ کندن اور نیلم سے ہی جسکی جڑی ہوئے
سات بادشاہت سے وہ بہی قیمت اوسکی بڑی ہوئے

اوس درخت کی میوے سے ہر دم ہے اوسکی تجدید کی کل
پہل لٹکی نینون کی جس مین جو دیکہے لیلی بالکل

بنی مرصع کی زمین اور فواری بلور کے ہین
پہنکے ہی پارس کی اوس مین کہوالی سب جڑی ہین

اوسدرخت پر بیٹہی ہر ایک جانور نور کی ہین
وہ درخت نزدیک ہی اوسکے خریدار سب دور ہین

سو دا اوسکے بنی دہان پر گری جو کوئی شور و غل
پہل لٹکے نینون کی جسمین جو دیکہی لیلی بالکل

اوسدرخت کو ہمنے ابحیات آب سے سینچا ہی
کسی سے کچہہ نہین کام لیا اپنی ہی ذات سے سینچا ہی

بڑی مشقت کری ہی اپنی کرامت سے سینچا ہی
کیا کوئی جانیگا اوسکو کہ کون گہات سے سینچا ہی

ہوا جب وہ تیار تو شیدا بنا میرا یہہ دل تیل
پہل لٹکے نینون کی جسمین جو دیکہی لیلی بالکل

اوس درخت کی سایہ مین ہم ٹانگ پساری سوتے مین
اگرچہ جا دین کہین تو پھر ہم اوسی تخم کو بوتی ہین

جہان پر اپنا دل چاہے ویسی ہی شجر سب تے ہین
بنارسی یہہ کہی کہ اوسپر قران پڑہتے طوطی ہین

اوس درخت کی ہوا لگے تو جگر کی آنکھین جا دین کہل
پھل لٹکے مینون کی جس مین جو دیکہی لیلے بالکل

شرح اوسکی

تخم خدا اور شاخ پیمبر برگ اولیا ولی ہین گل
پھل ہین اوسمین فقیر پوری فرق نہ دیکہین سمجہین بالکل

اوپر اوسکا پیچ ہی اور نیچے جسکے لٹکین ڈالی
اختر کی شبنم ہی اوسکی برگ برگ پر اوجیالی

ماہ و مہر جو کی دیتی دن رات گری ہین رکہوالی
نقشہ اوسکا ہنی ہین جنکی دو جہان ہی لالی

اپنی اپنے دین کی طایر کرتے ہین اوسپر شور و غل
پھل ہین اوسمین فقیر پورے فرق نہ دیکہین سمجہین بالکل

زمین اوسکی آسمان ہی جہانسے یہ گل جہان ہوا
وہان ہی جیکا نور نور مین ہی اگر پیدا یہان ہوا

مخزن ہی اوسکی خوشبو جسنے پائی وہ پنہان ہوا
شرح ہی اوسکی طرح طرح دار یسی شجر وہ عیان ہوا

وحدت کی لذت اوس سے لیتا ہی مرا یہ دل بلبل
پھل ہین اوسمین فقیر پورے فرق نہ دیکہین سمجہین بالکل

جڑ اوسکی بابا آدم جس سے آدم مین دم ہی
سایہ اوسکی قدرت اور عالم جسکا ایک عالم ہی

ہوا ہی ماما حوا جسے چھوگئی پھر اوسی کیا غم ہی
یاد آہی جو کہ کری وہ ان باتون سی محرم ہی

لطف اوسکو آوی جسکی غفلت کا پردہ گیا کہل
پھل ہین اوسمین فقیر پوری فرق نہ دیکہین سمجہین بالکل

صدا ہی اسکی قران جسنی سنی اوسی پھر ہوش ہوا
دلین اپنی غور کیا کچھہ سمجھ گیے خاموش ہوا

رانا دیکو کہلا کہ جسکا ذرا اوسپر گوگوش ہوا
زبان سے کچھہ نہین کہہ سکتا جو دلین جنوا جوش ہوا

بنارسی کہی اوسکے میوہ ہیچ ہیں پر سی جرم کی ٹل
پھل ہین اوسمین فقیر پوری فرق نہ دیکہین سمجہین بالکل

دیگر

کرے اگرمن مصوری تویار کی اب تصویر کو کہینچ
ثانی اوسکی تو بنجا دلدار کی اب تصویر کو کہینچ

بجیسے آپ سی حباب بنجائی پانیکی تصویر کو کہینچ
پہر پانی پانی کرلے اوسجانی کی تصویر کو کہینچ

نورہی بنتا ہی جو لے نورانی کی تصویر کو کہینچ
حق ہی لیتا ہی لیتا ہی عاشق حقانیکی تصویر کو کہینچ

باغ باغ دل ہو ترا گلزار کی اب تصویر کو کہینچ
ثانی اوسکی تو بنجا دلدار کی اب تصویر کو کہینچ

شمع سے ہوئی شمع روشن جب اُس گل کی تصویر کہینچ
توہی روشن خداسی ہو اب اُس لو کی تصویر کو کہینچ

پہر پاویگا او نادان کب اُس لو کی تصویر کو کہینچ
اس جامہ سی کہینچی گی جتنک اُس لو کی تصویر کو کہینچ

شعلہ نار ہوا روشن اوس نار کی اب تصویر کو کہینچ
ثانی اوسکی تو بنجا دلدار کی اب تصویر کو کہینچ

بنی ہوتین گلکی گل ہوئین اُس گلکی تصویر کو کہینچ
ٹوٹین تو ہٹی ہو گئین گی دل کی تصویر کو کہینچ

پہر بسمل ہو جاوی جو لیوی اوس بسمل کی تصویر کو کہینچ
قتل ہو کر ملجا اوسمین اُس قاتل کی تصویر کو کہینچ

دیکہہ لی تو اس پارسی ہی اوس پار اب تصویر کو کہینچ
ثانی اوسکی تو بنجا دلدار کی اب تصویر کو کہینچ

گہر دلکو آئینہ اور اسمین لے اوسکی تصویر کو کہینچ
بتاؤ اسکی سوا کسمین ہے اوسکی تصویر کو کہینچ

جسم سے مت رکھہ کام تو جسمین ہے اُسکے تصویر کو کہینچ
بنارسی اب تو جبین نسبین ہین اُسکی تصویر کو کہینچ

فارغ غم ہو جای دل غفار کی اب تصویر کو کہینچ
ثانی اوسکی تو بنجا دلدار کی اب تصویر کو کہینچ

دیگر

الف اللہ کی کر و بندگی کیون رکہتی ہو دلمین عار
ب بر حق بار تعالی کا بیشک ہی سچا دربار

ت تعریف کرون کیا رب کی جسکا ہی سمار الستار
ث ثانی نہین اوسکا جسپر ہو من کرنی جان نثار

ج جاکر باغ ارم مین حق نی لگائی ہین اشجار
ح حشر کو منجا اٹہین گے آدم انیدم شتر مہار

خ خالق کی یاد کرو کیون بوتی ہو بہو لونمین خار
د دین کا کلمہ پڑہلو کافر چہوڑ دو دارو مدار

ذ ذکر کرو اوس مولی کا جسکے نور سے کل گلزار
ب بر حق بار تعالی کا بیشک ہی سچا دربار

ر رحیم ہو مالک جسکا کل عالم مین ہی اسرار
ز زبان سی کہہ ہردم خدا خدا مت ہو بیزار

س سخن ہیں صحیح بات ہی اونسی بنایا ہی سنسار
ص صاحبی اوسکی دیکھو جسنی بنایا تن احصار
ط طوفان آویگا جبدن نہین کسیکی بچی قطار
ظ ظاہر کر فخر جہانمین کسیکی کرتا ہی انتظار
غ غضب ہو روز حشر کو زمین شق ہو جاوی
ق قفل کو توڑی جو کوئی اوسکا ہوتا سدا وقار
گ گبر جو کرین نہین اونسی راضی پروردگار
ل لیس رہی اوسکی یادمین وہی سورما سپہ سالار
ن نکلجا جورن سی مت اوسی مرد سمجھو وہ نار
ہ ہردم کر یاد الہی اپنی دلمین تو مت ہار
کہتے عشق حرفی دیبی سنگہ بنارسی گاتی ملکار

ش شکر کر ہو ہین مئی وحدو تمین ہو ہین سرشار
ض ضرور کرو عبادت بندگیمین رہنا احصار
ب بر حق باریتعالی کا بیشک ہی سچا دربار
ع عقل جو رکھتی ہو مصرع موزون کر اشعار
ف فیکن کہہ فنا کری خلق اللہ کو پلمین غفار
ک کفر کو دور کیا اُس مالک کی عالی سرکار
ب بر حق باریتعالی کا بیشک ہی سچا دربار
م مورچہ ہٹا دیا رن جیتا کافر مارلی مار
و وصل اوسکی یادمین لڑی سورما دو دو وار
ی سے یاد کر خدا کو بنی رہو یارون کے یار
ب بر حق باریتعالی کا بیشک ہی سچا دربار

دیگر

جدہر کو دیکھون اُدہر روشنی آفتاب کی تمام ہی — پیون نہ مئی ہین کیونکر زندہ رہون میرا یہ کلام ہی
چشم نہین ہی ہمین خدا نی آپ گلابی جام دئی — دیدہ گئے پیاسے بہر بہر مجہسے بر سر جام دئی
چلی وہ بادِ صبا اسقدر رہاتہہ ہماسے تہام — تو بہی پیری پکڑ نے میری منہہ لگا وہ آٹہون جام دئی
کہی جو اوسکو حرام اوسکا کہانا پینا حرام ہے — پیون نہ مئی ہین کیونکر زندہ رہون میرا یہ کلام ہی
ایکطرف آتش بہڑکی اور ایکطرف بارش آب ہی — میرے دلکی میخانہ مین دونون وجہ کا حساب ہی
جگر سے شعلہ اوٹہی اور چشمو نسی ٹپکے شراب ہی — زبان میری کہتی ہی یہ ہے لذت اسکی لاجواب ہے
کل عالم مین سُنا ہو تمنے مستانہ میرا نام ہی — پیون نہ مئی ہین کیونکر زندہ رہون میرا یہ کلام ہی
دلمین غور کر دیکہا تو پہر دور بہار آیا ہے — آج ہین ساقی نی دوبارہ ساغر آب پلایا ہی
دیکہہ میری بدمستی کو محتسب نی یہ فرمایا ہے — یہ جوش و جنت کہا ںسے تیری نظرون بیچ سمایا ہی

سنا سخن مخلتسب نے یہ تب اوسکی دلمین ہوش ہوا
یا تو منع کرتا تھا مجھی یا آپ ہی وہ مینوش ہوا

چڑھا نشہ جب عشق کا اوسکو جہانسی وہ بیہوش ہوا
کہان ہونگا مین ہر دم اتنا کہکر خاموش ہوا

بنارسی کہی مجھی تو اس راہ کی دارو پینا مدام ہی
پیون نہ مے مین کیونکر زندہ رہون یہ میرا کلام ہی

دیگر

بازی کہیلی عشق کی ہمنی ذرا کبہا تشش و پنج نہین
کہیل لی ہر کوئی آجسکو یہ وہ بازی شطرنج نہین

عقل کو کچھ زور نہین جو گہوڑونسی چلکر جیتنے
فیل کی کیا طاقت ہی جو اس بازیونکی بل کر جیتنی

بچہ تو عشق کا دل ہی اوسکو کیا پیدل لکر جیتنے
رخ کا رخ پھر جائی نہ وہ اس بازیکو چلکر جیتنے

میری سوا کوئی اور جہانمین اوٹھا سکی یہ رنج نہین
کھیل لی ہر کوئی آجسکو یہ وہ بازی شطرنج نہین

وزیر کا کیا ذکر عشق مین بادشاہ تنگ ہو گئی گدا
جو کہ چال چوکا وہ مارا گیا میری سے یہی ہمدا

ہمنے اپنی سر کی بازی لگا کر اسمین دانو دیا
جان بیچکر جو کھیلا وہ جیتا اوسکو ملا خدا

وہ کیا کہیگا بات کہ جسکی قابو مین سے چو پنج نہین
کھیل لی ہر کوئی جسکو یہ وہ بازی شطرنج نہین

روپ مین نہین آیا بادشاہ کی اپنی لی چوٹ بچا
اوسنے توڑا قلعہ جہانمین کوئی نہ اس سے کوٹ بچا

ترچھی ہو کر چلو سے تو کیونکر رکھہ سکو گی گوٹ بچا
اوسکا مال لٹ گیا رکھی تھی جسنی زر کی پوٹ بچا

ہا مجھی گشت نہین لگی کہ مین نے جمع کیا کوئی گنج نہین
کھیل لے ہر کوئی جسکو یہ وہ بازی شطرنج نہین

یہ شطرنج عشق کی ہی اسکو کھیل سکے وہی سیانا ہی
بڑی بڑی ہو گئی زچ نہین بہید کسینے جانا ہی

ہی عشق کا خیال سدا عاشقونکی سینمین سمانا ہی
بنارسی جیتنے جی اب تو سرگرنج سمانا ہی

راہ کی شیرین سخن کو بائی شیر برنج نہین
کھیل لی ہر کوئی جسکو یہ وہ بازی شطرنج نہین

دیگر

ہمدم ہم ہانہ ہمدم ہین دم مین جلوہ عالم کا
عالم مین ہی صنم صنم مین عالم ہی اوس ظالم کا

دلبر دلبر دلبر مین دل لبین کی یاد رہے
یاد مین عشرت عشرت مین می مے مین نشہ ایجاد ہی

نشہ مین مستی مستی مین حدت حدت مین شاد رہی
شاد مین شور اور شور مین شہرت شہر مین آباد رہی

آباد ہین آدم آدم مین دم دم مین دم ہمدم کا
عاشق مین ہی عشق عشق مین نور نور مین حقتعالیٰ
اوجیالی مین تاب تاب مین ماہ ماہ مین ہی ہالا
اعلیٰ مین وہ خوب خوب مین روپ روپ مین رنگ چمکا
شوق مین اوسکی ذوق ذوق مین رنگین رنگین روحانی
زندگانی مین جان جان مین جانان جانان مین جانی
لاثانی مین صفت صفت مین لامکان گھر جا کم کا
جا مین من اور من مین چرچا چرچے مین اوسکی قدرت
خلقت مین خوشبو خوشبو مین کھلا کھلی مین ہے رنگت
لذت مین توحید دیبی سنگھ کہی خیال سن ہمدم کا

عالم مین ہی صنم صنم مین عالم ہی اوس ظالم کا
حقتعالیٰ مین رحم رحم مین کرم کرم مین اوجیالا
ہالہ مین اختر اختر مین جگمگ یا چمک مین جیتا اعلیٰ
عالم مین ہی صنم صنم مین عالم ہی اوس ظالم کا
روحانی مین انس انس مین پیار پیار مین زندگانی
جانی مین وہ حسن حسن مین زیب زیب مین لاثانی
عالم مین ہی صنم صنم مین عالم ہی اوس ظالم کا
قدرت مین ہی باغ باغ مین چمن چمن مین گل خلقت
رنگت مین رس رس مین امرت امرت مین پائی لذت
عالم مین ہی صنم صنم مین عالم مین ہی اوس ظالم کا

دیگر

دل مین دلبر دلبر مین دل صنم مین ہم اور ہم مین صنم
جان میری جانان مین ہے وہ جانان میری جان مین ہے
تن و بدن سب اوسمین ہے وہ اس تن کے درمیان مین ہے
مین اوسمین ہون بس وہ میرے دم دم مین ہمدم
گل گلشن سب اوسمین ہے وہ گل گلشن مین ہی
غنچہ دہن سب اوسمین ہین وہ ہر اک غنچہ دہن مین ہے
میری من مین بسا ہی وہ اوسکی من مین بس رہی ہون ہم
کل جہان روشن اوسمین وہ روشن عالم کل مین ہے
کاکل اوسکی دل مین ہے میرا دل اوسکی کاکل مین ہے
کل عالم مین نور اوسیکا اوسکی نور مین ہے کل عالم

دم ہمدم مین میرا اس دم مین ہی میرا ہمدم
پیراہن اوسمین میری وہ پیارا میری پیراہن مین ہی
ہر اک آن مین ہے یار مین یار میرا ہر آن مین ہے
دم ہمدم مین میرا اس دم مین ہی میرا ہمدم
پھبن ہے ایسی پھبی اوسمین کہ وہ ہر پھبن مین ہے
چمن خوشرنگ کا ہی اوسمین اور وہ حسن کے چمن مین ہی
دم ہمدم مین میرا اس دم مین ہی میرا ہمدم
بھری محبت کی دل اوسمین اور وہ اوس دل مین ہے
عاشق بلبل مین اوس گل کے بنا گل بلبل مین ہے
دم ہمدم مین میرا اس دم مین ہی میرا ہمدم

نور مین اوسکی پیشانی نور اوسکی پیشانی مین ہے
جگر مین جانی میرا یہہ جگر میرا جانی مین ہے

زندگانی ہے اوسمین وہ میری زندگانیمین ہے
نورانی مین سب اوسمین وہ ہر نورانیمین ہی

بنارسی کہی اسمین فرق نہین مجکو اپنی سر کی قسم
دم ہمدم مین میرا اسدم مین ہی میرا ہمدم

دیگر

ہی عجب گوہر دریا مین نکلے تو خشنک گوہر نکلے
صد آفرین ہے جو میری چشم سی موتی تر نکلی

قدر کی لوگون پر جسدم وہ اشک ہمارا تر نکلی
عجب تعجب ہوا جو خار کے اوپر گل نکلے

چشم ہماری اونہین دیکھنے کو یہہ کھل کھل نکلی
اشک جو گلرو نے تو دیدہ بھی بلبل نکلے

کر نکلی الماس تو کیا وہ بھی سو کہی کنکر نکلی
صد آفرین ہی جو میری چشم سی موتی تر نکلی

لکھون مین کیا کیا تشبیہہ دون جو بن بنکر آنسو نکلی
ئی وحدت کی گویا قطری بہشت سی چو نکلی

مین بنی کھائی اشک ہیری چشمونسی جسطرح تو نکلی
کیا طاقت ہی جو میری چشم سی موتی تر نکلے

نہین جواہر نکلے تو وہ ہی شامل پتھر نکلے
صد آفرین ہی جو میری چشم سی موتی تر نکلے

رویا فراق یار مین مین تو کیا کیا اشک ہین نکلی
یقین یہہ ہوا کہ دریا ہی سی گنگ و جمن نکلی

اور ہہا کچھ کہتا ہون سنو اس زبانسے جو سخن نکلی
ابر تیلیان ہینین تو چشم ہی دو ساون نکلی

اشک سے میرے پر آب ہین گوہر خالی خشک جگر نکلی
صد آفرین ہی جو میری چشم سی موتی تر نکلے

فرقت جانا مین جو کبھی ہم روتی زار زار نکلے
تا نہ ٹوٹا ہار سے تہنہ کہتے ہار نکلے

کیا طاقت اس دریا کی گر کوئی وار سے پار نکلی
بنارسی کہی جو نکلی مگر تو ہمین یار نکلے

اور جو نکلی رتن وہ ہی اشکون سے میری بدتر نکلی
صد آفرین ہی جو میری چشم ہی سی موتی تر نکلی

دیگر

پان کی لالی سے وہ جھلک تیری دندانہین لال ہو نکلی
لال بدخشان دیکھکر جسے کہا ہی ہیری کنی

آج جو تو ہنسکے بولا تو دہن مین وہ دندان چمکے
جگر چھید گیا ہر اک گوہر کا سنو ماری غم کے

سنتے ہی یہہ صفت سو کہکر سوش اڑ گئی شبنم کی
کیا طاقت ہی مقابل دندان کی اختر دمکی

ہر ایک جواہر کے اوپر پیاری تری دندان ہین غنچی
لال بدخشان دیکھکر جیسے کھائین ہیرے کی کنی

اگر چنبیلی کو دیکھون تو اوسکا سُرخ لباس کہان
جھوٹ نہین بولونگا صنم مجکو کسیکا پاس کہان
کیا طاقت گران کی روبرو چمک ہے کوئی اور بنی
مرجان ٹکڑی ہوا اوسکو جینے کی آس کہان
سچ کہتا ہون بمقابل دندان کی الماس کہان
لال بدخشان دیکھکر جیسے کھائین ہیرے کی کنی

انہین دیکھکر برق تڑپتی ہے وہ آسمان کی اوپر
کسی سے نسبت کبھی ندون نہین لاؤ اسر مانکی اوپر
صدقے کردون شفق کو بھی ان دندان کی اوپر
دندان تیری چمکتے ہین وہ لامکان کی اوپر

شاید تو پیسے داہنت تو کردی دم مین فنا فنی
لال بدخشان دیکھکر جیسے کھائین ہیرے کی کنی

گرچہ کوئی یاقوت کہے تو زبان اوسکی کٹواؤن
اور جو کہے گوہر کی لڑی تو اوسکو بھی چھیدواؤن
انار کے بھی کہے دانی تو کاٹ کیرین کہاؤن
کسی سے نسبت ندون نہین سُنون نہ خاطر مین لاؤن

بنارسی اگر کہی تو کیا دیبن اوسکی اب ہی ٹہنی
لعل بدخشان دیکھکر جیسے کھائین ہیرے کی کنی

دیگر

کیا ہی جھلک دندانین ہوئی پیار تیری سنگر ایسی
عجب طلسم ہوا ظالم تیری اوس پان چبانی سے
شفق کا دم فق ہوا بہت پھولی تھی وہ چھپر ہانی سی
برق تڑپنے لگی اختر رہی منہہ دکھلانی سے
مرجان گوہر زمرد نکل پڑے ہر کھانی سے
انار کے بھی دانے محتاج ہو گئے دانی سے

دیکھ تیری دانتون کی جھلک اوٹھ گئی لال ہانی سی
برق تڑپنے لگی اختر رہی منہہ دکھلانی سے

بھول جاوین جوہری پرکھنا رتن اور ہیرین جو ایسی
کتنی گئی ڈوب وہ ساگر مین بھی غوطے کھانی سے
دندان تیری دیکھ پائین گر کسی بھانی سے
پر نہین واقف ہوئی وہ بھی ایسے ڈرانی سے

سوکھ گیا وہ لہو تیری دانتونکی صفت سنانی سے
برق تڑپنے لگی اختر رہی منہہ دکھلانی سے

شرمندہ ہو گئی جواہر دانتون کے چمکانی سے
دیکھین مرصع ساز رہجاوین اپنا کام بنانیسی
خون اوگلنے لگی ہیرے کیا ہو پچھتانی سے
پھر وہ جڑتے سے جڑی کس خدا کی ہاتھ لگانیسی

آج ہی ملگیا مزا اس ہنسی مین تمھین بنانی سے
برق تڑپنے لگی اختر رہی منہہ دکھلانی سے

ٹکڑے ہو یاقوت تیرے دانتوں کے روبرو آنے سے
پان نے بھی پائی لالی اوس ماہ لقا کے کہانے سے
یہ دندان نکلے ہین یا بہا خدا کے شنو خزانے سے
بنارسی نے کہا یہ حال اپنے من مستانے سے
تھک جاویگا او نادان تو لامکان کے جانے سے
ایسی صفت دانتوں کی کسی سے نہی ہو نہین مرجانے سے

کیسی چھبیلی بات بیچ اپنی اور بیگانے سے
اسیواسطے وہ بستی مین آئے ویرانے سے
برق تڑپنے لگی اختر سے منھ دکھلانے سے
ان دندان مین دیکھ لی خدا میری دکھلانے سے
یہین دیکھے نور دندان مین یار کی آنے سے
برق تڑپنے لگی اختر سے منھ دکھلانے سے

دیگر

تیغ لگی تلوار لگی اور تیر لگے تو چین پڑی
ایک جھلک موہنی کو نظر گر پڑی تو وہ لگ گئی نظر
جیسے اشارہ ردز کری وہ کیونکر ہوئی اوسکا گذر
دلکا حال دل ہی جانے جو زخم جگر پر عین پڑے
توپ لگی بندوق لگی تو اوسکی بھی ہو دوا کہین
برچھی سے بچ گئی کٹاری کی چوٹ مین کتنوں نے سہین
نیند کہان آتی ہے جاتی ہین ہمتو دن رین پڑی
بانک مین ہے کیا بانک پیا او خنجر مین وہ آب کہان
اگر نشہ کی کہو تو بھلا دیکھی ایسی شراب کہان
مانگھوں دل لیجاوین میرے قاتل کی ہمدم کونین پر
وہ ہین جو نیز آپ اونسے خون کا دعوی کونکر ہو
اوسنے علی دیدار جو عاشق مستانی ہین بڑی پڑے
شب روز ہر وقت زبان سے کہتی ہین یہی نین پڑے

نین کی مارے تڑپتی ہین کتنی بے چین پڑے
اگر اکو وہ پریہ اوس کو تن و بدن کی رہی خبر
جیسے کسطرا دربھر مری بھلا وہ کہو کس پر
نین کی مارے تڑپتی ہین کتنی بے چین پڑے
اگر دوگا ڑی نین کی لگی تو پھر وہ بچی نہین
نوک پلک کی ذرا بھی چھے تو وہ رو دیتو ہین
نین کی ماری تڑپتے ہین کتنی بے چین پڑے
چشم کی آگے دکھائی دی ہے کسکا رواب کہان
مستانوں سے ہی گر پوچھو تو آدمی جواب کہان
نین کی ماری تڑپتے ہین کتنی بے چین پڑے
داد یہ چیز یکر بولا منصور کہ ہم اب نہین بیری
بنارسی کہین ہم ہین سہرہ کی پرین ہر بھری
نین کی ماری تڑپتی ہین کتنی بے چین پڑے

دیگر

خدا تو ہی برحق تو مین بھی حق زبان سے کہتا ہون
آب جو تو ہی تو مین بھی لہر بہر مین رہتا ہون

اگر تو ہی آتش تو مین بھی صنم پارا پارہ ہونگا
طلا جو تو ہی تو مین زیور تیرا پیارا ہون گا

اگر تو ہی سیماب تو مین بھی صنم پارا پارہ ہون گا
آہن تو ہی تو مین بھی بنا تیرا آرا ہون گا

جو تو ہی دریا تو مین دہان موج روان ہو بہتا ہون
آب جو تو ہی تو مین بھی لہر بہر مین رہتا ہون

تو ہی تو ہی دم مین دم تو مین بھی آدم کہلاتا ہون
حسن جو تو ہی تو مین جلوہ تیرا دکھلاتا ہون

گرچہ تو خاموش رہی تو مین بھی زبان ہلاتا ہون
تو ہی میرا تو مین پیاری اپ تیرا کھاتا ہون

آب جو تو ہی تو مین بھی لہر بہر مین رہتا ہون
تو ہی نہین غم کھائے تو پھر مین جہانمین کسکی سہتا ہون

تیرا نہین کوئی دین تو میری ذات کا کون ٹھکانا ہی
تجھے نہ جانا تو پھر مجھکو کسی نی پہچانا ہے

تو ہی فخر تو میرا ہی دل فقیر تیرا دیوانہ ہے
تو ہی لامکان تو میری مکانکو کسنے جانا ہی

تو ہی سانولیا شاہ تو پیاری مین نرسی کہتا ہون
آب جو تو ہی تو مین بھی لہر بھر مین رہتا ہون

تو ہی شمس تو مین بھی شمس تبریز جہانمین آیا ہون
مجھہ مین تو ہی اور مین تیری بیچ سمایا ہون

گر تو ہی ناپید تو مین بھی کیسکا نہین جایا ہون
بنارسی کہی جو تو قدرت تو مین بھی مایا ہون

تو نی پکڑا ہاتھ میرا مین بازو تیرا گہتا ہون
آب جو تو ہی تو مین بھی لہر بھر مین رہتا ہون

دیگر

رنج کو ہم راحت سمجھی اور درد کو ہم دلبر سمجھے
غم کو اپنی غذا سمجھے اور مفلسی زر سمجھے

الم کو سمجھے عیش اور مرنیکو زندگانی سمجھے
جفا کو سمجھے وفا اور خفگی کو مہربانی سمجھے

جھوٹ کو سچ سمجھے اور لباس ہم ننگی عریانی سمجھی
آب کو سمجھے ہم آتش آتش کو پانی سمجھے

زبر کو سمجھے زیر اور کمزور کو زور آور سمجھے
غم کو اپنی غذا سمجھے اور مفلسی زر سمجھے

مردیکو زندہ سمجھے اور ستم کو بڑا رحم سمجھے
جہان کو سمجھے فنا ہر دم کو ملک عدم سمجھے

بدی کو سمجھے نیکی دشمن کو اپنا ہمدم سمجھے
جہان یہ سمجھے وہان پر ہم تو دہی صنم سمجھے

نادان کو دانا سمجھے اور فکر کو بڑا فخر سمجھے
غم کو اپنی غذا سمجھے اور مفلسی زر سمجھے

گل کو سمجھے داغ داغ کو اب ہم گلدستہ سمجھے
زخم کو گل لالہ سمجھے اور رونیکو ہنستا سمجھے

آنکھ کو سمجھے یاد یار کی اشکونکو گوہر سمجھے

مار کو سمجھے پیار یار کی گالی وہی دعا سمجھے
عشق کو ہم عاشق سمجھے معشوق کو وہی خدا سمجھے

بنارسی کا ہر اک سخن عاشق کا خون جگر سمجھے

اوجاڑ سمجھے شہر کو صحرا کو بستان سمجھے
دیوانوں کو عقلمند اور ہشیار کو ہم مستا سمجھے

غم کو اپنی غذا سمجھے اور مفلسی زر سمجھے

بیجا کو ہم بجا سمجھے اور مرض کو شفا سمجھے
کیا کوئی سمجھے جو ہم سمجھے وفادار کوئی کیا سمجھے

غم کو اپنی غذا سمجھے اور مفلسی زر سمجھے

دیگر

چاہ کو سمجھے چاہ ذقن زنجیر کو ہم زیور سمجھے
صبر کو سمجھے شکر اور ناتوانی کو طاقت سمجھے

تلخ کو شیرین سمجھے دل میں زہر کو ہم امرت سمجھے

دار کو سمجھے یار کا زینہ تیر کو تیری نظر سمجھے

صبح کو سمجھے شام شمع کو اب ہم پروانہ سمجھے
وحشت کو وحدت سمجھے رونیکو تان گانا سمجھے

مکان کو اپنے سمجھے لامکان صنم کا کوچہ در سمجھے

ظلم کو سمجھے بخشش بت خونخوار کو ہم خوبان سمجھے
قیامت کو دنیا سمجھے قاتل کو اپنی جان سمجھے

رسوائی کو عزت بی توقیری بڑا فخر سمجھے

خوف کو سمجھے خوشی اور حیرانی کو سیر عالم سمجھے
دوزخ کو جنت سمجھے اور رباب کو شراب ہم سمجھے

دیبی سنگھ کہے بنارسی کے سخن کو کون بشر سمجھے

خاک کو سمجھے پیراہن زمین کو فرش تر سمجھے

خار کو سمجھے چمن اور ہجر کو ہم الفت سمجھے
سنگ کو سمجھے موم اور آفت کو عشرت سمجھے

خاک کو سمجھے پیراہن زمین کو فرش تر سمجھے

ماہ کو سمجھے مہر اور دہوپ شامیانا سمجھے
گبر کو سمجھے مسلمان موت کو جی جانا سمجھے

خاک کو سمجھے پیراہن زمین کو فرش تر سمجھے

تیغ کو سمجھے ہم ابرو نشتر کو مژگان سمجھے
قید کو سمجھے رہائی خزاں کو باغ جہان سمجھے

خاک کو سمجھے پیراہن زمین کو فرش تر سمجھے

گدا کو سمجھے شاہ گردش کو فضل و کرم سمجھے
اور جہان میں کوئی نہیں سمجھا جو کہ ہم سمجھے

خاک کو سمجھے پیراہن زمین کو فرش تر سمجھے

دیگر

برا کیا بھلا ہوا چوری کر نیسے شاہ بنے
ذات سی ہو بے ذات جو کوئی تو اسکا وہ دین بنے
ایمان سے چھوڑی ایمان کو پورا جب سہی یقین بنے
زبان کٹی تب بولن لاگی پہوٹے نین نگاہ بنی

گدا سے ہوگئے بادشاہ بندہ سے اللہ بنے
شکل شباہت بگاڑے تب چہرہ رنگین بنے
نورین شعلہ نور کے جلے تو وہ نورین بنے
گدا سے ہوگئے بادشاہ بندہ سے اللہ بنے

کر کے غور جو دیکھا ہمنے تو عذاب سہی بڑا صواب بنے
مئی وحدت کہتی ہین او سے جو اشک سہی میر شراب بنے
بتخانہ سے بہی بہشت اور میخانہ سے درگاہ بنے

لاجواب گر صنم سے ہو تو خوب جواب بنے
لذت شیرین ملے جب جلکر جگر کباب بنے
گدا سے ہوگئے بادشاہ بندہ سے اللہ بنے

سر کو کاٹ کر اپنی دست پر رکہی تو سردار بنے
طایر دل کو کبہی نہ اڑنے دی تو یہہ پردار بنے
چلن سے وہ جب بد چلن ہوئے تو لامکانکی راہ بنی

مال ملک سب ترک کر بیٹھے تو زردار بنے
زندہ اوسکو سمجھتے ہین ہم جو مردار بنے
گدا سی ہوگئی بادشاہ بندہ سی اللہ بنی

جسے کہین سب حرام ہمنی دیکہا وہی حلال ہی
جو کہ ہوئی پامال جہانمین وہ صاحب کمال بنی
زمین سے ہوگئی آسمان اور اختر سی ہم ماہ بنی

گہول کے جینے لگائی سیاہی وہ پہر لال ہی
بنارسی کی سخن پر کیا طاقت کوئی خیال بنی
گدا سی ہوگئی بادشاہ بندہ سی اللہ بنے

دیگر

وحشت نے لاکہوں باتین بیہودہ بکوائین مجکو
اول تو مین اوسکی غم مین زار زار رویا اکبار
بیتابی نے کیا مجہی بیچین کری مین بہت پکار
انکھین بھر بھر کر کہین یہہ دائین اور بائین مجکو

معشوقون مین وہی اب نظر پڑا سائین مجھکو
اشک کی لڑیان دیکھکر شرمایا گوہر کا ہار
یا حقتعالی دیکھئے کسدن یہہ ٹوٹیگا تار
معشوقون مین وہی اب نظر پڑا سائین مجھکو

دوم مجکو ہوا عشق دلمین سوچا مین عاشق ہوں
ہر ایک سے پوچھا مین کہ جو عشق مین تہی عاشق ہو
جو عاشق تہی پاک انہونکی باتین سنوائین مجکو

عجب ہے میرا وہی معشوق بنا جو گونا گون
کوئی نہ باقی رہا اب کیا لیلی اور کیا مجنون
معشوقون مین وہی اب نظر پڑا سائین مجھکو

سیوم مین نی اپنی دلکو سمجھایا کر کے ہشیار
دل نی مجھسے کہا مجھی کیا دیر تو ہو جلد تیار
دیکھ تیری اوسنجا پہ یار اپنی کی سیر چاہئین مجھکو
اخر کو غفلت کا پردہ کھلا ملا اپنا محبوب
بنارسی یہ کہی عشق کی دریا مین گئی لاکھون ڈوب
ہو کر کی لاچار چھوڑ گئی غفلت کی چھاہئین مجھکو

تو کیون غافل ہوا چل دیکھ ہے تیرا وہ کہان ہے یار
میرا تیرا سنگ ہی چلو دیکھئی وہ گلزار
معشوقون مین وہی اب نظر پڑا سا ہئین مجھکو
کہی ویسی سنکہ میرا وہ خوبان ہی خوبون مین خوب
مین نی اوسمین تیر کر پایا وہ اپنا اسلوب
معشوقون مین نظر پڑا وہی اب سماہئین مجھکو

دیگر

زلف سیہ ہے مار سیہ ہین چشم سے لائی نل مین ہے
سر سے سردار تیری پیشانی سی جلوہ خورشید
ابرو سی جھلکی کمان پیدا ہوا فلک پہ ماہ عید
ہی قران مین وہ جو بسم اللہ ابرو سے بنی
اوصفت کیا کرون مین کچھ کہا جاتا نہین
کچھ گل کا چرچا گل عنا بھی تو ہر بلبل مین ہے
مژہ سی پیکان بنی اور نشتر بنی رگ جان پر اگر
نگہہ سی وہ تلوار چلی سو گئی نیم جان پر اگر
ہی شرارت وہ تیری چتون مین ای رشک قمر
لڑ گئی جس شخص کی وہ آنکھہ تیری آنکھہ سی
وہی ذکر مسیحائی مین اور یہی صدا قلقل مین ہے
بینی سی بنا الف تیری رخ سی پیدا وہ نور ہوا
لب سی لعل یمن بنی یاقوت بھی دہن قمر در ہوا
ہی جھلک ہیر یمن ای پیاری تیری دندان سی

نقشہ قد کا قیامت دہوم یہ عالم کل مین ہے
چین جبین کی وہی تحریر نہ جسکی دید و شنید
خنجر مژگان نی پائی بارہ کیا لاکھون کو شہید
اور علی کی تیغ بھی واللہ ابرو سے بنی
ہو چلا جھک کر تو اوسکی را ابرو سے بنی
نقشہ قد کا قیامت دہوم یہ عالم کل مین ہی
نکہار بھی اوسدم کہٹکنی لگی میری دہانی پر اگر
آہ بھی مطلق نہ ٹھیری میری اس زبان پر اگر
ہو رہا جس سی جہان کی بیچ مین جادو سحر
پھر اوسی تیری سوا کچھ بھی نہین آتا نظر
نقشہ قد کا قیامت دہوم عالم کل مین ہی
جسکی جھلک سی گرا موسی اور خاک کوہ طور ہوا
اور دندان سی نی گوہر تو کیا ہی ظہور ہوا
برق بھی چمکی وہین دانتون مین تیری شانسی

اور زبان سی برگ گل پیدا ہوا رنگین وہ
باد صبا کہتی ہی ہی اور وہ ہی ذکر ہر گل مین ہی
چاہ ذقن سی عاشق صادق کی دلین وہ چاہ ہوئی
گلی سی مینا بنا صراحی ہی اوسکی ہمراہ ہوئی
تھک گئی لاکھون ہی شاعر کر کی سب تیر اپنا
کسکی طاقت ہی جو ہوا آگاہ تیری حُسن سی
بنارسی نی ہی لکھا کعبہ کاشی گوکل مین سے

شعر

ہر سخن شیرین تیرا نکلی ہی کیا ہی آن سی
نقشہ قد کا قیامت دہوم یہ عالم کل مین ہی
لگا جھانکنی کوئین جس جسکی اودہر نگاہ ہوئی
کہی دیہی سنگہ صفت کس سی تیری اللہ ہوئی
پر تہا یار از تیرا تو تو ہی راز تھا۔ ن
ایک جھلک مین گر پڑا موسیٰ ہی ہو کر ناتوان
نقشہ قد کا قیامت دہوم یہ عالم کل مین ہی

دیگر

عاشق ہون مین اوس گل کا جس گلپہ فدا ہین ہزار سے گل
سدا رہی سر سبز اور اوسکی مہک سی مستانہ پن ہو
اوسی اوس شمشاد کی عاشق مین تو عاشقانہ تیز
بنائی کیون نہ اوس گلستن مین قمری آشیانہ اپنا
نہین صیاد کا کچھ ڈر نہ مطلق خوف جان اپنا
غنچے ہی ہی چٹک چٹک کر کرین چمن میں شور و غل
پیچ سی بالکل یہ فام کی دام عشق مین پیچان ہجائی
بال سے اڑی وبال سنبل پر جو زلف پیچان ہجائی
بڑی جھوم رہ اوسکی رخ پر زلفون کا جو منہ پہ کہولی
وہ کاکل سونگھہ لی کالا نہ اپنی منہہ سی کچھ بولی
زلف عنبرین ہی یا سوسن گل ہے تیری کالی کاکل
چشم سی نرگس شرمندہ ہو سر کو جھکا لی کھڑا رہی
قد سے سرو صنوبر گلشن مین گر جائی کھڑا رہے

شعر

پھاہ مین ہی نہ جسکی نام خزان کا ہی بالکل
کیون نہین غنچی کھلین جب اوسمین مستانہ پن ہو
دید اوس گل کی کری تو دلمین دیوانہ پن ہو
گلی گلزار گلر وادر جہان ہو باغبان اپنا
مکان ہی لامکان اپنا نشان ہی بی نشان اپنا
بہار مین ہی نہ جس کی نام خزان کا ہی بالکل
مشک ختن ہی مہک سی زلفونکی پریشان ہجائی
نافہ آہو کا منہہ کالا ہو گھاس پر ریحان ہجائی
تو عنبرت کا ہنڈولا دیکھکر کہائی وہ جھک جھولی
یقین یہ ہی کہ مینے کی لئی اپنی زہر کو گھولی
بہار مین ہی نہ جسکی نام خزان کا ہی بالکل
آنکھہ اوس گل سی کبھی مطلق نہ ملائی کھڑا رہی
دہن سی غنچہ تنگ ہو کر شرمائی کھڑا رہی

شعر

صفائی دیکھکر اوسکی سمن مَیلی ہو گلشن میں
حنا دیکھی ہتھیلی کو تو خون اُگلا کری مہندی میں
شاخ شاخ پر ہی چہچہا کرتا ہے شیدا بلبل
رشک چمن گلبدن کو گل دیکھی تو گریبان چاک کری

وہ نازک بن نہ جوہی مین جو کچہہ ہی یار کی تن مین
صدا اوسکی سُنے طوطی تو پہر بہائی کسی تن مین
بہار مین بہی نہ جسکے نام خزان کا ہی بالکل

شعر

اگرچہ کوئی مرغان چمن جو اُس سی محبت پاک کری
صبا آئی جو گلشن مین تو اوسکی کیا بن آئی ہے
نہ مطلق خار گلشن مین نہ کچہہ گل کی بُرائی ہے
بنارسی کو اوس گلرو نے پلا دیا وہ جام مل

ہر ایک گلستان کا وہ الدم بہر مین دم ناک کرے
سحر عشق کا خدا اوس عاشق کو بیباک کرے
نہیں واقف تہی جس کو وہ سب اُسمین سے سمائی
نہیں گل مین لگا وہ گل وہان جلوہ خدائی ہے
بہار مین بہی نہ جسکے نام خزان کا ہی بالکل

دیگر

شعر

پان کی لالی سے جو ہیرہ وہ دلبر کی لال ہوئے
کاکل سے کالی ہوئی پیدا زلف سے افعی مار ہوئے
ابرو سے خم کہا کر خنجر بچہو ائے خمدار ہوئے
چشم سے پیدا ہوئی نرگس ہر اک گلزار مین
ہے وہ جلوہ قدرتی دونون تری رخسار مین
پان کی رنگت پا کر دندان گوہر سے جب لال ہوئے

لعل بدخشان سے بہی بہتر پیدا اب لال ہوئے
پیشانی سے نور ٹپکا تو فرشتے چار ہوئے
اور مژگان سے تیر پیکان نشتر پر کار ہوئے
اور وہ بینی سے الف کہینچا گیا ہر کار مین
جس سے روشن چاند اور سورج ہین اس سنسار مین
لعل بدخشان سے بہی بہتر پیدا اب لال ہوئے

شعر

زبان سے پیدا قرآن ہوا اور عقل سے علم ہزار ہوئے
گلے سے بنی صراحی گل سب تر گلی کی یار ہوئی
تیری سینہ کی صفائی سے صفائی ہو گئی
ہاتھ سے تیری سخاوت کی سخائی ہو گئی
دیکہکے رنگین ناخونون کو شرمندہ تب لال ہوئے
شکم سے نرمی بنی کمر سے پوشیدہ سب حال ہوئے

چاہ ذقن سے چاہ کی دلمین خود بخود غار ہوئی
حُسن سے تیرے پری پیکر بنکر تیار ہوئی
طاقت بازو سے اب طاقت سوائی ہو گئی
پنجہ مرجان سے لگ کر لال حنائی ہو گئی
لال بدخشان سے بہی بہتر پیدا اب لال ہوئے
اور زانو سے تری دو نور کے ہم کمال ہوئے

شعر

قدم سے سجدہ تہا اور پا چھونیکو سمات پتال ہوے — چال سے تری بن گئی فیل نہ وہ بیچال ہوئے
قدم سے تری ابتلک سرو چمن آباد ہے — اور ادا تیری سے عاشق کا سدا دلشاد ہی
ناز سے تیری نئی انداز کی بنیاد ہے — ہر سرا پیے سے سراپا تیرا ہی ایجاد ہے
جو پہنچ تلوُ ون سے تری لگ گئی وہ تو سب لال ہوے — لال بدخشان سے بہی بہتر پیدا اب لال ہوئی
ٹھوکر سے تجھ جانان کی لاکھوں سر داٹھ کھڑے ہوے — آپکے نقش ہین میری دلپر پڑے ہوئے
تیری جنجلاہٹ کی صدمی برق کی دلپر پڑی ہوے — قدمبوسی مین تیری ہم دل و جانسی لڑے ہوئے
شعر حقّانی کا کھنا کچھ نہین آسان ہے — یہ سخن سمجھے وہی جو عاشق مستان ہے
دیبی سنگہ کی شاعری پر جی اور جان قربان ہی — جسکے ہر نقطہ کے اوپر ہر شہر کا دہیان ہے
بنارسی کی خون اشک سب ٹپک کے پار ب لال ہوئے — لال بدخشان سے بہی بہتر پیدا اب لال ہوئے

دیگر

کوچہ جانان مین گر کوئی دہر کی ذرا قدم نکلا — پھر وہ نہ نکلا اوسی کوچہ مین اوسکا دم نکلا
یہہ ہی راستہ سخت گر کوئی اسمین ناگھان آن پڑا — جان بوجھکر وہ ہی دیتا ہی اسی مین جان پڑا
کہین تپش مین ہی کہین کانٹونکا نظر میدان پڑا — قدم قدم پر اب ہمکو لطف عشق کا جان پڑا
ہمین گلشن سے بھی بہتر ہین عشق کے کانٹے — یہ فرش خار کی تحفہ ہین مجہی مخمل سے
کہو نہین کس سے سنے کون عشق کی قصے — جو دیکھی حال ہمارا تو قیس بہی رو دئی
رہا وہانکا وہین دیکھنے جو اپنا ہمدم نکلا — پہر وہ نہ نکلا اوسی کوچہ مین اوسکا دم نکلا
مزہ چاہ کا جس نی دیکہا ہوگا وہ ڈوبا ہوگا — بحر عشق مین جو تیرا ہوگا وہ ڈوبا ہوگا
اشک چشم سے جسکی بہتا ہوگا وہ ڈوبا ہوگا — چاہ ذقن پر جو شیدا ہوگا وہ ڈوبا ہوگا
شعر
بحر الفت کا کسیکو ہی کنارا نہ ملا — یا خدا نا خدا کا وہان اشارا نہ ملا
کشتی ہر گز نہ ملی کچھ بہی سہارا نہ ملا — تھاہ مطلق نہ ملی دم بہی گذارا نہ ملا
لگا نہ تھل بیڑا اوسکا پر سے نہ کوئی آدم نکلا — پہر وہ نہ نکلا اوسی کوچہ مین اوسکا دم نکلا

عشق کو جو دیکھا تو کھڑا ہی بیری سپر دار لیئی
زلف بہی کہتی ہی کہ مین نی کتنی ہی عاشق مار لیئے
کون اس قتل کے میدان سی نکل جایگا
کوئی نہ عشق کے طوفان سے نکل جایگا

حُسن کو تو وہ دیکھا تا ہی تلوار لیئے
چشم اشاری کرتیا ہین جادو کی ہتھیار لیئے
شعر کسطرح کاکل پیچان سے نکل جایگا
نہ نکلیجایگا گر جان سے نکل جایگا

تان کے ابرو سپیر وہ لیکر تیغ دو دم نکلا

پھر وہ نکلا اوسیکو نیچہ مین اوسکا دم نکلا

قتل ہوا وہ جس نے اس میدان مین آکے قدم مارا
اوس کے حسن کیے عالم نی اک عالم کا عالم مارا
عشق نے دار پر منصور کو چڑہایا ہے

گر زمین پر نہ اوس نیکی آہ کوئی نہ دم مارا
کبھی و تیغ نہ نگہ گیا مین بہی اوہمین اُسدم مارا
حسن نے یار کے کوہ طور کو جلایا ہے

بنارسی کر ترک جہانکو سیدہا راہ عدم نکلا

پہر وہ نہ نکلا اوسی کو نیچہ مین اُسکا دم نکلا

دیگر

تجکو تو ای گل گلشن مین فرش عطر سے تر چہیئی
گبر دتیرے چہرہ کے ہردم اُس مہ کا ہالہ چہیئی
تیری گلی مین گنج مکٹا اور لالون کی مالا چہیئی
تجہی تخت سلطنت کا چہیئے مجکو مرگہالا چہیئے

مجکو پیاری خاک کا اوسجا پر بستر چہیئے
تیری در کی خاک میرے مُنہہ پر آلہ چہیئے
میرے گلی مین دو لپٹا جو طرفہ کالا چہیئے
تیری قدم مین پیارہم پانون مین میری چہالا چہیئے

تجہے سونیکو پلنگ مجہے پڑنیکو تر ادر چہیئے

مجکو پیارے خاک کا اوسجا پر بستر چہیئے

تیرے دست مین چہڑی پہولکی چہڑہنی کو گہوڑا چہیئے
تجکو تو ایجان ہمیشہ کرناٹک کا نوڑا چہیئے
تیری واسطے شال دوشالہ کا تحفہ جوڑا چہیئے

میرے ہاتھ مین اژدہیکا ہردم کوڑا چہیئے
مجکو ظالم کبہی نہین تجہ سے منہہ موڑا چہیئی
میری واسطی پھٹا سا کمبل بہی تہوڑا چہیئی

تجہے چہیئی رنگ محل ہمین تیراہی کو چہ گہر چہیئے
مجکو پیاری خاک کا اوسجا پر بستر چہیئے

تیری تو خاصہ مین خوب تحفہ میوہ ہردم چہیئے

میری غذا ہی مجہی کہانیکو ہردم غم چہیئے

تجکو تو ای ناچ رنگ کا اک عالم چاہیے
میری دل کو تو ہمیشہ تو ہی اک ظالم چاہیے
تری واسطی پری حور مہتاب اور شبنم چاہیے
میری صدا ہی مجھی اب تو ہی فقط ہمدم چاہیے
اپنی آرزو ہی تیری قدم ہو نہین میرا سر چاہیے
مجکو پیاری خاک کا او سجا پر بستر چاہیے

تو تو ہی سردار تجھی گر تجکو سرداری قدم ہو نہین میرا سر چاہیے
ہمین ہمیشہ تیری کرنا تابعداری چاہیے
تجھکو تو اپنی جوبن کی کرنا تیاری چاہیے
ہمکو اپنی بدن کی ذرا نہ ہشیاری چاہیے
تجھکو ڈنکی نشان اور ہاتھی پر عماری چاہیے
مجکو کرنا تیری فرمانی برداری چاہیے
جلیب مین تیری ہر دم سب فوجونکا لشکر چاہیے
مجکو پیاری خاک کا او سجا پر بستر چاہیے

تیری بدن پر بار سنہری سینے کا گہنا چاہیے
اپنی تن پر ہمین سیلی کفنی پہنا چاہیے
تو چاہی چھٹکار مجھی دامن تیرا گہنا چاہیے
جہان رہی تو تری خدمت مین مجھی رہنا چاہیے
دیبی سنگہ یون کہی تیری سب جور ظلم سہنا چاہیے
بحر عشق مین غرق ہو بنا آب بہنا چاہیے
بنارسی یہ کہی میرے اب دلکو تو ہی دلبر چاہیے
مجکو پیارے خاک کا او سجا پر بستر چاہیے

دیگر

ملا ہمین گلزار وہ گلرو اب گل کھانا نہین چاہیے
مے وحدت مین مین مست ہون میخانہ نہین چاہیے
دلکو روشن کیا تو پھر تن بدن کا جلانا نہین چاہیے
آہ کی آتش بلی وہان آگ لگانا نہین چاہیے
بحر عشق مین بہی اوسی دریا مین بہانا نہین چاہیے
ڈدیا چاہ مین اوسے پھر کنوین جھکانا نہین چاہیے

عشق کا سودا ہوا ہمین ہونا دیوانہ نہین چاہیے
مے وحدت مین مین مست ہون میخانہ نہین چاہیے
جو گھائل ہین عشق کی اونپر تیغ چلانا نہین چاہیے
سر سے پڑی ہین جو عاشق اونہین ستانا نہین چاہیے
جسکا طبیعت لڑی وہا نسی دلکا ہٹنا نہین چاہیے
بڑھا کی الفت یار سے پیار گھٹانا نہین چاہیے

چھڑ ہی عشق کی لہر ہمین اب پر ہلانا نہین چاہیے
مے وحدت مین مین مست ہون میخانہ نہین چاہیے
اپنی جا مین جانکو پایا اور زمانہ نہین چاہیے
الگ ہوئے ہم ہمین اپنا اور بیگانہ نہین چاہیے
دلمین دیر و حرم بنایا اب بتخانہ نہین چاہیے
لامکان کو چھوڑ جنت مین جانا نہین چاہیے

پی وہ محبت کی مئی مین نے اور پیمانہ نہین چاہئے
مئی وحدت مین مین مست ہون مینجانہ نہین چاہئے

ہر اک مکان ہینگی عاشق کو ایک ٹھکانا نہین چاہئے
عشق کا پانا چاہین کلغی طرہ کا پانا نہین چاہئے
آزاد مین جو انھین پھر زاد مین آنا نہین چاہئے
پاک عشق کرو ناپاک کا گانا نہین چاہئے

دیبی سنگہ کہی سخن پہ کہتی سخن بنانا نہین چاہئے
مئی وحدت مین مین مست ہون مینجانہ نہین چاہئے

دیگر

فدا ہوا دل میرا جسدن سے تجہکو دلبر دیکھا
تیرے حسن کی ثانی ہمنی اور نہین سُندر دیکھا
تیری چمک اور دمک کی آگی کوئی نہ جلوہ گر دیکھا
کہین ندیکھا تجہے اپنی دلکے بہیتر دیکھا
آفتاب سے تجہے مہتاب سے ہی بہتر دیکھا
ہینے پیاری تجہے اپنی نظر و نین بہر دیکھا

جیسا دیکہا تجکو ویسا نہین پری پیکر دیکھا
کہین ندیکہا تجہے اپنی دل کے بہیتر دیکھا

بیان کیا کرون یار تیری دندانکا وہ جوہر دیکھا
غضب ہین تیری نین نہ ایسی تیغ نہین جمدہر دیکھا
لال ندیکہا نہین ایسا کوئی گوہر دیکھا
کہانڈا پچھوا نہین ہمنے ایسا خنجر دیکھا

ہوا بہت حیران شہر سحر انکلو در در دیکھا
کہین ندیکہا تجہی اپنے دل کے بہیتر دیکھا

عاشق ہوکر تجہپر ہمنے عشق کو اپنے کر دیکھا
جیسی خوشبو تجہین ویسی نہین بیشک کیسر دیکھا
تیری عشق مین پیاری مین نی گلی گلی گہر گہر دیکھا
جو کچھ ہی سو تو ہی تجہکو اپنا افسر دیکھا
دماغ اپنا تیری خوشبو سے معطر دیکھا
کہین ندیکہا تجہی اپنے دل کی بہیتر دیکھا

دیبی سنگہ یون کہین کہ جینی تجہے ایک پل بہر دیکھا
بنارسی نی تیری عشق مین خاک کا وہ بستر دیکھا
مست رہا وہ عشق کا زور شور خوشتر دیکھا
شال دو شالے چہوڑ مرگ چہالا پایا کہمبر دیکھا

کئی دفعہ دیکہا تہا تجہی اب مین نی تجکو بہر دیکھا
کہین ندیکہا تجہی اپنے دل کے بہیتر دیکھا

دیگر

عجب ادا سی کہڑا وہ پیارا ادہر اُدہر زلفین لٹکا
کسیکو باندہا پیچ مین لٹکی کسیکے گل ڈالی زنجیر
لٹ لٹکا کر دکہایا ہر اک عالم کو لٹکا
بہت پہنسے اُچہند مین ملک ملک کی شاہ و فقیر

کسیکو ڈالا مار جھلک کو دیکھہ ہوئی کتنی نخچیر
جیسا جسنے کیا ویسی اوسنے پائی تعزیر

بہت ہوئے بیتاب زلف کی پیچ و تاب مین پیر و میر
ایسا جادو کیا جس کی کچھ نہین چلتی تدبیر

پیچ مین زلفونکی دلکو حیران کری بھٹکا بھٹکا
لٹ لٹکا کر دکھایا ہر اک عالم کو لٹکا

کبھی بنا لیتا کالا اور کبھی بنا لیتا ناگن
کھیل کھیلا دکھاتا ہر بالون مین ہر فن

گہر دیکھی کالا اوسکو تو چھوڑ کے بھاگے اپنا من
پٹک پٹک کر وہ سر کو ہو جاتی افعی کشتن

بو سے زلف سیہ فام کی شرمائی ہی مشک ختن
دیوانہ نکلا جنگل کو بھاگ کے کالا ہرن

کالی نے سر کو پٹکا جبدم اوسنے لٹ کو جھٹکا
لٹ لٹکا کر دکھایا ہر اک عالم کو لٹکا

اوسکی زلف کو دیکھہ ڈرتی ظلمات اور اوسکو ہوا خطر
باغ ارم مین گل و سنبل کے دلیر ہوا قہر

گھونگر والے بال کی اوپر جس عاشق کی پڑی نظر
گرا اسیطرح گویا ایسی اوسپر کیا سحر

ابرو کو کیا ہی تاب جو اوسکی زلف کی آگی گری گہر
اوسکی دام مین پھنسایا دل کو ہمنے کیا ندر

ٹنک ٹنک کے چلی زلف کو دکھاتا مٹکا مٹکا
لٹ لٹکا کر دکھایا ہر اک عالم کو لٹکا

یہ زلفین مین اوسکی جسکا عرش تک چال بنا
ہر اک فن مولا ہر اک جادو صاحب کمال بنا

صفت کرون کیا اوسکی بالکی وہ کالی کا کال بنا
پھیر کے کنگھی ناز سے نکلا جبدم سے بال بنا

دیبی سنگہ کہی بنارسی سے خوب تمہارا خیال بنا
فقیر ہو کر پھرے صحرا مین حال خوشحال بنا

اور کسیکا بیان نہین یہ ذکر بنایا گر لٹ کا
لٹ لٹکا کر دکھایا ہر اک عالم کو لٹکا

دیگر

بھول گئے ہم اپنے کو بھولی تیری تصویر نہین
تیر عشق کا لگا وہ تیر کہ کوئی تیر نہین

تیری عشق مین ہوا گدا مجسا تو کوئی فقیر نہین
وہ رتبہ ہی گدا کی ثانی شاہ وزیر نہین

کیا قصور ہے میرا جو مین تیرا دامنگیر نہین
ایسی پیار سے کری ہمنے تیری تقصیر نہین

سر کو جھکایا مین نے کیون ماری شمشیر نہین
تیر عشق کا لگا وہ تیر کہ کوئی تیر نہین

تیرے حسن کے رتبہ کو کچھ پاتی لیلی ہیر نہین
غضب ترے ہین بول ایسی تو شکر شیر نہین

ہی تو پیالہ زہر عشق کا یہ کچھ میٹھی کھیر نہین
پیچ ہوا اوسکو رہی پھر اوسکا دل دلگیر نہین

پڑی یہ تجھ عشق کے زخم میرے دل سے جاتی یہ پیر نہین
تیر عشق کا لگا وہ تیر کہ کوئی تیر نہین

جو عاشق ہو گیا تیرا وہ کبھی ہوا عالمگیر نہین
تری در کی ملی خاک مجھکو چاہیے اکسیر نہین
عشق نہ جسنے کیا وہ پہونچا تری تیر نہین
اتنو پیاری تری بن دلکو ہوتا دھیر نہین

ہاتھ ملین کر سکین جراح کچھ میری تدبیر نہین
تیر عشق کا لگا وہ تیر کہ کوئی تیر نہین

سودائی ہو گیا جہان مین کہین رہی توقیر نہین
کہین پھر اوڑھے شال و دوشالہ کہین بدن پر چیر نہین
تو ہی اک ہی پیاری تجھسا کوئی امیر نہین
کیسے دیدی سنگہ تری آگی تو مین ہوا حقیر نہین
بنارسی یون کہی تجھکو پائی پی پیر نہین
تیر عشق کا لگا وہ تیر کہ کوئی تیر نہین

دیگر

کاکل پر خم عارض روشن دونونکو کیا یار لکھون
نسبت ہی یہ بیجا گرچہ مہ و دنی پوری شرار لکھون
اچھی نہین ہی یہہ بھی تشبیہ کیا طایر سردار لکھون
مار زلف کو اور رخ کو ہر دم شعلۂ مار لکھون
دام ہمارا زلف کو رخ کو ہما اظہار لکھون
سنبل تر مین زلف کو برگ سمن رخسار لکھون

یہ سبزی ہین زمین کی انکو ہو کیون لاچار لکھون
مار زلف کو اور رخ کو ہر دم شعلۂ مار لکھون

کاکل کو مین کالی گھٹا اور رخکو برق آثار لکھون
اوسکو تو ظلمات لکھون اور حیوان اوسکو تار لکھون
گھٹا کی نسبت نہ انسی دون نہ برقکو بیکار لکھون
وہ تو پرخم نہین اور روان نہ یہہ زنہار لکھون

کاکل کو مین سنبل لکھون عارض کی ہین انہار لکھون
مار زلف کو اور رخ کو ہر دم شعلۂ مار لکھون

گردش مین سنبل و خار ہین کہان تلک انبار لکھون
تشبیہ کیا اوس سے حیران پر داغ ہی وہ کیا خار لکھون
اوسکو ریحان اور اوسکو سے لالہ زار لکھون
رخ کو قران برہمن کاکل کو زنار لکھون

اتمین جھگڑا ہندو مسلمان ہیگا کیا اسرار لکھون
مار زلف کو اور رخ کو ہر دم شعلۂ مار لکھون

رخکو ہر دم شمع روشن کاکل کو دھوان دھار لکھون
اوسکو موج بحر لکھون یا مہ آئینہ بیدار لکھون
یہ بھی غلط ہی اور تشبیہ اسکی اک بار لکھون
موج نہ اسکا آئینہ حیران یہ کیا اشعار لکھون

زلف سویدا بنارسی رُخ نور حق گلنار لکہون
مار زلف کو اور رُخ کو ہر دم شعلۂ مار لکہون

دیگر

مار و ادا سے چلا ناز مین و زلفین لٹکا لٹکا
دیکھ تماشا اُن زلفون کا پھنا دام مین کل عالم
ایسا باندھا پیچ زلف مین مچا رہا ہی غل عالم
نشہ مین ہی سرشار یہی گیسوئی زہر کا مل عالم
پہیر مین زلفون کی پہر تا ہی کل عالم بہٹکا بہٹکا

لٹ کا عالم دکھایا جب اوسنے لٹکا لٹکا
پیچ مین اوسکے پڑا ہی یار وبہ بالکل عالم
اوسکی پہنا رسے کہواب کیونکر جای کہل عالم
ہوا دیوانہ دیکھہ کے وہ اوسکے کا کل عالم
لٹ کا عالم دکہایا جب اوس نی لٹکا لٹکا

گدا انبیا شاہ اولیا اور جو زلف دیکہی گرد ون
زلف معنبر دیکھ کی عالم عاشق ہوگیا گونا گون
جسدم اوس نے بال سر و ڑی لاکہون واقعی کا ہوا خون
کالی نی سر کو جٹکا جسدم اوسنے لٹ کو جھٹکا

مہک سی اوسکی ہو وین بسبب مست او آئی دلین جنون
لام کہون مین یا اوسکو ملا کی لام والف لکہون
سیکے زہر کو نچوڑا کیا طاقت کری کوئی چون
لٹ کا عالم دکھایا جب اوسنے لٹکا لٹکا

ہلا ہلا کر زلف وہ نا گنو نکی تیئین حلال کیا
مشرق سے مغرب کو اوسنی عجب زلف کا جال کیا
جسدم اوسنے زلف بنا کر ہر بان کا بال کیا
پہنکارا جب زلف کو اوسنی کوئی سامنی نہین ہٹکا

مار مار کر صد ہا کو حال بیحال کیا
اوسکے پیچ مین ڈالکر کتنون کو پامال کیا
کال ہی اوسکو دیکھکر ڈرا اور اپنا کال کیا
لٹ کا عالم دکھایا جب اوسنے لٹکا لٹکا

دونون رخسارون کی اوپر لٹ لٹکی گہونگر ڈالی
چہٹکا کر جب زلف صنم نی ادہر اودہر زنجیر ڈالی
وہی سنگہ کے خیال رنگیلی اور صورت بھولی بھالی
مطلب ہی توحید زلف مین اور معرفت کا کھٹکا

گویا ماہ کی گرد گہر آئی گہٹا کالی کالی
بیان کیا کرون بنائی عجب وہ قدرت کی جالی
سنی سے جسکے ہوئی ہر ایک شاعر کو خوشحالی
لٹ کا عالم دکھایا جب اوسنے لٹکا لٹکا

دیگر

قہر ناز انداز غضب ہی عجب حسن کی دم دم
چالین چہل بل اشاری نہین بے تیر آفت سی کم

گرچہ حسن تیرے کی صفت کوئی لاکھہ طرحسے کرے رقم
جائے تعجب ہے جلوہ تیرا جلوہ گر بنا صنم
ہاتھہ ملا ایک ملین حور حسرت کھا کہا چہوین قدم
سرتاپا تصویر کہینچی قدرت کی تیری بنا قلم

سر ترا ہی ہر سر کا سردار تو ہے شاہِ عالم
زلف مسلسل مین وہ پیچ ہین اور تیری سر بالین خم
یا مین زلف کو ابر کہون یا لام الف ہو کر عزم
آگئے لاکہون طلسم مین زلفونمین سے تیر تری قسم

دیکھہ ترے ماتھے کو فلک پر آفتاب کھاتا ہے شرم
صفت کرون ابرو دونکی تو شمشیر الم
مژہ تیر پیکان ہے یا نشتر سے یا برچھے بہم
تری نظر گر پھرے تو پھر ہو جاوین قتل لاکہون رستم

چہرہ گول انمول کہ جسسے رشک قمر کو ہووے غم
دیکھہ کی بینی کی تیزی ہر ایک کا ہووے ناک مین دم
رخسارون پر چھینٹا پسینا جیسے دو دریای اگم
ہر اک آن مین جان نکالی ادا عجایب خستہ ہم

اور جو کوئی کرے تعریف تری دندانکی اے دل جان دلم
دیکھہ لبون پر پان کی لالی لعلون کا رتبہ ہو کم
چاہ زنخدان دیکھہ کے تیری چاہ مین ڈوبا کل عالم
گلا صراحی دار اور سینہ صاف آئینہ سا انم
دست وہ نازک گول کلائی حنا ہتھیلی مین ہے رقم

کیا طاقت ہے اوسکی ہاتھہ مین ٹھیرے لوح قلم
تیری نور سے ہوا کوہ طور مین وہ موسی دم
جن و بشر سب تیری تابعداری کرتے ہردم
چال مین چھل بل اشارے نہین تیری آفت سی کم

جبین کی اوپر تاج کلغی اور چھتر جھمکے جھم جھم
گویا ناگنی کاہے آئین چاٹنے کو شبنم
یا مین اسکو کہون ظلمات یا کہہ جادوی ستم
چال مین چھل بل اشارے نہین ہے تیر آفت سی کم

چمین جبین سے کرن خورشید کی کانپے ہو گئی بہم
یا وہ کمان ہین نبی ملتانکی یا ہین تیغ دودم
ایک پل مین وہ کرین قتل عام کرین اک پلمین رحم
چال مین پل اشارے نہین ہے تیر آفت سی کم

چشم وہ نرگس کنول سی کہلے ہین گویا باغ ارم
غضب پھڑک ہے تری نتھنون کی کہین کیسطرح سے ہم
بات بات مین دل لگی شیرین سخن اور زبان نرم
چال مین پل اشارے نہین ہے تیر آفت سی کم

یا وہ گوہر ہین بیش قیمت یعنی ہیرونکی قسم
خال ذقن پر آنکر عقد ثریا ہوا ختم
قد وہ قیامت جسسی ہو سرو سہی کو ماتم
چال مین پل اشارے نہین تیری آفت سی کم

دیکھہ وہ سرخی خون دل کشتون کا ہوا دم بدم

ناخن وہ گویا ہلال اور نخلی ملایم تباحت سکم — ناف وہ ساغر کمر چینے کی سی وہ زانو نور کے تہم

دیکھ جھلک قدمون کی تیری پیرون ہن اگر ٹرا پدم — بنارسی کہی مین عاشق تیری نام کا ہون ہمدم

نازکی سے ایڑی تلوی ملین تیری بابا آدم — چالیس جھل بل اشاری نہین تری آفت سی کم

دیگر

حکم خدا سے جہان مین تو درویش خدائی کرتی ہین — فقیر ہین وہ بادشاہی مین خدائی کرتی ہین

فخر فقیرون کا ہی فکر اور ذکر الہی کرتے ہین — ملے ہین حق سے نہین پل بھر جدا کرتی ہین

کوچہ جانان کی مل مل کر خاک صفائی کرتی ہین — زندہ کیا ہین وہ بادشاہی مین گدائی کرتی ہین

کیا اونکا کوئی کریگا وہ جو دین آئی کرتے ہین — فقیر ہین وہ بادشاہی مین گدائی کرتے ہین

وہ ہوتے ہین فقیر جو کچھ نیک کمائی کرتے ہین — قید جہان مین ہے وہ اپنے آپ رہائی کرتی ہین

گر اونکو کچھ کھو تو وہ اس دلمین سمائی کرتی ہین — غم کہانی ہین کسی سے نہین لڑائی کرتے ہین

کرین یاد رب کی اوس رب ہی رسائی کرتی ہین — فقیر ہین وہ بادشاہی مین گدائی کرتے ہین

فقیر ہین لاطمع سدا مولا کی بڑائی کرتے ہین — بھلا کرین ہین کسیکی نہین بُرائی کرتے ہین

ہین وہ بینا کار ہر جگہہ وہ بینائی کرتے ہین — ایک نظر سیتے وہ مشکل دور پیرائی کرتی ہین

دیوانہ ہین سے اپنی دل کو شیدائی کرتی ہین — فقیر ہین وہ بادشاہی مین گدائی کرتی ہین

من کو مار درویش معرفت کی کیتائی کرتی ہین — ہر ایک بات پر وہ اپنی بات سوائی کرتی ہین

بیٹھ کے داناؤن کی پاس جب وہ دانائی کرتی ہین — دیوانون کو بڑا دیوان سودائی کرتے ہین

بنارسی کہی رائی ہی گر گر ہی رائی کرتی ہین — فقیر ہین وہ بادشاہی گدائی کرتے ہین

دیگر

من مار کر بنایا مردہ جب یہہ تن آباد کیا — پہین کی کفنی فقیرون نی تو کفن آباد کیا

بستی کو سمجھے اوجاڑ صحرا دین آباد کیا — مال خزانہ ترک کر فقر کا دہن آباد کیا

یوہین شعلہ نور کے اپنا جلا کے من آباد کیا — آہ سی اپنے قہر اور چرخ کہن آباد کیا

جیسے کہین ویرانہ سب مین نی وہ وطن آباد کیا
یہن کے کفنی فقیرون نی توکفن آباد کیا

گل کہا گلبدن ہے مین نی وہ گلشن آباد کیا
جس گلشن سی گلون کا حسن چمن آباد کیا

کیسی زبانسے وہ قم باذنی اپنا سخن آباد کیا
جلایا مردہ کفن سے اوسکا حکم آباد کیا

جیتے جی جو مرا اوسی نی رنج و محن آباد کیا
پہن کی کفنی فقیرون نی تو کفن آباد کیا

غم کہا کھا کر سدا مین نے رنج و محن آباد کیا
دیوانون کو پڑہ کے ویرانہ مین آباد کیا

تخت سلطنت چھوڑ خاک پر وہ آسن آباد کیا
جس آسن سے اندر کا اندرآسن آباد کیا

ترک کیا دنیا کا رستہ اور ہی چلن آباد کیا
پہن کے کفنی فقیرونے تو کفن آباد کیا

اشک سی اپنے درویشون نی ذرتن آباد کیا
عشق مین پیدا کیا غم مین جتن آباد کیا

جسجا عاشق بیٹھ رہے اوسجا مسکن آباد کیا
کہی دیبی سنگہ نام اپنا روشن آباد کیا

بنارسی نی کرکے عشق عاشقی کا فن آباد کیا
پہن کے کفنی فقیرون نی تو کفن آباد کیا

دیگر

میری آہ کا تیر توڑ گردون کو گیا لامکان تلک
بے ادبی اب بہت سی ہوئی کہو نہین کہانتلک

ہوا جب عشق کا زور اس دلین تو مین نے آہ کری
ساتون فلک کو چیر کر لامکانکی راہ کری

دہان جو دیکہا نور خدا کا اوسنے پاک نگاہ کری
اور جہان مین نہین سہر کسیکی مین نے نگاہ کری

عاشق صادق نام میرا یہہ روشن ہے کل جہانتلک
بے ادبی اب بہت سی ہوئی کہو نہین کہانتلک

عجب مزا پایا ہی ہمنے آہ سوزان کے بیچ
حسن خدائی دکھائی دیہی میر بجانکی بیچ

نہین وہ جلوہ ملک مین دیکہا اور نہ حور غلمانکی بیچ
نہاین مہر مین نہین وہ جہلک ماہ تابانکی بیچ

میری آہ روشن ہی ساتون زمین اور کل آسمان تلک
بی ادبی اب بہت سی ہوئی کہو نہین کہانتلک

اسی آہ سے عشق یہ پیدا ہوا اور عاشق نام ہوا
اسی آہ سے جہان مین سارے مین کہانتلک

اسی آہ سی ہوا سخن مستانہ مست کلام ہوا
اسی آہ سی وہ پیدا ہوئی وحدت کا جام ہوا

میری آہ سی لکھی دیکہہ لو جاکر کلمہ قران تلک
بے ادبی اب بہت سی ہوئی کہو نہین کہانتلک

اسی آہ سے کفر توڑ کے کافر کو مارا ہے ہمنے — اسی آہ سے کیا دشمن پارا پارا ہے ہمنے
اسی آہ سے پایا وہ دلبر پیارا ہمنے — اسی آہ سے کر دیا فنا رنج سارا ہمنے
بنارسی کہی جہان وہ حق ہے میری آہ ہے دہانتک — لی ادبی اب بہت سی ہوئی کہو نہیں کہاں تلک

دیگر

ہم عاشق ہیں ہمیں چھیڑو چھیڑ کے پچتاؤ گی تم — آہ سے گردون گر پڑیگا تو دب جاؤگے تم
گر ہمکو چھیڑو گے تو نکلیگی اس دل سے آتش آہ — آگ لگیگی وہ جس سے کل جہان ہو دیگا تباہ
کہان بھاگ کر بچو گی تم پھر کہیں نہیں پاؤگی راہ — حق اللہ یہ بات ہے اسکا ہے اللہ ہی گواہ
جسنے عاشق کو چھیڑا وہ نہیں ہرگز بچا واللہ — قسم خدا کی بات یہ کل جہان میں ہے آگاہ
تمہیں واجب نہیں ہے عاشقو تمکو زور دکھلانا — شعر — جو ہووے ناتوان اوسکو نہ زور و شور دکھلانا
اگر تم زور دکھلاؤ تو پھر مت گور دکھلانا — جو بھاگے عشق کی میدان سے اوسکو گور دکھلانا
عاشق دل کو کبھی ستانے سے چین نہیں پاؤگی تم — آہ سے گردون گر پڑیگا تو دب جاؤگی تم

شب و روز ہم آپ ہی رہتے ہیں ہجر غم کی ماری — ہمیں ستانا تمہیں نہیں واجب ہے میری پیاری
ابھی آہ اگر کرونگا تو برسینگے فلک سے انگاری — کوئی بچیگا نہیں مر جاوینگے کل بن ماری
میری آہ سے ڈرین اولیا پیر پیغمبر ساری — اسیواسطے نہیں بہر تا ہوں میں آہوں کی نعرے
ابھی گر اُف کرون تو کل جہان پل میں اولٹجاوی — شعر — زمین اوپر ہوا اور یہ آسمان پل میں اولٹجادی
یہ موسم سب اولٹجاوی سمان پل میں اولٹجاوی — ہر اک دریا اولٹجا دی کنوان ہمین اولٹجادی
ہمتو آپ ہی جلیں میں تجکو اور بہی جلواؤگی تم — آہ سے گردون گر پڑیگا تو دب جاوگی تم

چھیڑا شمس تبریز تو وہ ملتان ابتلک جلتی ہے — دہان سے آتش دیکہہ لو ابتلک نہیں نکلتی ہے
اور چھیڑا سرمد کو وہ ملی ادہر سے آدہر اوچھلتی ہے — عاشق صادق کے آگے رستم کی نہیں چلتی ہے
میری آہ سے شمع ہے روشن آتش ابتک جلتی ہے — کافر کو وہ جلا دیتی ہے اور مجہکو پھلتے سے
نکالوں دل سے گر یارب میں اپنی آہ سوزان کو — جلا ڈالون ہزاروں کوس تک جنگل بیابان

کروں خاک سیہ اس آہ سی بستی و ویران کو	قیامت آہ سی گردوں دکھاؤں دم میں طوفاں کو
پہاڑ چھار گر کرو گے عاشق سی گھبراؤ گے تم	آہ سے گردوں گر پڑیگا تو دب جاؤ گے تم
جس نے عاشق کو چھیڑا پھر اوسکا گھر برباد ہوا دوزخ اوسکو ملی اور وہ بہشت سے بیداد ہوا صدا یہہ عاشقوں کی ہے بھلا ہووے بھلا ہووے اوسیکا نام روشن ہو جو الفت میں جلا ہووے	گیا حشر کو نہیں وہ دنیا میں آباد ہوا نام اوسیکا جہان میں کافر اور جلاد ہوا ادا پر اوسکے یہہ دل دیکھی کس دن ادا ہووے کہی یہہ شعر دیکھی سنگ میرا دلبر خدا ہووے
بنارسی یہ کہی اگر گالی گفتہ گاؤ گے تم	آہ سے گردوں گر پڑیگا تو دب جاؤ گی تم

دیگر

باغ باغ آپ جب آئی باغ ارم کے بیچ زلف مسلسل دیکھہ پیچ میں آیا سنبل چمن کی بیچ پہول رہی ہے پھلواری وہ پیارے تیری پہبن کی بیچ کروں لب پہ تصدق لعل گل لالی کے ٹکڑے اگرچہ مسکرا کے اور کرے کچھ بات نور کے	شعر	پہول پہولکر گر پڑی ہر اک پھول ہر قدم کے بیچ نین نے تیری شرم دی نرگس کالی ہرن کی بیچ قد پہ صدقے کروں میں سرو بھی گلشن کی بیچ اور دندان ہو تیا دیکہے تو اوسکی آب سب اتر جائے تو ہووے بیکلی ہر اک کی ہووی کہیں غنچے
کون وہ ہے خوشبو جو بسی ہے نہیں ہے ہر دم قدم کے بیچ		پہول پہو لگے گر پڑی ہر اک پہول ہر قدم کے بیچ
رخساروں کو دیکھہ کی گل گلاب تری لگن کے بیچ بہرا ہوا ہے چاہ حسن کا آپ کی چاہ ذقن کی بیچ فدا دل ہے گل رعنا تری اوپر ہر اک گل کا چمبن وہ قہقہے اور چہچہے غل ہو تجمل کا	شعر	صد آستین تو دہنین سر طوطی اگلی الگن کی بیچ ڈوب گئی ہم دشت کمری دراس منکی بیچ دکہا یا دکہاری اور پلادی جام اس مل کا کہیں ہیں بال قمری کی کہالی مان بلبل کا
شاخ شاخ ہو ہری شجر کی گلی قلم ہر قلم کے بیچ		پہول پہول گئے گر پڑی ہر اک پہول ہر قدم کے بیچ
نظر پڑی جسوقت گلستان کی تیری پیرہن کے بیچ دہی نرکنت آپ میں سے کہاں جو ہی یاسمن کے بیچ		چاک گریبان کیا عشق کہائی کری گل ہر کلی کے بیچ بن بن کی سب پہول پہولے ہیں شہر جو بن کی بیچ

ہوا مرغان چمن کا دماغ تر بو سے
صفت مین کسطرح تیری کرون کون منھ سے

مہک آنی لگی الفت کی غنچہ گلرو سے
خار کی بات کبھی نہ طوطی کری منھ سے

لگی جلنے تلووی تری آئی تری شبنم کی بیچ

پہول پہول گر پڑی ہر اک پہول ہر قدم کی بیچ

مرجھایا دل ہر اسودی گلزاری گلبدن کی بیچ
جھک جھک کر سب کرین ڈالیان سجدے تیری چمن کی بیچ
کھنچا نقشہ میری دلبر وہ تیری صفائی کا
کسیکو تاج بخشا اور کسیکو تخت شاہی کا

شعر

خزان کا مطلق نام نہین گلشن کی بیچ
کبھی دیکھی سنگھ بخال توحید معرفت سمن کی بیچ
بسی تصویر آنکھون مین اور ہی جلوہ الہی کا
گدائی ہمکو دی جس مین دیا دعوی خدائی کا

بنارسی کہی غضب جھلکی تیری قدم کی پدم بیچ

پھول پھول گر پڑی ہر اک پھول ہر قدم بیچ

دیگر

عشق ہی خانہ رنج پر اس خانہ رنج مین راحت ہے
عشق مین جی جانا ہمنی سمجہا ہے یہی جی جانا ہے
الفت مین رسوا ہونا بس یہی آبرو پانا ہے
پھنسے جو عشق کی پھندے مین وہ دنیا سے کل چھوٹ گئے
ہمین وہ خار دیتی ہین جو گلشن مین ہین گل بوٹے

شعر

لطف اوسیکو ہو حاصل جسے عشق کی چاہت ہے
جانان جانان کی در پر جان بیچ کر جانا ہے
نادان کو دل دیا جسنی وہ عاشق دانا ہے
مری لوٹ آنکھون نی جنکی سب گھر در گئی لوٹے
کھٹکتے ہین میرے دل پر وہ کانٹے لگ گئی جو ٹوٹے

عشق کی بیمارون کی روشن عالم بیچ شفا ہے

لطف اوسیکو ہو حاصل جسے عشق کی چاہت ہے

جگر جلانا عاشق کی حق مین یہ بڑی طراوت ہے
تن کی عریانی کو سمجھے یہ خوب سجاوٹ ہے
عشق مین مفلس وہی زردار ہوتا ہے
جو دلکو چھین لی دلبر وہی دلدار ہوتا ہے

شعر

آتش کیسے اب اپنی آنکھون پہر لگاوٹ ہے
عشق مین بگڑی جو عاشق انہین کی نئی بناوٹ ہے
کٹا ہے سر جو الفت مین وہی سردار ہوتا ہے
اور آنکھین بند کر دیکھی اوسے دیدار ہوتا ہے

بنور اور ہے وہی عشق مین جسکو نقاہت ہے

لطف اوسیکو ہو حاصل جسے عشق کی چاہت ہے

قید جہان سے چھوٹ وہی جو دام محبت مین پھنس جائے

نکلی دوزخ کی آتش سے وہ جو عشق کی آتش مین پھنس جائے

کیسکی بس مین کبہی نہو گر وہ دلبر دلمین بس جاے
محبت مین جو دل داغی وہی بیداغ ہوتا ہے
وہ ہنستا ہی سدا جو اوس صنم کی غم مین روتا ہی
مزا عشق کا ہی کبہی راحت ہی کبہی کراحت ہی

غم کہانا عاشق کی حق مین یہ نعمت سی بہتر ہے
اوسی خوف نہین کسی کا ہی جسکو اوس دلبر کا ڈر ہی
پڑہی علم کا دفتر الف سے بی تی نہ ہم سیکہے
فقط اس عشق کی مکتب مین ہم نام صنم سیکہی
دیبی سنگہ کہی بنارسی کی سخن مین بڑی فصاہی

کبری اوس سی رسائی کبہی نہ جس گل کا رس جاے
نفع ہوتا ہی اوسکو جو کہ زر الفت مین کہوتا ہی
ملائی تن کو مٹی مین وہ اپنی من کو دہوتا ہی
لطف اوسیکو ہو حاصل جسی عشق کی چاہت ہی

ہر اک مکان سی اوسیکا جسکا کہین نہ گہر در ہی
اپنی آپکو جو پہچانے وہی اللہ اکبر ہے
نہ تختی ہاتہ سے پکڑی نہ کچہہ چہونا قلم سیکہی
سوا الفت کے اور ہم کچہہ نہین اپنی قسم سیکہی
لطف اوسیکو ہو حاصل جسی عشق کی چاہت ہی

دیگر

مین عاشق ہون رنج و الم کا گر یہ مری پاس نہ ہو
بچپنی سے الفت ہی بیکلی سے یارانا اپنا
آہ کی حشمت پاس مین ہی کہانا ہی غم کہانا اپنا
فرقت یار وہ کیا کیا مزے دکہاتی ہے
وصل ہوتا ہی تو وہ بات چلی جاتی ہے
رنگ زرد نہین ہو اپنا اور چہرہ میرا اداس نہو

جو عاشق صادق ہین انکی زیست جانکا کہونا ہی
خاک کی سو نیسے بدتر چاندی اور سونا ہی
جگ کی آنسو جو رخسار پر ڈہلکتے ہین
یکہ مست دو نون ہین اور دو جہانکو تکتی ہین
جور و ظلم اور جفا مین اپنا ہوس و حواس نہو

مجہہ مریض کو تو ہر اک دم جینے کی آس نہو
شعر
ہجر ہی اپنا دوست اور وطن ہی ویرانا اپنا
جینا ہی ہی کسی کے اوپر جی جانا اپنا
بیقراری ہی میری دلکو بہت بہاتی ہے
انتظاری سے طبیعت نہین گہبراتی ہی
مجہہ مریض کو تو ہر اک دم جینے کی آس نہو

یہی خوشی ہی جو اوس دلبر کی یاد مین روتا ہی
وضو سے بہتر ہمین اشکون سی منہہ کا دہونا ہی
شعر
تو میری آنکہہ مین جو ہر اک چمکتے ہین
دیوانی دیکہہ گئے ہین اب یکہ کب جہپکتی ہین
مجہہ مریض کو تو ہر اک دم جینے کی آس نہو

پیاس ہماری بجھتی ہی اُس خون جگر کے پینے سے
واقف ہوا ہون مین اپنی چاہ کی ذرا قرینے سے
کام نہیں کاشی سے مجھے نہ مکہ اور مدینے سے
اور نہ آرزو مین سر نکلے نہ مطلب جینے سے
آتش عشق سے جلکر جگر تر ہوتا ہے
زیر سایہ سے صنم کے کچھ زیور ہوتا ہی
اور بیہ جبری سے دل ہرگز نہ خبر ہوتا ہی
نفع ہی عشق مین ہی جو ضرر ہوتا ہے

گرچہ قتل نہیں ہو دین ہم تو کام عشق کا راس نہو
مجھ مریض کو تو پہر اک دم جینے کی آس نہو

شعر

درد ہمارا دلبر ہی ہر وقت اسی سی بازی ہے
بیدردون سی بہی اپنی تئین کچہ نہیں گلہ گزاری ہی
سولی پر منصور نی وہ انا الحق صدا پکاری ہی
جان گئی تو بلا سے نام تو اُسکا جاری ہی
عشق بازی مین اگر جان کی بازی ہو جای
تو طبیعت یہ میری خوب سی راضی ہو جای
چاہی ہم پر ہو جفا یا دغا بازی ہو جاے
رضا مین راضی ہین اوسکی جو وہ راضی ہو جای

بنارسی کہی اگرچہ میرا مرشد دیکھی واس نہو
مجھ مریض کو تو پھر اک دم جینے کی آس نہو

دیگر

شعر

کیا یہ رخ نے مجھسے گرچہ عاشق سیر پاس نہو
تو دنیا مین عاشقی عاشق کی پھر راس نہو
عشق ہی میرا مکان اور مین رہتا ہون اُسکی خانہ مین
وہ نہیں عاشق کہ جسکے درد نہو دیوانہ مین
تیر مین کیا ہی لطف مزا ملجای بور ہو نشانہ مین
بستی مین نہیں گذر عاشق ہین بست ویرانہ مین
سوکھ گیا مجنون اور وہ طاقت ہی نہ رہی ستانہ مین
ابتلک جسکا نام ہی روشن سنو زمانی مین
ہی کہان تکلیف وہ تلوون مین جو چبتی ہین خار
ہنس پڑا منصور تو شرما گئی اونچا یہ دار
رنج یہ کہتا ہی عاشق وہ کری جو جان نثار
ہر قدم پر تیر ہون پر دل مین ہو وہ ذکر یار

چھوٹ نہ عاشق سبھی اور اپنا خون پینے کی پیاس نہو
تو دنیا مین عاشقی عاشق کی پھر راس نہو

دم بھر کا ہی رنج اور پھر راحت ہی قیامت تلک پایا
اوٹھای سر پر الم تو دیکھی لطف اسمین کیا کیا
رنج یہی کہتا ہی جو عاشق پکا ہو تو ادہر کو آ
ظلم سے مطلق نہ ڈرا اور خوف نہ اپنی دل مین لیا
سر کو کاٹ کر سر مدنے جسوقت ہتیلی پر رکھا
اوسیوقت سے نام مطلق نہ بادشاہ کا رکھا

گرد یا تختہ شاہ دہلی کا اب اڑتی ہی دھول
دیکھیے اب اس گلستان مین وہ کب آئین کے پھول
رنج نے یہہ فرمایا عاشق کو میرا کچھہ پاس نہو
اری سے پھر جائین ہا مین کہیں امین جو عاشق ہین
کبھی نہ نکلیں مکان سی گر وہ لاکھہ وجہ کی دم دہکی
جیسے جواری جورو ہار کے ہو جاوین ہین ہو چکی
عشق مین بازی ہی سر کی کام دولت کا نہین
جیسے اپنا سر نہ بیچا کچھہ نرا چکھا نہین
لاکھہ طرح کے صدموں مین گر درست ہوش و حواس نہو
خاک مین ملجائین گو سی گل ہو کر کے نکلے ہین
روشن ہون کل عالم مین جو کہ ہری عشق مین جلتے ہین
دیبی سنگھ کے سخن پر شاعر ہر ایک ہاتھہ کو ملتی ہین
یہ کلام معرفت ہی رنج سے راحت ملی
غم اگر کھائے تو اوسکو زور کہہ نعمت ملی
رنج یہہ بولا بنارسی سی گر تو میرا داس نہو

گیا خطا سرمد کی تھی تہی شاہ کی مطلق یہ بھول
گر کرے یہہ غرض عاشق کی پھر راس نہو
تو دنیا مین عاشقی عاشق کی پھر راس نہو
سینہ سامنی کرین دلبر جو چوٹ ماری سے ملے
دریا کو چھوڑ دہ نہین جائین کبھی اور سے گلے
تو ہی اپنی زبان سی کھا کرین دہین پہ چلے
اس سی بہتر کھیل ہے نہ اور کو دیکھا نہین
عاشق و نے جینے ہی جی تن بدن کہا نہین
تو دنیا مین عاشقی عاشق کی پھر راس نہو
عجب ہین عاشق مرگ کی بعد بھی پھولین پھلتی ہین
انہین دیکھہ کی جو بہتر ہون تو وہ بھی پھلتی ہین
چار طرف سی واہ واہ کرین او بہت اچھلتی ہین
جو کہ ڈوبا چاہ مین تو پھر اوسی چاہت مین
دید اوس دلبر کا جیتے جی اور قیامت ہی
تو دنیا مین عاشقی عاشق کی پھر راس نہو

دیگر

خدا تو گر ہی عشق تو مین عاشق ہون ہر نور اتی
اگر تو راز نہان ہی تو مین پوشیدہ اس تن مین ہون
تو ہی چاہ تو مین ہی ڈوبا پیاری چاہ ذقن مین ہون
تیری نہین تصویر جو کھینچی کچھہ رتبہ مانی کا
تو ہی پاک تو میرا ہی دل صاف مثل آئینہ ہی

شان جو تو ہی تو مین تیلا ہون تجھہ لاثانی کا
تو ہی گلستان تو مین ہی غنچہ اوس گلشن مین ہون
پھلا تو کو تو ہی تو مین ہی ہر دم اوسی لگن مین ہون
شان جو تو ہی تو مین تیلا ہون تجھہ لاثانی کا
جان جو تو ہی تو میرا تیری ہاتھہ مین جینا ہی

اگر تو دانشور ہے تو دل میرا دانا بینا ہے
بلند ہے تو تو میرا تیر ہے بام پر زینا ہے

تو ہے موج دریا میں تو میں بھی ہوں وہ بلبلہ پانی کا
شان جو تو ہے تو میں پتلہ ہوں تجھ لاثانی کا

تو ہے خدا تو میں بھی تیری سے جدا نہیں ہوں جانسے تو
یقین جو تو ہے تو میں ثابت اپنے ایمان سے ہوں

تو ہے دوست میرا تو میں تیرا یار بھی ہر اک انسے ہوں
تو ہے تصور تو میں بھی پورا اپنے دھیان سے ہوں

تو ہی لباس تنگ شوق ہے مجھے تن عریانی کا
شان جو تو ہے تو میں پتلہ ہوں تجھ لاثانی کا

تو ہے ایک تو مجھسا دوسرا اور جہان میں کونسا ہے
کلمہ تو ہے تو میرے سوا قران میں کونسا ہے

وہی سنگہ کبھی بغیر تیری میری جان میں کونسا ہے
ناتوانی میں اور طاقت توان میں کونسا ہے

یہی سخن ہے وردِ عاشق بنارسی حقانی کا
شان جو تو ہے تو میں پتلہ ہوں تجھ لاثانی کا

دیگر

کہو کسی میں دیکھوں دیکھا عالم میں کل تو ہمیں تو ہیں
کہیں پہ گل ہیں کہیں پہ عاشق بلبل ہمیں تو ہیں

کہیں انا الحق ہے کہیں منصور کہیں پہ دار ہیں ہم
کہیں پہ سرمد کہیں سر لینے کو تلوار ہیں ہم

کہیں شمس طبریز کہیں خورشید اوسکی یار ہیں ہم
کہیں ایک ہیں کہیں پہ دیکھو بنا شمار ہیں ہم

کہیں ہے خاموش کسی جا پہ شور و غل ہمیں تو ہیں
کہیں پہ گل ہیں کہیں پہ عاشق بلبل ہمیں تو ہیں

کسی جگہ پہ شرع کہیں ذی شرع بنے ہمیں تو ہیں
کہیں پہ سیانی کہیں پہ بالی بھولی ہمیں تو ہیں

کہیں پہ آتش و آب کہیں پہ پیڑ پہ پھول بنے ہمیں تو ہیں
کہیں پہ رتی کہیں پہ ماشہ تولہ ہمیں تو ہیں

کہیں ہے میخوار کسی جا پہ ساقی اہل ہمیں تو ہیں
کہیں پہ گل ہیں کہیں پہ عاشق بلبل ہمیں تو ہیں

کہیں پہ بندی کہیں پہ خدا خدا کا نور ہیں ہم
کہیں پہ موسیٰ کہیں پہ جلوہ اور کہیں کوہ طور ہیں ہم

کہیں کسی کے پاس ہیں اور کسی سے دور ہیں ہم
کہیں ملایک کہیں پہ پرستان اور حور ہیں ہم

کہیں بنے پیشانی کہیں اُس پہ خنجر کا گل ہمیں تو ہیں
کہیں پہ گل ہیں کہیں پہ عاشق بلبل ہمیں تو ہیں

کہیں بادشاہ بنے کہیں پہ اکبر ہوئے فقیر ہیں ہم
مرید بھی ہیں کسی جا اور کہیں پہ پیر ہیں ہم

کہیں نشانہ بنے کہیں پہ کمان کی تیر ہیں ہم
کہیں شمع ہیں کہیں پہ پروانہ گلگیر ہیں ہم

بنارسی مجھسے اگر دیکھو تم بالکل ہمین تو ہین
کہین یہ گل ہین کہین یہ عاشق بلبل ہمین تو ہین

دیگر

اے گل تیری الفت مین گلزار ہی ہے اور خار ہی ہے
کبھی اشارہ ابرو کا ہے اور کبھی تلوار ہی سے
کبھی گالیان جھڑکی ہین اور کبھی شیرین گفتار ہی ہے

بڑا لطف ہے عشق مین مار بہی ہے اور پیار بہی ہے
کبھی وصل کا ہمسے اقرار ہی ہے انکار بہی ہے
کبھی خزان ہے کبھی گلشن ہے باغ و بہار بہی ہے

بولا یہ منصور دار مین دار ہی ہے دیدار بھی سے
بڑا لطف ہے عشق مین مار بہی ہے اور پیار بھی ہے

کبھی طوق گردن مین پڑا اور کبھی پہولونکا ہار بہی ہے
کبھی سیر صحرا کی ہے اور کبھی کوچہ بازار ہی سے
کبھی برہنہ بدن ہے تن پر کبھی سنگھار ہی ہے
کبھی ہے راحت کبھی رنجیدہ دل بیمار بھی ہے

کہا لیلی سے مجنون نے اب صلح ہی ہے تکرار ہی ہے
بڑا لطف ہے عشق مین مار بھی ہے اور پیار بھی ہے

کبھی خوف دل کی کبھی رونا انسکو نکاتا رہی سے
کبھی گلے سے لگے وہ کرتا دار و مدار بھی ہے
کبھی نظر کا چھپانا کبھی نگاہ چار بھی سے
کبھی جلا لی کبھی اک ادا سے ڈالی مار بھی ہے

کبھی کرے عیاری وہ اور کبھی وہ بینا یار بھی ہے
بڑا لطف ہے عشق مین مار بھی ہے اور پیار بہی ہے

کبھی زخم پیر سوئن جگر کے کبھی بد بینر غار بھی ہے
دیہی سنگیہ کبھی میرا وہ شوخ ستمگر یار ہی ہے
کبھی کرے خوش کبھی وہ کرتا دل بیزار ہی ہے
جو چاہے سو کرے اب وہی دل کا مختار ہی ہے

بنارسی کبھی نیکی بدی دونو نکا دہی اختیار ہی ہے
بڑا لطف ہے عشق مین مار بھی ہے اور پیار بھی ہے

دیگر

زلف کو تیری مار کہے تو مار مارسے کٹوا دون مین
قد سے سرو کی نسبت دے تو کہو کی اُسکو گاڑ دون
چال نسبت دے جو فیل کی لات سے اُسے لتاڑ دون مین
سنبل پیچان کہے تو پیچ مین اُسکو جلا دون مین
اگر صنوبر کہے تو چمن سے ابھی اُجاڑ دون مین
پنجہ مرجان کہے تو دست سے ابھی اوکہاڑ دون مین

کاکل کو گر دام کہے تو جال مین اُسکو اُلجھا دون
سنبل پیچان کہے تو پیچ مین اُسکو اُلجھا دون

چشم تری نرگس جو کہے تو آنکھ کو اُسکی پھوڑ دون مین
دندان گوہر کہے تو دانت سب اُسکی توڑ دون مین

دہن کو غنچہ کہی تو پکڑ کی اوسکی منہہ کو مروڑ دونین
جان کی نسبت یہ دی تو جان نہ اُسکو چھوڑ دونین

اگر تیری کاکل الجہی تو کیونکر اُسکو سلجہاؤن
سنبل پیچان کہی تو پیچ مین اُسکو لاؤن

ذقن کو تیری کہی تو کنوی مین اُسی دباؤن مین
پیشانی کو کہی خورشید تو خوب گہماؤن مین

گلی کو مینا کہی تو گردن اسکی بہیان گٹہواؤنین
بینی کو گر الف کوئی لکہی تو اُسی پُو لاؤن مین

گیسو کو کہی گہٹا تو اُسکا گہٹا کے رتبہ مین لاؤن
سنبل پیچان کہی تو پیچ مین اوسکو لاؤن

زبان کو تیری کہی برگ گل اُسکی زبان نکالونین
ہلال ابرو کہی اوسکے ٹکڑی کر ڈالون مین

سینہ کو کہی آئینہ تو اوسے ندیکہون بچالونین
کمر کو تیری اگر مو کہی تو اوسی چہپالون مین

بنارسی کہی تیری بال کی کہین یہی نسبت سن پاؤن
سنبل پیچان کہی تو پیچ مین اوسکو لاؤن

دیگر

قرآن کی آیتین ہم رخ نایاب سی لکہتے ہین
لاجواب ہم اوسکو اپنی اس جواب سی لکہتی ہین

الف کو ہم نہین لکہین گی بنی اُس گلرو کی لکہتی ہین
بسم اللہ کو چہوڑ صفت اُسکی ابرو کی لکہتی ہین

لام کہیہ نہین کام جہلک اُسکی گیسو کی لکہتی ہین
عین کو گر کے الگ آنکہہ ہم اس مہرو کی لکہتی ہین

تی ترک کر حسن جیلن وال کی کتاب سی لکہتی ہین
لاجواب ہم اوسکو اپنی اس جواب سی لکہتے ہین

نکتو نکو کر الگ ہم اوسکی رخ خالکو لکہتے ہین
ہر اک اسم سے بہتر اوسکے ہر اک بالکو لکہتی ہین

کوئی کہیے خ ح خ کوئی د ذ کو لکہتے ہین
ہم اونکو کہتے بہول حرف اُسکو جمالکو لکہتے ہین

عربی فارسی ہندی ترکی سب کتاب سی لکہتی ہین
لاجواب ہم اوسکو اپنے اس سی لکہتے ہین

کل کلام اللہ ہم اوسکی ساری خط کو لکہتی ہین
اور معنی قرآن کے اوسکے زلف کو لکہتے ہین

زیر زبر سے زبردست اُسکی طاقت کو لکہتی ہین
پیش سے بہتر پیشانی اوسکی قسمت کو لکہتی ہین

رخ روشن اعلے ہم اوسکا آفتاب سی لکہتی ہین
لاجواب ہم اوسکو اپنے اس سے لکہتے ہین

کلمہ سے شکر اپنی دلبر کی ہم بات کو لکہتی ہین
مسلمان ہندو ان سی اعلے اوسکی ذات کو لکہتی ہین

وہ ہین گنگے نادان جو اوسکی تعداد کو لکہتی ہین
دیبی سنگہہ دلبر اوسکی ہر کرامات کو لکہتے ہین

بنارسی تو حساب اوسکا بیحساب سی لکھتی ہین
لاجواب ہم اوسکو اپنی اس جواب سی لکھتی ہین

دیگر

دنیا مین لاکھون ہی پنتھ کو ہمنے دیکھا بھالا ہی
کوئی بدن پر خاک ملی اور سیلی کفنی ڈالی ہین
کوئی مون ہوکر بیٹھے نہین کسی سے بولی چالی ہین
کسینے بسا ملک دیا اور پہنی تلسی مالا ہے

پر جو دیکھا تو عاشقون کا پنتھ نرالا ہے
کوئی رنگا ہی لبستر کو اپنا بھیس سمالی ہین
کوئی پھرائے کان کوئی سیلی مدہ کی پیالی ہین
پر جو دیکھا تو عاشقون کا پنتھ نرالا ہے

کوئی راتدن کھڑی ہین اور کوئی ہاتھ اوٹھا ہین
کسینے اپنی بدن کو داغا تن پر چھاپی کہائی ہین
کیسکے تن پر چیر نہین اور کوئی اوڑھی مرگچھالا ہی

کسیکو دیکھا تو وہ بیٹھے اور دھیان لگائی ہین
کسینے اپنی سیس پر لنبی کیس بڑہائی ہین
پر جو دیکھا تو عاشقون کا پنتھ نرالا ہے

کوئی سیوڑا بنا اور کوئی کہی ہمتو ڈنڈی ہین
کیسکے منہ پر دہبا اوڑین اور کہین سر پر کہی جھنڈی ہین
کسینے مسجد بنوائی اور کوئی نی رچا شیوالا ہے

کوئی پھیتا کرین اور کوئی بنی بن کھنڈی ہین
بنا عشق کی ہوئی جو فقیر وہ پاکھنڈی ہین
پر جو دیکھا تو عاشقون کا پنتھ نرالا ہے

کوئی کبھی ہم جتی ہین اور کبھی کوئی جگتا مین سراگی
بنارسی نی جیتے جی کا یا عشق مین تیاگی
رام کشن کا سخن یہی سمجھو تم سب پر بالا ہے

بنا عشق کی کسیکو نہین ست گر سی لاگی
دوئی نہ مطلق رہی اور دگدا ہی سنکر بہاگی
پر جو دیکھا تو عاشقون کا پنتھ نرالا ہے

دیگر

کوچہ جانان کی دلبر گر ذرا کسیکو ہوا لگی
ادا ہوا جی جانسے جسکو پیاری تیری ادا لگی
صدا انا الحق کہون زبان سے مجہی یہ پیاری صدا لگی
چوٹ عشق کی جسکے دلپر دا نا لگی یا سودا لگی
ملا کے دیا مس کو خاک پا تیری آئی اک تل آ لگی

رہا ہیم جان نہ اوسکو تا بہ عمر تلک دوا لگی
گدا ہوا وہ عشق کی جسکے دلپر گدا لگی
خودی ہٹ گئی خدا کی یاد دل پر اب خود آ لگی
رہا نیم جان نہ اوسکو تا بہ عمر تلک دوا لگی
دلا دی اپنا دید طبیعت تب سے اسی دلا لگی

سلائی کیونکر زخم جگر پر جسکے عشق کی سلا لگی
ملا خاک مین خاکساری جسکو کا ملا لگی

عشق کی بیمارون کو اور کوئی دوا نہ تیری سوا لگی
رہا نیم جان نہ اوسکو تا بہ عمر تلک دوا لگی

بلا کری دن رات عشق کی جسکی پیچھی بلا لگی
بھلا ہو کیونکر وہ جسکو تیغ عشق کی بھلا لگی

ملا کرون تلوی تیری مجھکو بھلا یہ چاہ پر ملا لگی
چلا لامکان چال قدمون مین جنجلا لگی

تو ہی شمع مین پروانہ مجھکو تو تری لوا لگی
رہا نیم جان نہ اوسکو تا بہ عمر تلک دوا لگی

اٹھا ہی دریا عشق کا کہو اس کی کسکو تھا لگی
تنہا جو اوسمین وہ ڈوبا ہرگز اوسکی نہ تھا لگی

کہا جمشید ہی سنگہ نے انہین عشق کی بیماری کتہا لگی
جہتا والی ہین جو شاعر او نہین بات جتہا لگی

بنارسی کو سوا عشق کی اور بات نہین روا لگی
رہا نیم جان نہ اوسکو تا بہ عمر تلک دوا لگی

بحر خفیف

تو جسم جگر اور جان نہین جانا نہ
اور کون ہیچ کا پڑا ہی تجھپر پھندہ

پھر کیون نہین کہتا خدا ہی تو دانا
تو اپنی آپ کو دیکھہ نہو مت مندہ

کیسی تجھکو باندھا ہی بنا جو تو بندہ
ہی کونسی وہ بدبو ہوا گندہ

گر تو نے اپنی تئین جسم نہین جانا
پھر کیون نہین کہتا خدا جو ہی تو دانا

یہ ہاتھ پانو اور سر بھی نہین کچھ تو ہی
جن دیو پری پیکر بھی نہین کچھ تو ہی
رونا اور پھر ہنسنا آہ نہین کچھ تو ہے
اور حرم کی بھی راہ نہین کچھ تو ہے
تقدیر اور پیشانی بھی تو نہین ہے
اس جسم کی ذرا نشانی بھی تو نہین ہے
آئی عشق نے یہان مچا دی ہولی
اور عشق کرنی بھی لگا وہ اینچا تانی

سینہ اور بازو بھی نہین کچھ تو ہی
تو اپنی بیچ مین آپ ہی آپ سما نا
منہہ زبان چشم واللہ نہین کچھ تو ہی
مسجد بھی نہین تو بنا نہ ہی بتخانا
آتش وہوا گل پانی بھی نہین تو ہے
یہ بنارسی کا سجھہ سخن بستا نا
وہ آتش اور تن پھوس جلا دی ہولی
مین ہنسون تو گالی دی مجھی دلجانی

زلیخا عورت اور نبی بھی نہین کچھ تو ہی
پھر کیون نہین کہتا خدا جو ہی تو دانا
کعبہ قبلہ درگاہ نہین کچھ تو ہے
پھر کیون نہین کہتا خدا جو ہی تو دانا
ارواح اور غلمانی بھی تو نہین ہی
پھر کیون نہین کہتا خدا جو ہی تو دانا
چشمون سے برسنے لگا خون رنگ پانی
اور لوگ بجادین تالی سنو کہانی

نہین دیکھی تہی سو مجھی دیکھادی ہولی
وہ آتش اور تن پھوس جلادی ہولی

غم کے گلال نے ایسی دہول اڑائی
جو ہونی تہی سو ہوئی میری بہائی
جس دہ آیا دلمین عشق رنگیلا
تسپر ہی دوستون نے کردیا یہ گیلا
دل تڑپ تڑپکر اپنا نار دکھلائی
پر نہ عشق اوسکی مطلق سنی سنائے
تھک گئی عشق کو کیسر گلانے گاتے
ہے بنارسی ہم عشقمین ہین رنگ راتے
ساقیا پلا ساغر دیدار اُس مل کا
اور جام تو اپنی دید کا مجہی ولادی

اب سوا خدا کی کچہہ نہین دی دکھلائی
شاباش عشق نے خوب لگادی دہولی
تہا چہرہ کا رنگ لال سو پڑگیا پیلا
حضرت عشق نے مجہے کہلادی ہولی
وہ عشق نہ کچہہ اپنی خاطر مین لائی
لو سنو دوستو تمہین سنادی ہولی
جسکو دیکہا وہ آئے ڈہول بجاتے
جو حق اللہ تہی مین نے گادی ہولی
وحدت ہو جسمین بہری وصل تجہہ گل کا
وسے دل اپنی جگر سے جگر ملادے

تن بدنمین جتنی ہی جی آگ لگائی
وہ آتش اور تن پہوس جلادی ہولی
اور جامہ جو تہا کہنچا وہ ہوگیا دہیلا
وہ آتش اور تن پہوس جلادی ہولی
دل آواہ کر شور و دہوم مچالے
وہ آتش اور تن پہوس جلادی ہولی
کوئی سر پر ڈالی خاک کوئی جلاتے
وہ آتش اور تن پہوس جلادی ہولی
اب مئی محبت اگر مجہے پلادے
دیدار کی دارو ہی تو مجہی جلادے

غل ہو گلشن مین مجہے شور قلقل کا | وحدت ہو جسمین ہے سیر وصل تجہہ گل کا

شوق شراب کا کیسے پیمانہ لا
گلشن مین گلابی رنگ تو شاہانہ لا
مین تجہی پلاؤن تو مجہی پلائی
وہ بات جسکی بات نکوئی پائی
شیشہ دل مین بہر دلتو میرا انگوری
ہی بنارسی دلکی مراد ہو پوری
چشمون مین بہرا ہی رنگ گلابی گل کا
اب اسکو ہمنے سمجہا میخانہ ہے

عشق کی صراحی ہاتہہ مین ہے جانانہ لا
معلوم حال ہو نشہ مین عالم کل کا
جب لطف عشق کا خوب دو بدہ آئی
قدرت کا قرابہ میری جام مین ڈہلکا
اسلئی کہ ہو دی دلکی دور کدورت
مئی پی کے چہکتا رہی یہ دل بلبل کا
اُنکو انکہو مین کے کام نہین کچہہ مل کا
چشمو نسے زیادہ کوئی نہ مستانہ ہی

مئی پلا مجہی اوس نور کا میخانہ لا
وحدت ہو جسمین بہری وصل تجہہ گل کا
مین کہون اور دی تو یہی فرمائی
وحدت ہو جسمین بہری وصل تجہہ گل کا
وہ جلوہ اپنا دکھادی مجکو نوری
وحدت ہو جسمین بہری وصل تجہہ گل کا
یہ آنکہہ میری وحدت کا پیمانہ ہے
دیکہو تو اوسمین کیا کیا رنگ شاہانہ ہی

ہی بہر انشہ انکہون مین عالم کل کا | انکہون کو ہین کے کام نہین کچہہ مل کا

جب چوٹین سے آنسو میری چشم گریان | مئی سمجہہ کی ہم پیوین گے انہین کی جانسی | میخوریکا نہین لین گے نام زبان سے

رو رو کی ہین گی اشک لب پر آئے
بادام مین نرگس کے پیالے ہین
مے کی انہین بہر رہی ندی نالی ہین
اوس پریکا عالم آنکہو نین چہایا ہی
مضمون یہہ دیبی سنگہ نے نیا گایا ہی
چلتے چلتے تہک گئین یہہ پیر پنڈلیان
اور عشق سمجہہ کے کرتا پہرون گدائی

ہچکیون سے تر ہوگا در فلقل کا
دیکہا ہمنے یہہ پورے متوالی ہین
جب چاہی خم کی خم دم مین ہین ڈہلکا
اس یار وہ کشتی کسواب دلکہیر آیا ہی
ہی یہی سخن عاشقانہ صادق بلبل کا
لامکان سمجہکی پہری یار کی گلیان
لیلی نیکر مجنون کی صورت پائی

اشکو نکو پیئن گے کام نہین کچہہ مل کا
کچہہ نہین ہمارے گلشن گل لالی ہین
اشکو نکو پیئن گے کام نہین کچہہ مل کا
می سے زیادہ اشکو نین مزا پایا ہی
اشکو نکو پیئن گے کام نہین کچہہ مل کا
آسمان سمجہہ کے زمین پہ خاک اڑائی
عزت کو سمجہہ کے اُٹھائی رسوائی

منصور جان کر اپنی جان گنوائی
دیدار کی خاطر دار پر کری چڑہائی
اسکہہ یا نا ہین نہ دیکہین جو مری نلیان
لامکان سمجہکے پہری یار کی گلیان

گلزار سمجہکے خار جگر پر کہایا
اور پہر کیا تو اپنا دل گہبرایا
راحت سمجہہ کے رنج والم اوٹھایا
نزدیک سمجہکے پڑی دور پہر آیا
ہنسی کو سمجہہ یہ دنیکا تار لگایا
پایا تو جہان مین اپنا ہی آپا پایا

ٹہوکر سے پانو کی سبہی ٹوٹی انگلیان
لامکان سمجہکے پہری یار کی گلیان

کعبہ کو سمجہکے بیٹہے بتخانہ مین
باتین جو سنین پڑ گئی طعنہ بانہ مین
بستی کو سمجہہ جا پہونچے ویرانہ مین
زندگی سمجہہ لی اپنا می جانے مین
زلفو نکو دیکہکر الجہا دل شانہ مین
وحدت کو سمجہہ مل پی لی پیمانہ مین

اگر پڑے دوڑ کے دلکو ہوئین ململیان
لامکان سمجہکے پہری یار کی گلیان

می سمجہکے پینے لگی اشک رو رو کے
بی بوجہہ ہوئی سیر پر پہر ڈہونڈ ہو کی
اور ہوش سمجہہ بیہوش سے اہم کہو کے
یکتائی حاصل ہوئی ہر دو کی
سمجہی ہے نفع اب بیٹہی گانٹہہ کا کہو کی
کہہ بنارسی یہ خیال خوشی ہو کی

اوس گل کیواسطے اٹہالین سب بیکلیان
لامکان سمجہکے پہری یار کی گلیان

ہر جگہہ پر دیکہا کہین نہین تو دیکہا
بتخانہ مین بہی نہین نظر تو آیا
جہان یار ہی تیری وہین ہین تو دیکہا
کعبہ قبلہ مکہ مسجد ڈہونڈہ وا یا
گئی بہشت مین ہم وہان نہ تجہکو پایا
کاشی متہرا مین بہت دلوان پہر آیا

جا جا کر گنگا ساگر سندہہ نہایا
مت تترسے عشق مین چاہ ظفر ہو آیا

نہین ہمنے پیاری اور کہین تو دیکھا
جہان یاد ہی تیری وہین وہین تو دیکھا

جنگل بستی سب اُجاڑ ہمنے چھانا
جو جو کچھ جسنے کہا وہ ہمنے مانا
نہین دیکھا تجکو دیکھا ہمنے رمانا
کو بکو پھرا در در کا ہوا دیوانا
کوئی متوالا کہتا ہی کوئی مستانا
نہین پایا پیارے تیرا کہین ٹھکانا

جو یاد کرے تو دیکھ نہین تو دیکھا
جہان یاد ہی تیری وہین وہین تو دیکھا

سر ٹپک ٹپک کر پھاڑ پھر دی مارا
سر تا پا دیکھہ گیے سبکو دیکھہ کے ہارا
اور آہ آہ کر کر کے بہت پکارا
گھربار تجا عالم سے کیا کنارا
دیکھا دیول دہیر اور ٹھاکر دوارا
جیسی کچھہ گذری ویسا ہی گیا گذارا

یہہ باتین ہمکو یاد رہین تو دیکھا
جہان یاد ہے تیری وہین وہین تو دیکھا

سب دیکھا ہمنے گلشن اور گل لالا
ہی سب مین تو اور سب ہی سے نرالا
بن فقیر بن بن پھرا ہین بن بالا
یہہ بنارسی کا کلام رہیگا بالا
دیکھا پتا پتا اور ڈالی ڈالا لا
اِک عرض ہی میری سنو سندر لالا

تجھہ دلبر کا عاشق ہون مین نہین تو دیکھا
جہان یاد ہی تیری وہین وہین تو دیکھا

ہم تیرے عشق مین یار بہت دن بھٹکے
پھر پایا نام ہمنے تمھارا رٹ کے
اب ملا صنم تو ہمین کھلی پٹ گھٹ کے
کئی رنج والم منظور ذرا نہین کھٹکے
گئی ہار گیا سر تیرے عشق مین لٹکے
دلکی دہشت سب نکل گئی جھٹ پھٹکے

گئی لاکھہ وجہ کی تونی دیئے ہین جھٹکے
اب ملا صنم تو ہمین کھلے پٹ گھٹ کی

لیلی سے لگایا دل مجنونے ڈٹ کی
نہین ذرا نوک سولی کی جگر مین کھٹکے
جسوقت تیری وہ زلف ناگنی لٹکی
چڑہ جای زہر زلفونکا وہ گھر سٹ کی
جب کھلی کواڑی یار کپٹ کی پٹکے
ہی دہی سنگہہ مین عجب کھیل نٹ کٹکی
تن بدن دیا سب ٹاس ٹہرا ٹکے
دیکھا جو تجھی دل گیا پہانسی لٹکی
کوئی ادہر سی ہو جا ادہر جھٹکے
ہم عاشق ہین مضبوط کہا نجائین ہٹکی
وہین پای دیدار وہ نبی نٹ کے
کہی بنارسی ہم عاشق ناگر نٹ کے
سولی پر چڑہا منصور وہی سر پٹکے
اب ملا صنم تو ہمین کھلی پٹ گھٹ کے
گر دیکھی کالا ناگ تو سر پٹکے
اب ملا صنم تو ہمین کھلے پٹ گھٹ کے
سر مور مکٹ کیسی ذری باجو کی پٹکے
اب ملا صنم تو ہمین کھلے پٹ گھٹ کے

۱

دیگر

چشموں سے اشک برسے ہے جگر جلتا ہے
برسات مین بھی عاشقون کا گھر جلتا ہے

جب دل کے اوپر غم کی گہٹا گھر آئی
رم جہم نینون سے اجہڑی برسائی
ہے دل زخموں سے میرا اثر جلتا ہے

اب آہ کا نالہ چلا جگر سے بہہ کے
کبہی ٹپ ٹپ ٹپکے نین میری رہ رہ کے
ایسی بارش مین کون بشر جلتا ہے

اُلفت کے آنسو گرین چشم تر سے
بیکلی کی بجلی چمکے پریم جل برسے
اس بارش مین کوئی برلا نر جلتا ہے

گرکہین آگ لگجائی بجہے پانی سے
کوئی ایسی کہو برسات بیٹہے پانی سے
کہے بنارسی پانی مین مگر جلتا ہے

دلبر نے بدلی نگہہ وہ بدلی چہائی
جل بپا مگر کچہہ ذرا پیش نہین پائی
برسات مین ہی عاشقون کا گھر جلتا ہی

وہ عشق کی آتش دل دونی بہڑکے
دل خاک سار ہوگیا عشق مین وہ کے
برسات مین بہی عاشقونکا گھر جلتا ہی

لگی آگ انتظاری کی میرا دل ترسے
دل اور بہی دونا جلے کہو دلبر سے
برسات مین بہی عاشقونکا گہر جلتا ہی

پانی مین سے لگے پھر بجہے کوئی گیانی سے
کہے خیال دیبی سنگہ اپنے دل جانی سے
برسات مین بہی عاشقونکا گھر جلتا ہی

دیگر

سرب دہرم سے پری بید مین لکہا ہی سنیاس کا دہرم
گر دہن کرین لتو بنی نہین اور تپاک کرین تو کیا ہی از
جدہ کرین تو ہردم گہٹی اور باپ الگی بنسی بجا گین
اونکی گت وہی جانین نہین ہی کسیکو جنکا مرم
مون رہی پر بولین سب سے برت کرین اور سکہاوین
پڑہی نہین اونکو اچہرا دربید شاستر نسد نگاوین
وہ کیا دیکہین سے اونکو جنکی درشٹی مین لگا ہی حرم
جوگ کبہی وہ بہوگ کرین اور بہوگ کبہی سادہن وہ جوگ

کیا کوئی جانی پنڈت کی سنیاس کا کون ہی کرم
سووین تو نیندرا نہین آوی جاگین تو سو جاگین
ترلوکی کے داتا ہین پھر کیون بہیک گہر گہر مانگین
کیا کوئی جانی پنڈت کی سنیاسیکا کون ہے کرم
اُسن ڈربوی ہاٹ چلین جب چاہین وہ آتی ہی جاوین
آنکھ موند دیکہین سبکو پر آپ درشٹ مین نہین آوین
کیا کوئی جانی پنڈت کی سنیاسیکا کون ہی کرم
سوگ وہ ہرگت کرین اور رنگ کبہی ہین بیدا نردگ

بیوگ مین سنجوگ کیرین سنجوگ بہی بیوگ بنا ہوگ
جنکی مایا سی پرتھی پرچاپ رہا ہی سبکو بہرم
دیکہہ بہی وہ رہین بدیہی مایا مین رہین نرمایا
چار بید گرنتہ شاستر اٹھارہ پران نی یون ہین گایا
بینا رسی تینون گن ہین رہت سمجہین دہرم ادہرم

لوک بہی پرلوگ سدا ہارین اُسکو سمجہین گیانی لوگ
کیا کوئی جانی پنڈت کی سینا سیکا کون ہی کرم
دیتی سنگہہ یون کہی کہ اونکا پار کسینی نہین پایا
سرگ دہرم ہی اودہرم سینیاس میری من ہین بہایا
کیا کوئی جانے پنڈت کی سینا سیکا کون ہی کرم

دیگر

دیہہ بہاو گیا چہوٹ آتمارام کو جب سی پہچانا
ہی سنگ آتم سروپ ہین کچہہ نہین دیہہ سی کام میرا
روی ششی اگنی اکاش سی ہی پری سرشتر دہام میرا
کایا کرم کو تیاگ کی ہمنی ست آتما کو پایا
جیو برہم ایک ہی سروپ ہیرنت ہی اگیان کا بہید
ترگن سی جو رہت ہین اونکی کون بہید اور کون نکہید
چاہین وہ بولین چاہین سین اور چاہین لگین گان
جل ترنگ ہی ایک ہی نام مین دو لو نکو ایک ہی جان
جیو برہم مین بہید نہین ہی بید ماک سن لو کانو
جون پانی سی اوٹہی ببلا پہر جل اندر سمانا
آتم ست اور شیر سرہنیا اس بدہ کہی جسکو گیان
کام کرودہ مدہ لوبہہ موہ ہنکار کپٹ بچ مان
کاشی گر جوتی سروپ نت گیان یہہ بکہانا

نراکار مین نراکار ہو ملے چہپا آنا جانا
شیر ہی تو ہی شیر رہتو جہتین آتمانام میرا
انت انی ابناشی اودیت روپ ایشور نام میرا
نرکار مین نرکار ہو ملے چہپا آنا جانا
اگیانی تو جیو بنے اور گیانی ہی بنا برہم ابہید
جو چاہین سو کیرین وہان بیدانت کی کتہا گر نہیں بہید
نرکار مین نرکار ہو ملے چہپا آنا جانا
اسیطرح جسے اپنی جیو کو پار برہم کر پہچانون
دوی بہاو دو چہوڑ ہوا ادویت کہانون
نراکار مین نراکار ہو ملے چہپا آنا جانا
وہ پرانی اپنی ایشور برہم مین اوسمین بہید نجان
لی برہم مین برہم روپ ہو کر سب چہوڑ دیا ہی مان
نراکار مین نراکار ہو ملے چہپا آنا جانا

دیگر

ہو گی وہی جو جنگل مین بیٹہی دیکہی دسوین دوار کو دم

کارج کری جگت کی سب اور لکہی الکہہ کرتار کو دم

ناچی گاوی تال بجاوی دہیان مین ہرکی
نرکہہ ہوکر بیچ رہی نسدن کبہی نہین چلی ڈرکی
جب وہ کایا تیاگی تب پہر ہوئے پہر لی بار کو وہ
پہرس جیت اور بدہی نرمل کرم اکرم نہ کچہہ جانی
سم درسی اور شدہ سماوہی اپنی کو آپی مانی
بہومی بہار اوتارن کارن دہر آپ اوتار کو وہ
ستر سی گن کو جیتنے اور چوتہی پدہ پر اپنی کری ستی
پہر اچیرمی اپنی اپکو دیکہے اوسکی ہو دی گتی
چاہی کری وہ پرلی اور چاہی رچی آپ سنسار کو وہ
پن پاپ ہی الگ رہی سکہہ دکہہ کا نہین بچار کری
اتم ورسی ہو تو اپنے سب کا کل ادہار کرے
چاہی کری وہ نرمیدا اور چاہی بنا دی نار کو وہ

سب مین رہی اور سب نیار الپورن ہو جوگ کرکے
اپنی آپ مین آپکو دیکہی وسن بہاگ مین نر کے
کارج کری جگت کی سب اور لکہی الکہہ کرتار کو وہ
دوات بہاؤ سے الگ رہی اودیت گیان کو کہائی
جیون مکتہ مین ایک بہاؤ کر اپنی من مین پہچانی
کارج کری جگت کی سب اور لکہی الکہہ کرتار کو وہ
سہپورن ستر شٹی کو بہوگ جو کری وہی ہے مال جتی
آپ ہی پتا اور آپ ہی ستری آپہی دار آپ پتی
کارج کرے جگت کی سب اور لکہی الکہہ کرتار کو وہ
بسرم گیا تکی چیر چالے منہ سے بارم بار کرے
نیار لکہی یہ کہہ دہ جو چاہی سو آپ کرتار کرے
کارج کری جگت کی سب اور لکہی الکہہ کرتار کو وہ

دیگر

دیکہہ تو اپنے آپکو تو ہے کون کہان سے آیا ہی
جو تو کہے ہون باپ سے پیدا مان نے مجکو جایا ہی
دبدہا کو کر الگ اور سب دل کا دوت ہمیلا کر
جبتک ہی اگیان تب تک تم قبیلا بہائی ہی
کوئی بنا برہمن چہتری کوئی بیش شودر نائی ہی
سمار سی ہو بہیر تری جو دکہہ سکہہ تن پر جہیلا کر
تو اوسکو پہچان تری اس تن سر مین بستا ہی جو
بہول گے اپنی آنکہہ دیکہہ وہ ایک ہی اسکو سمجہہ نہ دو

کسنے پیدا کیا اور کس نے تجہی بنایا ہے
یہ تو غلط ہے ار ی تو آپ مین سمایا ہے
دوئی کو دور کر ہمیشہ نربہی پد مین کہیلا ہے
گیان ہوا تو آتما آپ مین آپ سمایا ہی ہے
ہمنے دیکہا تو سب کے بیچ مین کنور کنہیائی ہی
دوئی کو دور کر ہمیشہ نربہی پد مین کہیلا کر
کس غفلت مین پڑا اور کیون نیند بہر رہا ہی سو
کون ہی تیرا اور تو کسکا ہے اسی تم سمجہو تو

اتم مین پراتم کو اب دیکھ کے درشن میلا کر
ایک برم اور دیتو تا سبی ہی بید کی نانی ہے
جیسے جل کی ترنگ بھر جل کے بیچ ہی سمانی ہی
چھوڑ طرہ کلغی کا گانا نرگن کے ڈنڈ پیلا کر

دوئی کو دور کر ہمیشہ نربہی پد مین کھیلا کر
اسکو سب سمجھے وہی وہی نر جو پورا گیانی ہی
ہی وہی منگہ بات بہ غبار سبی نی جانی ہی
دوئی کو دور کر ہمیشہ نربہی پد مین کھیلا کر

دیگر

اسمین ہین اتما کرشن ہین اور گوپی کو آنو نکا دل
بس کرمانی آگیا پاکر شیش محل تیار کیا
چارون کھمبی لگائے اوسمین ایسا سندر کار کیا
سبکو ساتھ لی آیا مین دکھلایا انھین سہون اجل
من اودھو جی متر ہماری سدا اسی مین آگیا کار
نیتر کرن مکھ دنت کنٹھ سب سکھا ہماری امنکار
بل ہی سو بھی بہدر ہماری بھر آتا اونکا لوٹ مل
ہزار گس چھ سو سوا لسنا سو سب سکھیان سنگ آئین
گلے سی مرے لپٹ لپٹ کیا ہی تان سندر گائین
پریم مین مگن نہین برج بنتا کام نے کیا بہت بیکل
نو ناری نہین پتی درتا سو ہی سب آئین پاس میرے
میری لیلا دیکھ دیکھ نہین ہوتی شر اوداس میرے
مین تو ہون آتما کرشن یہ شریر میرا ہے منڈل
ائی وہان گوپکا بنکر گیان روپ سے گوپی شور
پوجن کرکے پاس بٹھایا رہس دکھایا ات سندر
کاشی گر سمجھا نند تین روپ نرگس نرمل

سنو کان دی بنا ہی تمین میری رہس منڈل
النخند یا جو نکا اوسمین سمپورن بستار کیا
خوشی ہوئی ہم تو ہمنے رہس کا دھن بچار کیا
سنو کان دی بنا ہی تمین میری رہس منڈل
باہی رادھکا سو میرے پرانون کو ہین اب پیاری
لگن ہی للتا بہت سندر سو بھاسب تیسے نیاری
سنو کان دی بنا ہی تمین میرے رہس منڈل
وہ نر سمجھین ہمین یہ کرشن ہماری ہین سائین
بجائی ہنی جو مین نی النخند تو سب بجائین
سنو کان دی بنا ہی تمین میرے رہس منڈل
روم روم کو سکھا سمجھو یا سمجھو داس میرے
برنن کرتے ہین گن کو جگت مین بید بیاس میرے
سنو کان دی بنا ہی تمین میری رہس منڈل
مین نے اونکو کہا یہ گوپی نہین ہین شو شنکر
کہان تو برنو میری اسکا یا مین ہی جیرا جیر
سنو کان دے بنا ہی تمین میرے رہس منڈل

دیگر

سنت کہیلتے ہولی جسمین غرت حرمت لاج رہی
گیان گلال کے بادل چہای پریم رنگ تت برساوین
دہیرج کا دف باجے سنگ مین تام تارا ین کا گاوین
دیا کی دولت دیتے سبکو سنگ مین سبہی سماج رہا ہے

گنی جنون کے اگاڑی الخنذ باجی باج رہا ہے
برم باد سے لڑین اور بہرم دہول کو اڑا دین
کرودہ قہقہہ تار کر کام شہتر کو ہوا د ین
گنی جنون کے اگاڑی الخنذ باجے باج رہا ہے

ابیر عبیر کو سنت لگائی مکٹ روپ جپی مالا
منتر مٹھائی سنت پاوی بہت خوب سب سے اعلا
نیہ ناچ کو دیکہین ہر جن سب سا جکو ساج رہی

بہشم کی بہوگن جہلکتے پتر سنمین اوجیا لا
امرت رس کو پیئین اور کہولدین گھٹ کا تالا
گنی جنون کے اگاڑی الخنذ باجی باج رہے

لو کی لکڑی لوٹ لی آئی اتم کی اگنی دہرتی
نگیان کی گالی دیتی ہین سنت کسی سے نہین ڈرتی
سیل ستار سنا وین ساد ہو نام نقاری باج رہی

ہر ہر ہولی جگا دین وہی نہین رحم سے مرتی
کشت کے کیڑی ہین کر کا یا کو نرمل کرتے
گنی جنون کے اگاڑی الخنذ باجی باج رہی

رام نام کا شور چلا دین پر سوارت کی پچکاری
ملین گلی کو نند سے چلکر چاپ چلین گر در گرد ہاری
سدہ سنگاسن پر چڑہ بیٹھے تین لوک مین راج رہی

جبکو مارین اوسکی منہہ پر لگتی ہے پیاری
بہاؤ بہاگ کو کرین ہین وہی جتی سو ہی برم جاری
گنی جنون کی اگاری الخنذ باجی باج رہے

تیرتہ کے پھیری پہرتے ہین سمت سمگر لیجا ئی
دیبی سنگہ یہہ کہی کہ ایسی ہو دی جو کوئی گاتی
بنارسی سے ہر کو پایا کسیکے نہین محتاج رہی

پو چلین ہولی گنی جن گنی جن برم گیا نین ملے مائی
بہو ساگر کے پار م ہو پرم دہام پیردی پا تی
گنی جنون کے اگاڑی الخنذ باجے باج رہا ہے

دیگر

کال بلی سے کشتی لڑ کر جیتی جلت مین ساد ہو سنت
باندہ لنگوٹا بہی جیت اندری کبہی ند یکہین پر ناری
کام کرودہ لوبھ موہ ان پانچو نکے کشتی ماری

اونکی دانو کا کسنے آج تلک نہین پایا انت
غم کے بہوجن کرین جب جبرہی بد نپر تیاری
کال کے اوپر چا ی کر باندہی اپنی اسواری

من کو گیا مُربیچ بتلائے اُسکی تیَن اننت
اون کی دانو کا اجتنک کیسنے نہین پایا انت

رام نام کی کثرت سی جو ہوا بدن مین زور بڑا
اوداۓ ست تک مچا اون کی کشتی کا شور بڑا
پھلوان ہی وہی جلت مین جو کوئی ہی غمخوار بڑا
اوسکی تانی کہین نہین ہوا کوئی شہ زور بڑا
لوگ لڑین دنیا مین کشتی کال کو جیتین تُرنت
اونکے دانو کا کسی نے اجتنک نہین پایا انت

جو کوئی اونسے ہاتھ ملاوے اُسکی ہاتھ مین عیش ہو جاے
کبھی نہ پچھڑے جھانین موت بھی اسکی بس ہو جاے
کال پھانس سے بچے وہ جسکی رسنا مین تری رس ہو جاے
کپٹ کی قینچی تجے تو پھلوان جو رس ہو جاے
وہ نہین گرے کسیکے گرای جو ست گر کے پڑی پرہے ہنت
اوسکے دانو کا کسنی اجتنک نہین پایا انت

ہٹ کوڑا کل لپٹ گیتی اور بیچ سب چھوڑ کھیل
انہین چھوڑ کے تو ہم ہر نام اور ڈنڈ ہر گن کی پیل
میل ست کا باندہ سینگرا جو گُزری وہ دلیر جھیل
کہی دیبی سنگہ اری نر موڑ تو گر ست دگر سی میل
بنارسی سنتو نکا سیوک ہے بات جو دی ترنت
اونکے دانو کا کسنی اجتنک نہین پایا انت

دیگر

یہ کالکا کلکتہ اسمین ہے کرشنا کالے
تینون گن کے ہین مین تیر بڑی سوبھا والی
ہن مندر مین آپ براجے خوشی کہڑک کہیدیارے
شتر وسنگ پر انکر بیٹھے پدمانس مارے
منتر مدہر وہ پان کرین تری لوک مین ہو رہے جیکارے
جھپٹ جھپٹ کے کام اور کرودہ دیت سب سنگہارے
سمتا کا سنگار سجے تن برتن مین ہین رکھوالی
تینون گن کے تین ہین تیر تری سوبھا والی

چستکار کی چار بجا اور چار ندون کی مالا
تیج اوپتکا کہتر ڈسول کی جگت سبھی نہالا
تینکا جگر گھومی چارون طرف تیری جی جوالا
دُربدہی کو مار کی ٹکڑی ٹکڑے کر ڈالا
ڈرتا کا ڈمرون باجی اور تت تال بجی تالی
تینون گن کے تین ہین تیر بڑی سوبھا والی

لو وہ لے بستر پہنے تن پر پیپ لشت کی ہار گلی
بدہ بید کوٹ ہین اور دیا دہرم کی چال چلین
لوبھ موہ دو جیند منڈہ ہین اور دو لون دال ملی
ایسے کالی سے کایا مین اگم کی لاٹ ملی
جگمگ جگمگ جگی جوت جسن گہرت کی ہو اجیالی
تینون گن کے تینون ہین تیر بڑی سوبھا والی

کرین بہلائی کے بھوجن اور گیان گنگ جل رنگ لئی ۔ جوگ کی جوگن بھاؤ کی بھوت اور بھیرون لئی
بدیا کی بڑی چابی اور طلسمات کی تلک دئے ۔ کیسے وہی سنگھ ہین اونکی بڑی بہاگ جن درشن دئے
بنارسی یہ کہین ہیری وہ گھٹ مین کرتی رہو ۔ تینون گن کے تینون ہین نیتر بڑی سوبہاولی

دیگر

نراکار نراد ہار توہی نر بھی نربانے ۔ اکھنڈ تیرا روپ میری گنگا مہارانی
تیری مہما پار ہے تو ہے اوہ بہوانی ۔ بر مہا بشن مہیش تیرا گن گاوت گیانی

بسے شیو سیس کے اوپر گنگ ۔ وہ اجل اجل اور روپ ترنگ ۔ نہائیسے من ہوتا چنگ
پڑی نہلین کبہی بیحن ہین پنگ ۔ جو گنگا ایک بار نہا یا ۔ او سینے شیو روپ ترت پایا

برہمار جیتی بدیا شٹ پالنا بشن کری شیو سنگہار ۔ دہین دہین سری گنگا جی جو ادہم پاپیونکو تاری

گنیش جی بدیا کا بر دین بدہ بدہ کا دان کرین ۔ سورج تیج دی شریر مین اس جگ مین سب سمان کرین
ستیان نامی دین چندرماں سنت گن پر نا کرین ۔ ہنومان جی چاہین تو اک پل مین سب ہین بلوا نکرین

بہیرون جی بہی ہرین ڈرین نہ ہین درجن کو بلی مین ہارین ۔ دہین دہین سری گنگا جی جو ادہم پاپیونکو تاری

اندر کا سمرن کری تو پاوی سندر سی ابلا ناری ۔ دریا سا جی پون اہاری گالی کو گری ہر دم چار دہا
کبیس کی جو بہگت ہین وہ تو بڑی مایا د ہاری ۔ دہرم راج جی دہرم بتا دین جو ہین انکی ہنکاری

سیس جی ابنی سنسر مکہہ سہی نی نام انت اچاری ۔ دہین دہین سری گنگا جی جو ادہم پاپیونکو تاری

تن کے روگ دور کردیتی بڑی بید اس سی فنی کار ۔ بید بیاس ہیران کی من ہین بید کا انند کرین جگ
بال ہین سے تیاگ بنادین سنگ سنندی سند کمار ۔ کر دسینچر کی پوجن تو سکل یہ تپ کو دیوین مار

جتنے دیوتی ہین گے سو سب کر و بر بید کو دہاری ۔ دہین دہین سری گنگا جی جو ادہم پاپیونکو تاری

سینتیس کوٹ دیوتی سب اپنا اپنا دیتی ہین پہل ۔ ات پر سند ہوتے ہین انپر جو نہاتا ہے جب گنگا جل
وہی سنگہ یون کہی نہ ہو تو مین سری گنگا کو ایک پل ۔ سب سے ادبہ جو شیو جی او نکی سیس کی اوپر گنگا جل

بنارسی کے ادہم پاپ کو دہو مین گنگا کی د ہاری

دہن دہن سری گنگاجی جوادہم پاپیونکو تاڑی

دیگر

رخ سے عیان آثار قضا کے قد قیامت نازک تن
رنگ چمن گلشن مین سیر کو آیا گلون نے کیا حجاب
گل لعل گل فرنگ جوہی نسرین اور نسترن گلاب
بجلی سے چنچل زلفین جو پڑین بیچین رہی نہ تاب
اوس گل کی نزاکت کہان ہر گلبدن کی بیچ
کیا حسن پھول پھول رہا ہے چمن کے بیچ

تکہ مین جادو نرگسین چشم سرو قد غنچہ دہن
سرو صنوبر دیکھکر زمین گڑ گئے شتاب
فدا ادا پر ہوئے وہ گل گلشن مین ہی نایاب
مہر شرم سے چھپا غیرت سے لگا گھٹنے مہتاب
شعر
یہہ رنگ و بو کہان ہی بھلا یاسمن کے بیچ
گل کھائے دیکھ رشک سی بلبل نی تن کے بیچ

نونہال نے قتل کیا عاشقو نکے تئین دکہلا کی پھبن

آنکھہ مین جادو نرگسین چشم سرو قد غنچہ دہن

صنم تیا فرقت مین تری کیونکر دلکو شاد کرین
کوئی نہین سنتا ہی جہانمین طلب کہانسے داد کرین
حسن و عشق دونون ہین ستم انگیز ستم ایجاد کرین
صنم امل ہمین ہر روز تیری انتظاری ہے
شعر
قفس مین جسطرح بلبل بیچاری جیسے عاری ہی

حال پریشان ہوا دل کیونکہ اسے آباد کرین
آپ تو رسوا ہوا دلبر کے کس سی فریاد کرین
رنج والم غم دیکے عاشق تئین برباد کرین
رہی ہے یاد تجھہ کی او گل اختر شماری ہے
جدائی سے تری ظالم وہی حالت ہماری ہی

دکھا یار و یدار جگر پر چھپے تری بانکی چتون

آنکھہ مین جادو نرگسین چشم سرو قد غنچہ دہن

دانت سے ہین الماس خجل ہیچہ کمان ابرو خمدار
پھر جائین رو کہہ ہماری جہانسی نظر پڑی گر وہ رخسار
چاہ ذقن مین ڈوب رہی ہم چاہ رہی دلسے دلدار
نظر آئے جو جانان جان ابہی رہجائی جانسے
شعر
جفا مت کر کہ کیا حاصل تجھے میری ستانیسے

دیکھے ستمگر جدہر کو دل کر دے مسمار
رہے تصور عمر بھر دلسے دور ہو صبر و قرار
جھلک حسن کی دکھا عاشق کی تئین کر دے سرشار
کٹ رہی چاہ کے بیٹھے ہین نفرت ہی زمانیسے
ہین تو غمگین ہون اور غمزدہ ہر روز غم کھانیسے

رو نو دکھا نا صنم نئی نئے ناز و ادا انداز و چلن

آنکھہ مین جادو نرگسین چشم سرو قد غنچہ دہن

آج حسن جو دیکھی ترا وہ ہیر کہاں ہیر کی گتی
فنا ہوا عشاق کا دم ہی نگہ تیر برچھی کی انی
عشق و معرفت کھو غم جو جو دکھا دی ہیر خرد نی
رہی عشق مین شیر لو ریہر دم جو کہ گیا نی ہی
بسا ہی دل ہین میری وہ صنم جو میرا جانی ہی

شیرین پھیکی پڑی لیلی کی جان پر آن بنی
چلتی چت گو نیدہی کری راہ مین راہزنی
چھندو دکا بہرا ہوا گہیدے ویسے ہی ٹہنی
پیا ہی ساغر مئی دید و شمس پانی پانی ہی
کہی محفل مین کاشی گر گرد کی مہربانی ہی

شعر

کہین کشمبر ناتھ ہماری سانولیا سی لگی گن
نگہ مین جادو نرگسین چشم سرو قد غنچہ دہن

دیگر

فقیری خدا کو پیاری ہے
بدن پر خاک ہی سوا کسیر
ہاتھ باندہی کہڑی ہین امیر

امیری کون بچاری ہے
فقیرون کی ہی یہی جاگیر
بادشاہ ہو یا ہو وزیر

سدا یہ سیج ہماری ہے
ہی انکا نام سنو درویش
کوئی نہین جانی انکا بھیش

گدا کی خدا سے یاری ہی
کوئی نہین پائی انسی عیش
کیرین گریہ وزاری ہے
فقیری خدا کو پیاری ہی

فقری خدا کو پیاری ہی
خدا سے ملی یہ رہین ہمیش
کبھی چشمون مین خماری ہی

چھٹری شال سی ہین اعلی
چلن ہر چال سی ہے اعلی

چشم ہر تال سے ہین اعلی
زخم جگر پر کاری ہے
فقری خدا کو پیاری ہے

چہنے ہی دال سے ہین اعلی
جو دہی دلیر مرگ گلعذاری ہے

ہی انکا رتبہ بہت بلند
انہین مت برا کہو ہر چند

خدا کی تئین ہوا پسند
ان کی دل پر سواری ہی
فقری خدا کو پیاری ہی

بادشاہی ہی یہہ بنی دو چند
ایسی نہین کہین عیاری ہی

پانوئین پڑا جو ہی چہالا

وہ بہی ہو گیو کیسے ہی اعلی

ہاتھ مین پہوٹا سا پیالا

جام جمشید سے بھی بالا
اگر کوئی ہفت ہزاری ہے
وہ بھی انکا ہی بھکاری ہی
فقیری خدا کو پیاری ہے

مکان لامکان فقیرون کا
نشان بی نشان فقیرون کا
فخر ہے نہان فقیرون کا
خدا ہے ایمان فقیرون کا
طاقت صبر وہ بھاری ہے
موت بھی جن سی ہاری ہی
فقیری خدا کو پیاری ہے

بڑھ گئے بال تو کیا پروا
اوتر گئی کہال تو کیا پروا
اگیا مال تو کیا پروا
ہو گئے کنگال تو کیا پروا
خدا تو جناب باری ہے
کاشی گر گو یادگاری ہی
فقیری خدا کو پیاری ہے

دیگر

تجہہ گلبدن کو دیکھی سے گل گلبدنہ کہاتی گل سارے
بڑی بڑے سردار جہکا دین سر تری سر کی آگے
دل بر سون سی پڑا اثر پتا ہی تجہہ دلبر کے آگے
ذوالفقار ہے زلف تری یا کہ یہ ظلمات ہی
مانگ سی مین مانگتا ہون اک ذرا سی بات ہی
ناز ادا اوٹھائے ناز تیرا سیماب ہوا پارہ پارے

طرح دیکھکر تری وہ طرحطرح دیکھی پیاری
دزدیں خاطر کہڑی درویش تری در کی آگے
حال ہمارا ہوا بیحال تجہہ ستمگر کے آگے
شعر
یہ بھی ہی اختر ہی ہی تیسرا اندہیری رات ہی
جاتی دیہ راہ عدم مین ہمکو دینی ذات ہی
طرح دیکھکر تری وہ طرحطرح دیکھی پیاری

پیشانی ہی آئینہ وہ پیشانی ظہور نظر آیا
چشم سے یہ چشم ہوی جیسے وہ شعلہ نور نظر آیا
ابرو نگاہی تری ابرو طبع شیرا شمشیر سے
ہے وہ سرمہ سور مالی ہی وہ ہر ایک سر سے
کرے تو جس سے آر وہ اپنی سر چلوائی لو سے
جو دیکھین جو من تیرا جوبن مین حیران پہرین

چمن چمن کا وہ جلوہ چمن سی دور نظر آیا
جسکی تجلی سے وہ جلتا کوہ طور نظر آیا
شعر
اور پلک تری بھی پلپل مین مار تیر سے
ہم نہ تلوار مین قاتل تیری تحریر سے
طرح دیکھکر تری وہ طرحطرح دیکھئی پیاری
جان تجہی جو دیکھلین وہ عاشق ہیجان پہرین

جان تری وہ پڑی ہی جسپر کل عاشق قربان پرین ۔ شان آپکی دیکھہ کے پریشان غلمان پھرین

نظر جو دیکھی تری وہ نظر بند ہو کر پھنس جائے ۔ اور دیکھی ناک تری تو دم اوسکا ناک مین آئے

جو دیکھے تل ترا قاتل تو پھر دل اوسکا گھبرائے ۔ اور دیکھے منھ تیرا پھر وہ منھ اپنا کسکو دکھلائے

دیکھہ ترے رخسار فرشتے بھی تو پھر لیں بن خساری ۔ طرح دیکھکر تری وہ طرحطرح دیکھی پیاری

شیرین سخن سن اپکا شیرین سخن سخن تو بھو لگیا ۔ لبکو دیکھہ کے لعل بدخشان اور یمن کو بھولگیا

گلا دیکھہ کے عاشق کا دل گلا دھن کو بھولگیا ۔ شانہ کا وہ نشانہ لگا مین تن کو بھول گیا

اداسے تری کیونکر مین اداہون ای میرے دلبر ۔ ترے رتبہ نی رتبہ کو دیا رتبہ بہت بھتر

وہ بھولے پن سے تو دلکو چھولے تو جلوہ گر ۔ بھلا وہ دیکھے مجھکو کیون بلا دی وہ رخ انور

ترا وہ عالم دیکھہ کے کل عالم اپنا تن من واری ۔ طرح دیکھہ کے تیری وہ طرحطرح دیکھی پیاری

قدکو دیکھہ کے دیا نقد دل نکل گیا سب قدرجان ۔ پیٹ دیکھہ کے پڑگئے لپیٹ مین عاشقی کی اب

تن پر تن من وارکے مین بنہیا پھرتاہون غلام ۔ ڈھب کو تیری دیکھہ ہم دیوانے ہوگئے بیڈھب

تیری اوس ران نے دانا گیا حیران اور تہ و بالا ۔ مین پاؤن کب تیری پاکو سراپا سوا ملے

وہ تلوار بھی جسنے قتل وار دنسے کر ڈالا ۔ ناخن دیکھے تری وہ کیون نہ خونکا بھرلی پیالا

بنارسی نے جان تری نذر کی جب وہ بھری نگار ۔ طرح دیکھکر تری وہ طرحطرح دیکھی پیاری

دیگر

لامکان ہی عاشقونکا نہیں کہین مکان ہی ۔ جہان خدا ہے مستونکا دل سدا وہان ہی

معلوم مجھکو ہو کہ [illegible] جہان سے ہے ۔ واقف ہون اور کہتا ہون وہ یار کہان ہی

ہون ضعیف پر دل میرا بڑا جوان ہے ۔ ناطاقت ہون پر مجھین بڑا توان ہے

جہان فنا ہے میرے لیکھے وہین جہان ہی ۔ جہان خدا ہی مستون کا دل سدا وہان ہی

جہان خموشی ہی وہین پر شور و فغان ہے ۔ جہان سرد ہی نعرہ وہین آتش سوزان ہی

جہان بحر ہے الفت کا بہی وہین سمان ہی ۔ جہان لہر بحر ہے وہین بڑا طوفان ہے

کیا کہون مین کہتی میری ہی زبان ہے
جہان خدا ہی مستونکا سدا وہان ہے

ہون لباس پہنی پر یہہ تن عریان ہی
جہان مسلمین ہین وہین یہہ ہندوستان ہی
بستی کو سمجھتا ہون مین یہ ویران ہی
مسجد مین میری اوس بت کا بنا نشان ہی

عاشق کی آہ ہی تو اک اذان سے
جہان خدا ہی مستونکا سدا وہان ہے

زندہ ہی وہی جو جانسے بہی بیجان ہی
نادان کو بہی مین کہتا ہون وہ انسان ہی
کرتا سپردہ عشق مین جو حیران ہی
یہ عقل ہی میری اور یہہ فہم کہان ہی

کہی بنارسی ہر مصرع میرا قران سے
جہان خدا ہی مستونکا سدا وہان ہی

دیگر

گہر ملی اوسے جو اپنا گہر کہو وی ہے
جو گہر رکہے وہ گھر گھر مین رودی ہی

جو راج تجے وہ مہاراج کرتا ہے
شکہہ تیاگی تو دوا اور کا دکھ ہرتا ہے
اور جان تجی سو کبہی نہین مرتا ہی
دہن تجی تو پہر دولت سے گہر بہرتا ہی

جو پلنگ تجے سو پہولون پر سودی ہی
جو گہر رکہے وہ گھر گھر مین رودی ہی

جو پیروار کو تجے تو پاوے رانی
جو ڈربدہ کو تجے وہی ہو گیانی
اور جہوٹ تجین وہی چہوڑ سدہ ہو بانی
منشا تیاگی تو ملے رہ من بانی

جو سر کو تجے اوسکو سب کچہہ ہو وی ہی
جو گھر رکہے وہ گھر گھر مین رودی ہی

جو کچہہ اچہا نہین کرے وہ اچہا پاوی
نہین مانگے تو پہل پادی جو من بہاوی
اور سواد تجے تو امرت بہوجن پاوی
ہی تیاگی مین تینون لوگ بیدیون گاوی

جو میلا ہو کر رہے وہ دل دہو وی ہے
جو گھر رکھی وہ گھر گھر مین رودی ہی

جو بکشش یاد کو تجی تو سب کو جیتے
کہین دیہی سنگہ ہر نام جنہون نی لیتے
اور کام تجے تو ہوی کامن جیتے
اونکو گو بندہ لنے سب ہم لوگ پر دیتے

اب بنارسی گہر کہو کے بر ہم ٹو دی ہی
جو گھر رکہے وہ گھر گھر مین رودی ہی

دیگر

وہ آپ ہی آپ ہی ایک اور نہین کوئی
وہی برہمابشن مہیشن وہی ہا سکتے
ہمن کسیکی نندا ہے پہلی نہین لگتی

یہ کلغی طرہ وہانسے آئی دوئی
نشچے کر مانو کر دیریم سے بھگتے
ہی سب مین پورا برہم جوتش جگتی

کیون جھوٹ یاد کرکے بدہ کھوئی

یہ کلغی طرہ وہان سے آئی دوئی

مایا مین بستا برہم بر حسم مین مایا
مایا سے سرشٹی کری اور جگت رچایا

ہی چار بید سے اسی طرح سے گایا
مایا کے بیچ مین کلغی طرہ آیا

ہی برہم پھل مایا اوسکے خوشبوئی

یہ کلغی طرہ وہان سے آئی دوئی

وہی الکھہ نرنجن نراکار بتا سے
وہ بڑی دور پر بسے اور سب کی پاسی
کیون نندا کرکے پاپ کی گٹھڑی ڈہوئی

ہی سب سے نیارا سب گھٹ گھٹ باشی
جس جسنے اوسکو لکھا وہی سنیاسی
یہ کلغی طرہ وہان سے آئی دوئی

کوئی انگھڑ چیتر ہنڈا ڈنڈا گاوی
کوئی کلغی طرہ پہنے خیال بناوی
کہی بنارسی یک سو ہم پیاری سوئی

جو پکشس باد کو کری وہ غوطے کھاوی
کہی دیبی سنگہ نہین بھید گیان کا پاوی
یہہ کلغی طرہ وہان سے آئی دوئی

دیگر

یہ کایا ہی کام دہین کر پریم پیت ہمنی پائی
گگن روپ ستک جھلکی مستھک سو متکی ستیکہ کہڑی
ہیری موتی لال اور ہر ایک رتن سنا مین جڑے

سب ہی پدارتھ ہین اوسمین اچھا پہل دینے والی
نہین وہ ماری کسی ہی نہین ہے اونہین لٹری
کرپا اور کروڑا نکی دونون کا نہین چھوٹنہ ٹری

پیر گگن کی ہین ندین جن کہین شبعبیت شتا کہین ٹہلی

سبہی پدارتھ ہین اسمین اچھا پہل دینے والی

نو پادہم کی درگ دونون جیسی روی روشن کا اجیالا
اپار مہما نکا لکھہ اوسمین نتر روپ بھرتی مالا

ہی یا سکا نام نشچے روپی سب پاسی او لا
اپنی کایا کو ہمنے کا دہین کر کے پالا

جھن جوّا اور دو دنت کلیان گھنت ریکھا کالی
سب ہی پیدارتھ ہین اسمین اچھا پھل دینے والی

پرم متو کی ہی پیٹھ اور ادگر بیج کا اور بھلا
چترائی کی چارون تہا تھین مین سمدر سشت سمدودہ ملا
جلمگات ہردہ مین جھلمک پرم جوت کی اجیالی
پرمارت کی پونچ ہل رہی ہی گری ہر ایک کلا
پھر چار روپی چرن چارون مند سب سی ابلا
سب ہی پیدارتھ ہین اسمین اچھا پھل دینے والی

ہمنے دہاروہی دہرج کی اب اپنا ادہار کرا
گیان نسے گرم کیا اسکو پہر جون جامن بیچ دہرا
مکت روت ماکہین پایا ہوئی پوری منشا منوالی
یہان چھان کر دودہ کو ہردے کی ہانڈی مین بھرا
جمادہی کو میٹھا پھل چہندر چاہا پہ نہین رہی ذرا
سب ہی پیدارتھ ہین اسمین اچھا پھل دینے والی

جو مانگے سو ہی پاوی اس ایسی کا یا کام وہین
بنارسی کہے اسے دیکھکر خوشی ہمارے ہوئی نین
سب کی منشا پورن کرتے کوئی کو ہین پہر خالی
بشور روپ ہی جو دیکھی اسکو اسکو ہو وہی چین
رنگ رنگ کی پڑہی پانی اور ربول ہدہر نین
سب ہی پیدارتھ ہین اسمین اچھا پھل دینے والی

دیگر

کہین پن کرو تو بڑا پاپ ہوتا ہے
کہین اگن مین رہکر سیتل تن ہوتا ہے
کہین دکھ مین سکھ مین ہو پران مگن ہوتا ہے
کہین پاپ کیسے پن آپ ہوتا ہے
کہین جل مین بسی کے روپ اگن ہوتا ہے
کہین دان کیسے سے اتہ اشٹ دہن ہوتا ہے

کہین گالی دیسے بہی جاپ ہوتا ہے
کہین پاپ کیسے پن آپ ہوتا ہے

کہین بھولجاوی تو سب بدہیا اوی ہے
کہین یون اہارین ہو کی سب کہاوی ہے
کہین پڑہے تو وہ پھر سب بھولجاوی ہے
کہین بھوگ کیسے ہو جت اندری کہلاوی ہے

کہین اسیس دینے سے بہی شراپ ہوتا ہے
کہین پاپ کیسے سے پن آپ ہوتا ہے

کہین جھوٹ بولکر سچ کہلاتا ہے
کہین گرو سے لڑکر چیلا پھل پاتا ہے
کہین ست بچن کہہ نرک بیچ جاتا ہے
کچھ اوسکا بھید لکھنے مین نہین آتا ہے

کہین بھوگ کرکے بہی ملاپ ہوتا ہے
کہین پاپ کیسے سے پن آپ ہوتا ہے

کہین ڈربل جاکے پربت سے اوٹھائی
کہین دیبی سنگہ سچ ہی ادسکی پیر بوتائی
کہین ات بلوانسے اوٹھی نہ ایکوا سے
ای بنارسی تری گت لکھی نہ جائی
جو ہونا ہی وہ آپ ہی آپ ہوتا ھے
کہین پاپ کیئے سی پُن ہوتا ہے

دیگر

پوری جوہری سنت پر کہتی ہین ہمین منڈلا رتن
ہت کا ہیرا خرید ین جسکا نہین کچہہ مول وزن
بر ہم بازار لگایا گہٹ مین کرپا کر باندہی کس کے
سیلہ نکے جوہری سادہ سنت گر سچا دہن جسکی
گیان کی گٹہری لگی ہیٹ مین ذرا نہین پیچھے کہسکے
کرتے سودا سادہ دیا دوکا نون پر لپکے
لگن کی لڑیان لٹکتین جسمین پکٹ روپ موتی لٹکین
ہتکا ہیرا خرید ین جسکا نہین کچہہ مول وزن
ہتر ائی کے چنی سے آپسمین سکو دکہلاتی
منکا مونگا خرید ین پہر بھگتو لسی ملجاتے
دن پر دن ہو مول سوایا کبہی نہین گہاٹا کہاتی
سانچی جوہری کی آگی سبہی جواہر شرماتی
تپ کر نیکا لیا تامرا پاس مین رکہا کر کی جتن
ہتکا ہیرا خرید ین جسکا نہین نہین کچہہ مول وزن
جس کر نیکا جامہ پہنا گہر سے نکل باہر آئی
بڑی دور پر جاکے کر عقیق حکمت کا لائی
پُن پاپ سے نیاری ہو کر لاکہون پارس بن آئے
فتح نام کی فیروزی ہر بھگتو کے من بہائی
منکا منکا پہرین ہمنین شام شام کر کی سمرن
ہتکا ہیرا خرید ین جسکا نہین کچہہ مول وزن
جنے امید لکو جوہر کیا یہ ہی سچا دانا
وہی ہی جوہری کہ جس نے اپنے دلکو سچا نا
اسی بیچین بیچلے کان ہی ملک ملک کا خزانہ
کہین دیبی سنگہ وہی مالک جسکا کل زمانا
بنارسی نی دیر کہا کیئی لاکہہ وضع کی لگائی لگن
ہتکا ہیرا خرید ین جسکا نہین کچہہ مول وزن

دیگر

شیو گورا کو سب کوئی کہتی یہ دو دا ایک ہی انگ
آدہی سیس پر جٹا اور آدہی لٹکی لٹکائی
آدہی مکہہ بدا نت اور آدہی سیدکی دہن اٹہی
کشن شیو ہم کہتے آردہنگ بھلا
آدہی شیو آدہی بن مالی جی سہلا
کرین ... بن مین بولا چالی جی بہلا

کہین گوراجی سنو لکشمی دیکہو یہ کا روپ | دوہا | ایسا روپ نہین دیکہا تھا سو دیکہو آج سروپ

ادہی سرکٹ آدھے سرگنگ بھلا

ادہی سیس پر چندرا اور ادہی چندر نگا گہورا | اودہر مور چہل اور ادہر ہو چور بے سلا
ادہی مکہہ مانکہین اور ادہی دہتوریکا ہی گور | ادہا انگ شام آدہا ایک گور بھلا
ادہے انگ مین بہشم لگی ادہی لگی سوگند | دوہا | ادہا انگ ہے کر دوہ دنت اور ادہا ہی آنند

ادہے انگ بستر اور ادہا ننگ بھلا

ادہے مکہہ مرلی باجی ادہی مکہہ باجی ناد | نہ ادنکا انت نہ ادنکا ادھ بہلا
ادھے مکہہ امرت اور ادہی ملا ہلکا صواد | دور کرین چہن مین نکہین نکہاد بھلا
ادہے انگ مین سرپ اور ادہی انگ مین بہو کشن ہیم | ادہا انگ ہی کرم رہت اور ادہی انگ مین نیم

ادہا برم چرچ ادہا سربہنگ بھلا

ادہی کمر مین لنگوٹا ادہی کٹ پچھی کسے | دولون انگ ایک انگ مین لسے بہلا
ادہا اسن کرڑ یہ ادہا نندی گنٹر پر سے | یہہ شوبھا دیکہہ میرا من ہان ہنسے بھلا
اردسروپ ہی مہا کال اور ادہا پالن ہار | بنارسی یہہ کہی ہی اونکی مہان الکم اپار

دیکہہ سرنرمنی ہوگئے دگم بھلا

دیگر

بہت دنون پر بچہی ہی جو سرسنل کے کہیل یہ چال کیا ہی | جو ہنکون پا لنسے تو چہوٹین جہکی ٹل و منکی مجال کیا ہی
مین ہون ہیکڑ کہلاڑی ہمیشہ جیتون کبہی نہ ہارون | سیدان ٹہری پوڑ دہلی و دور ہون جو بسیون گبہر کی نرد مارون
پڑین اگرچہ تین کانی تو اپنی دمین یہ بچارون | یہ تین گن مین ہی کی تینین مین الٹی چالکی الگ سے مارون
ہین چار کا تی سو چو تھا پڑی ہی ملا اب ہمکو ملال کیا ہی | جو ہنکون پالنسے تو چہوٹین جہکی ٹل و منکی مجال کیا ہی
ہی اسمین بچہری سو پانچ تت ہین مین الٹی کو تین چال بچار | اور ہنکون جہکڑی کی اون سٹا سٹ لو سنکر پاس جاگ
ہی دانو اٹھارہ سو آٹھ سدہی تو ندہ بونکون رکہو مٹا کی | پڑی اگرچہ یہ چار دنتی تو دسون دوار دیکہو ندل لگا کی

اسٹ سدہ نونده بهی کرزور زور آئین آگے
جب وہ اٹرا بیوان تو کوئی الخدکی دکن لاگی
اور سکل ماہین کانند ہادینے سے لگے باری باری
ہنومان جی خواص بن گئی جھیر دان ہنگلی اگوانی
چھپن کوٹ بیگھ نے ملکر رستہ مین جھیر کا پانی
تینتیس کوٹ فوج سب سنگ مین چلی بوجھہ بنا نیاری
جب وہ پہونچا امرلوکھ پر سب پھر آئی اپنی دھام
یا ہی ٹلی مین کہت جات ہون جیو منگل گنگا کو نام
بنارسی یہ کہی کہی تو اوگی میری باری

جن تیاگی گنگا تیر تن اونکی بھاگ ایسی جاگی
نندی گنٹر ادرگر دو ڈرسنگ گیج بیوان کی نیچے لاگی
مہمان سنوکان دی جیسے نکلی اوسکی اسواری
گنیش جی ڈنکا لی آگی چلے مہایوگی دہیانی
چندر سورج کری روشنی سب دیوتو نکی مہمانی
مہمان سنوکان دی جیسے نکلی اوسکی اسواری
ملاجوت مین جوت روپ ہوئی سری گنگا کو گیا بنام
اور کوئی نہین انت سی مین اوی گواب تری کام
مہمان سنوکان دے جیسے نکلے اوسکی اسواری

دیگر

وہ شان تیری لاثانی نظر آتی ہے
لامکان مین ترا امکان نظر آتا ہے
تو نہان مین راز نہان نظر آتا ہے
تری قدرت سبحانی نظر آتی ہے
اسلام مین تو ہمدم دکھلائی دی ہے
غم مین تو مجھی بی غم دکھلائی دی ہے
نورانی تیری پیشانی نظر آتی ہے
رحمت مین تیری روحانی نظر آتی ہے
شاہون مین تو شہنشاہ نظر آتا ہے
ہر راہ مین تو ہمرا نظر آتا ہے
ہر کار مین تو سرکار نظر آتا ہے

ہر جا پہ صورت جانی نظر آتی ہے
اور جہان مین تو دو جہان نظر آتا ہے
ناتوان مین تو ایک توان نظر آتا ہے
ہر جا پہ صورت جانی نظر آتی ہے
آتم مین ہر دم آتم دکھلائی دی ہے
آدم مین تو ایک دم دکھلائی دی ہے
ہر جا پہ صورت جانی نظر آتی ہے
ہر جا پہ صورت جانی نظر آتی ہے
پروا مین بی پروا نظر آتا ہے
اور شعار مین تو اشعار نظر آتا ہے
اللہ سب مین واللہ نظر آتا ہے

تو یار میں مجھی آیا رنظر آتا ہے
ہاں ہی بنارسی تو ہی یار نظر آتا ہے
مجکو تو شکل ربانی نظر آتا ہے
ہر جا یہ صورت جانی نظر آتی ہے

دیگر

آتش عشق کی بھڑک رہی ہے اسد لگی میخانہ میں
مے محبت پلادی ساقی اُلفت کی پیمانہ مین
یکتائی کا ہو عالم اور وحدت کا ہو رنگ بھرا
تجھہ گل کی خوشبو ہو جسمین وہ شربت تو پلا ذرا
غم کی غذا ہو وہی ساتھہ مین وہ خاصہ ہو پاس دہرا
اور معرفت کا ہو مینا کرامات کا جام بھرا
آفتاب کی ہو روشنی میری دل دیوانہ مین
مے محبت پلادی ساقی اُلفت کی پیمانہ مین
مستانہ کا ہو وہی سرور ہر دم باد صبا دہی چلتی ہو
اور گلابی موسم ہو ہر گل سے مہک نکلتی ہو
بجتی ہین نور رباب وہ کافوری شمع بہی جلتی ہو
اس محفل کو دیکھہ کی ہر محتسب کی چہاتی جلتی ہو
بھڑک اوٹھی شعلہ نور سہلو کے کاشانہ مین
مے محبت پلادی ساقی اُلفت کی پیمانہ مین
پاس ہماری دلبر ہو اور صدائے قلقل ہو
جوش جنون بہی دیکھین ہو قہقہہ بہی ہو شور و غل ہو
شیشہ ساغر صراحی ہو یا گلستان غنچہ گل ہو
ہاتھ مین ہو دلبر کا ہاتھ ہر بات مین ذکر رُل ہو
کباب کی لذت ہو وہی اپنا جگر جلانی مین
مے محبت پلادی ساقی اُلفت کی پیمانہ مین
دیدار تیرا دار الشفا ہی جسے پلا وہ مست ہوا
بدمستوں مین بیٹھہ بیٹھہ کر بنارسی المست ہوا
چاند سا چہرہ دیکھتے ہی تیرا سورج المست ہوا
دستگیر وہ ہوا کہ جس کا تیرے دست مین دست ہوا
کھا خیال توحید مزا ہی عشق معرفت کا ہمین
مے محبت پلادی ساقی اُلفت کی پیمانہ مین

دیگر

وہ نور روشن قمر سے بہتر طبق طبق پر کھلا اُجالا
کیا تاب و طاقت کہ اوسکو دیکھی میرا دلبر ہی سب سے بالا
وہ زلف اوسکی اگرچہ دیکھی تو پیچ کہائی چمن مین سنبل
ہر ایک بل مین ہزار اوسکی چھل بل وہ دام الفت ہی اسکے گالا
وہ گیسو اوسکی تو مشک چین مین گویا گلستان مین سمن گل
یا ہین وہ ابر سیاہ فلک پر یا ہین صبح آیت قران بالکل
پہنسا ہی اوسمین یہ طایر دل عجب پہندا ہی مجبہ ڈالا
کیا تاب و طاقت کہ اوسکو دیکھی میرا دلبر ہی سب سے بالا

ہے نو بوا انمیں وہ پیشانی اور اوسکا ماتھا مہر سے روشن
اور وہ صفائی حسن خدائی ہر ایک جبین و بشر سے روشن
وہ چھین اسکی کہ رنگین غورکی چمکی چمک فلک میں قمر سے روشن
اور وہ سینہ گویا نگینہ ہر ایک آب گہر سے روشن
کیا تاب و طاقت گر اوسکو دیکھے میرا وہ دلبر ہے سب پہ بالا

سنی ہے اوسکی صفت یہ جسنی جبینکا کی ماتھا زمین پہ ڈالا
وہ ابرو دونوں جھکی ہیں ایسی گویا کمان بکیا کو موری
اگر خفا ہو کر اوس صنم نے ذرا بھی اپنی وہ بھوین سکوڑی
اور تیر مژگان چھڑی ہیں جس پر نظر یہ کسپر قہر کی چھوڑی
تو گر پڑیں لاکھوں سر زمیں پر لگے نہ ایک بلبھی سمین پری
کیا تاب و طاقت گر اوسکو دیکھے میرا وہ دلبر ہے سب پہ بالا

یا ہیں وہ تیغ دو دم چمکتی یا خنجر بران ہے نکالا
وہ چشم آہو اگر چہ دیکھی تو آئینہ ہرگز نہو مقابل
وہ خونین بنان وہ ٹیڑھی چتون سے پر جدہر کو کیا ہو حاصل
اور سر جھکا کر کھڑا ہو نرگس اوسکی آنکھ ہو نہ ہو کے مائل
کوئی ہو مردہ کوئی تڑپتا کوئی سسکتا ہو کوئی بسمل
کیا تاب و طاقت گر اوسکو دیکھی میرا وہ دلبر ہے سب پہ بالا

وہ مست پیوے ہی بھری نشہ میں لیئے ہی پیالا
وہ یعنی اسکی الف کی صورت جو دیکھی اوسکو کہی وہ اللہ
بہائی شیرین میں ہے وہ لذت کہ ہونٹ چاٹے ہر ایک شیدا
پھڑک وہ ہونٹوں کی اسقدر ہے کہ دل تڑپتا ہے میرا واللہ
ہیں باتیں بھولی اور وہ ٹھوڑی ایسی بھلی کہیں ہو پیدا
کیا تاب و طاقت گر اوسکو دیکھی میرا وہ دلبر ہے سب پہ بالا

سُنے اگرچہ جو شش کر کی وہ اوسکی باتیں کی پھیر مالا
یہ فقط چہرہ کی صفت ہے جو عقل اپنی میں کچھ یہ چھا یا
کوئی کتاب میں ثنا کی ہاری کسنے سیکھا کسنے گایا
بیان کروں کیا دہن کا اوسکی ہوا تنگ دل نہ بولا چالا
بیان وہ میں نے کیا زبان سے یہ بھید اسکا ذرا نپایا
ہزاروں علما کرد در دن بیانی کوئی انتہا نہ اسکی پایا
کیا تاب و طاقت گر اوسکو دیکھی میرا وہ دلبر ہے سب پہ بالا

کبھی اگرچہ وہ ہنسکے بولی تو چمکیں اسمیں لگے ایسے دندان
یہ صفت سفتی ہی خون سو کہا پکا بیقدر چہا نمیں مرجان
فصل اوسیکا ہوا تو دیکھا بنا رہی نی وہ باری تعالیٰ
جگر گھر کا چھیدی جو دیکھی اور دانت جیسین لعل بدخشان
اور برق ایسی گری تڑپکی کہ ہوش اسکا ہوا پریشان
کیا تاب و طاقت گر اوسکو دیکھی میرا وہ دلبر ہے سب پہ بالا

دیگر

ہے کٹھن عشق کی راہ چاہ مشکل ہے
جب ہوا عشق کا زور اسد ہمین

میر بجان عشق کیا خوب بنایا جی
میر بجان اٹھا دہ آہ کا نالا جی

بنا عشق نہیں پایا کسنے خدا کو پایا جی
لگی ہم کنے آتش کا اثر تا بہ کالا جی

گل بدنیہ ہمنی تیری عشق مین کہائی
میرجان ہوا وہ سب گل لالہ جی
خوب جگر حبیب جلا گیا دلمین اُجیالا جی

سب چہوڑ دیا گہر بار یار کی خاطر
میرجان وہ گل نظرونمین سمایا جی
جبس دن سی پہینسا مین عشق مین جاکر
بنا عشق یار کیسنے خدا کو پایا جی

ہم عشق مین جوگی ہو کر اور بن بن پہری
ہر طرح سے مجکو عالم نی سمجہایا
میرجان خوب سی گردش کہائی جی
میرجان بات نہین کسیکی بہائی جی
کیا جانی کیا دماغمین خوشبو سمائی جی
وہی کیا دسنے میری وجود مین آئی جی

عاشقمین چین و آرام نہین ہوتا ہی
پر بنا عشق اشفاق ہرا نام نہین ہوتا ہی

عاشق صادق منصور ہوا مردانہ
کتنی اسمین حیران ہیں پہر صحرا مین
میرجان ماری سولی پہ للکاری جی
میرجان گئی گئی جی سہی ماری جی
بہت کہٹہن ہی راہ عشق چلین کیونکر دیندار جی
عشق مین جو کہپ گئی ہوئی وہ خدا کو پیاری جی

لیلی مجنون کیا شیرین کیا فرہاد
میرجان وہ سب نی مزا اوٹھایا جی
ہو گئی عشق مین لاکہون گہر برباد
بنا عشق نہین یار کیسنی خدا کو پایا جی

ہمنے بہی عشقمین خوب ہی لطف اوٹہایا
ہی اب تو نشہ کا زور چڑہا آنکہونمین
میرجان اسمین بڑا کسالا جی
میرجان پیا وہ عشق کا پیالا جی
کہین خاک پر پڑی کہین لوٹی ہی مرجہالا جی
ہی وحدتین مین رہتا ہون ہر دم متوالا جی

چشمونمین میری خمار رہا کرتا ہی
میرجان جانان نی جام پلایا جی
ہر وقت نشہ سرشار رہا کرتا ہی
بنا عشق نہین یار کیسنے خدا کو پایا جی

آسان نہین ہی عشق بڑی محنت ہی
اس عشق کو جو کوئی پرانا باشو کہتی
میرجان پڑا ہم عشق کی پہندی جی
میرجان ہو وہ مست کی منڈی جی
کہین دیکہی جگہ عاشق ترین خدا کی بندی جی
عشق معرفت کہو خیال مست تا گیندی جی

میرسیار ہی کہہ کے سخن للکارا
میرجان حق نی یہہ فرمایا جی
میرجان عشق میری من بہایا جی
دل عشق مین اپنا کر دیا پارا پارا
بنا عشق نہین یار کیسنے خدا کو پایا جی
بنا عشق نہین یار کیسنے خدا کو پایا جی

دیگر

وہ جہلک تیری فلک ملک مین پائی
میرجان مہر تک بہی شرمایا جی
نہین دیکہا ئی دیتا ہی نظرونمین سمایا جی

کیا غضب ہی تری شان جان من قمر تا
پہر نور وہ ظہور حور سے بہتر

میرجان ٹہاکر دلمین اپنی جی
میرجان مجہی آتی وہ شپنے جی

سبہی کام دل چہوڑ گیے اب تجہکو جیتی جی
تجہی خواب مین دکہہ گئی ہم تکو بیتی جی

کچہہ د

کچہہ دنون تلک تب کیا کئے بہتیرا
میرجان ملک در ملک پہرایا جی

پر دہان تجہکا نا نہین لگا نہین تیرا
نہین دکہائی دیتا ہی نظر دلمین سمایا جی

ہمدم تیرا غم الم رہا کرتا ہے
دشوار یار دیدار تیرا ہر بار

میرجان ہوا دل پای آرپار ری جی
میرجان ملی نہین سدا لنظار ری جی

تیر عشق مین میرا مجہی اب کو بچی ہماری جی
آہ بڑا افسوس کہ تیرا ظلم اشاری جی

کیا قصور میرا ہے تو مجہی تبلا دی
میرجان میرا اب دم گہیرا یا جی

اک نظر رحم کی ذرا ہمین دکہلا دے
نہین دکہائی دیتا ہی نظر دلمین سمایا جی

ہای عجب جاہ کی آہ ذرا نہین بجہتی
حیران دیران صحرا مین بہت پہرتے ہین

میرجان راہ جو عشق کی آتی جی
میرجان پاس غیر دکہے جاتی جی

کہان طرحکے رنج والم اور ظلم اٹہای جی
انہین نہین تو ملی کوئی گہر بیٹہی جی

ہر دم پر دم رہ رہ کی گہبراتا ہے
میرجان عشق نے خوب ستایا جی

واللہ تیرا غم مجہی روز کہاتا ہے
نہین دکہائی دیتا ہی نظر دلمین سمایا جی

ہی قہر عشق کی لہر زہر نہین اُترے
اک آن مین تری آن آن ملتی ہی

میرجان ٹہری اسمین یہ پری جی
میرجان تجہی جانی منشوری جی

وہ عاشق نہین ملے تجہی جو رہین ادہو رجی
نہین [illegible] سنگہ بیت میرا دل تو کہو رجی

کہی بنا رہی مین بہت ہوا حیران
میرجان تجہے اسی دلمین پایا جی

پر اور نہ دیکہا کہین تیرا سکان
نہین دیکہائی دیتا ہی نظر دلمین سمایا جی

دیگر

ای دل تو اب لگ گیا تو کیون گہبرایا
یہ دل نے مجہسے کہا کہ مین ہون عاشق
کوئی لگادی تیر سے سر تو اٹہون انکا خاطر

میرجان صبر کر ملے گا تیرا یار
میرجان غم نہین صبر ہو وی ہے
میرجان ٹہو ان مین اپنی ہمدم سے

جسکی جہلک ہی فلک تلک اور خلق گلزار
بیتاب ہوا سیماب سی زیادہ ظالم کی غم سے
بیچین ہوا اسقدر میرا دم گہبرایا دم ہی

جلدی سی کوئی مجہسے وہان تک پہنچا دی
اک نظر رحم کی ذرا ہمین دکہلا دے

کوٹن روپ ہری کی ہین اور کوٹن نام ہری کی ہین
کوٹن کرم ہری کی ہین اور کوٹن دھام ہری کی ہین
کوٹن ہری کی بید ہین کوٹن ہری کی منتر
کوٹن ہری کی شاستر ہین کوٹن ہری کی منتر
کوٹن کوٹ کہہ دین ہری کوٹن کی مہیں تراش کرین

کوٹن کرم ہری کی ہین اور کوٹن کام ہری کے ہین
کوٹن شوہر ہری کی ہین اور کوٹن بام ہری کی ہین
کوٹن ہری کی پوجا ہین کوٹن ہری کی جنتر
کوٹن ہری کی انتر ہین کوٹن ہری کی نر انتر
اوت کرین چندر کوٹن اور کوٹن تم کا ناش کرین

کوٹن اندر ہری کی ہین اور کوٹن راج ہری کی ہین
کوٹن بابا ہری کی ہین کوٹن سماج ہری کی ہین
کوٹن ہری کی گنج ہین اور کوٹن گہری تر نگ
کوٹن ہری کی الکھہ ہین کوٹن ہری کی رنگ
کوٹن ہری بیکنٹھہ کرین جاہی کوٹن کیلاس کرین

کوٹن مستر ہری کی ہین کوٹن مہاراج ہری کی ہین
کوٹن ہین گندھرب ہری کی کوٹن سماج ہری کی ہین
کوٹن ہری کی رتھہ ہین اور کوٹن ہین ہری کی سنگ
کوٹن ہری کی لہر ہین کوٹن انہین تر نگ
اوت کرین چندر کوٹن اور کوٹن تم کا ناش کرین

کوٹن ہین گوپکا ہری کی اور کوٹن گوال ہری کی ہین
کوٹن رتن ہری کی ہین اور کوٹن گوال ہری کی ہین
کوٹن ہری کی دیت ہین کوٹن ہین دیوتے
کوٹن ہری کی ناد ہین کوٹن ہین کہیوتے
دینی سنگھہ کہین بنارسی کی کہت ہین جو الواس کرین

کوٹن دہین ہری کی ہین اور کوٹن گوپال ہری کی ہین
کوٹن سندہ ہری کی ہین اور کوتال ہری کی ہین
کوٹن ہری کی چرکون ہین کر سے سیوتے
کوٹن ہری کی نام کوٹن ہین مکھہ سے سیوتے
اوت کرین چندر کوٹن اور کوٹن تم کا ناش کرین

دیگر

ایک درخت ہے ایسا جسکے شاخ شاخ میں نیارے پھل
کسی شاخ مین لگی ہوی شہتوت کہیں سپاری
کہین لگے انجیر کی ہورہی انگور کہین جیت نیاری
کوئی ڈالمیں انناس امرود کی ہورہی تیاری
کہین پھل رہی آم آلو کی کہین لٹکے ہین کٹھل

کسی شاخ مین لگی ہین سیو کسی ہین سنبتا پھل
کسی جگہ پر گرین رنگتری شریفے سرداری
کسی شاخ مین لگی انار بڑی بھاری بھاری
کسی جگہ پر لگے اخروٹ اور آڑو سرکاری
کسی شاخ مین لگی ہین سیو کسی ہین سنبتا پھل

کسی شاخیں لگی آلوچی کہیں پر آلو بخاری
کوئی ڈال میں لگی ہوئی بادام جھلی ہے پیاری
گلاب پھل پھل رہی کہیں پر گولہ پھل رہی ہے بجاری
کہیں گوندنی لگی ہے کہیں پر چھوم جھومی گلگل

کہیں پہ پیوره کہیں پہ پنو کہیں ناسپاتی کی بہار
کسی شاخ میں میٹھا پھل رہا کہیں پہ پستا بنا شمار
کھرنی کھٹا پھلا کہیں کہیں کھجور پھل رہی ہے جھوکی وار
کہیں فالسے پھلیں اور پھولیں کہیں پھل رہی ہے ہر گل

کہیں چرونجی کہیں پہ چکوتره لٹکے بالا
کیلہ کمرک کرندہ کشمش جسنے رنگ نکالا
لونگ الائچی پھل ڈال میں نریل تو نمبر والا
اٹھاره بھار بنا ہے پیتی او سدرخت میں پھلے کنول

ساری سرشٹ ہی بر کشمیں اور پھل رہی سب میوے
اگم اپار دریا ہے اسمیں جو کہ نادست سی کھیوے
بنا رہی ایک انت میں اُس درخت کو سیوا میوے
پھولے پھلے اور لادی بھر ارہے لندن اجل

ہی بیدانا کہیں پر بیر پھلے نیاری نیارے
ٹنک جھکیں اسی بوٹے میں جیسے ستارے
ہے دیکھا ایک ہی درخت اوسمیں پھل ساری
کسی شاخیں لگی ہیں سیو کسیمیں سیتاپھل

کہیں نارنگی لگی کہیں نیچو پھل کی لگی قطار
کہیں چلغوزہ اور جامن جمیری کرریں سنگار
کہیں خوبانی لٹکتی جسکا نہیں کچھ وار پار
کسی شاخیں لگی ہیں سیو کسی میں سیتاپھل

کہیں منقہ اور میٹھا پھلا ہوا ڈالی ڈالا
گوشہ بگو اور زرد آلو نے جادو ڈالا
کیا درخت ہی کہ جس میں ہر ایک وضع کا گل لالہ
کسی شاخیں لگی ہیں سیو اور کسی میں سیتاپھل

بھگت جگت میں اسکی بیچیں جو چاہی لیوے
بھوساگر سے پار ہو جاوی تو وہ درشن دیوی
کیا طاقت ہی کوئی گر ذرا بھید بتلا دیوے
کسی شاخ میں لگی ہیں سیو اور کسی میں سیتاپھل

دیکھ

پریم میں پریما میں کشش میں شیو شنکر
گھٹ میں جھنجھم میں جا لکت میں ہیں ہنسو ہیں
بھولی پنچیں کھیل کھیل میں جنجھنی جھنشیں نندلن
لگن میں پریم میں پریم میں بیاری بیاری سو لہ گچھیں

شیو شنکر میں شکت شکت میں سرشٹ میں اسکا گھر
ہنسو ہیں من موہنی موہنی ہیں تب میں بھولا ہیں
نند نندن رادھے رادھی میں سکھیاں سکھیوں میں لگن
پچھمن میں سو کہا سو بھا میں آپ و پدمیں جنند پرنا

چندر بدنمیں شام میں شاما شامامیں سندر
سندر میں وہ ٹھمک میں کرشن دامودر

دامودر میں دیا دیا میں دہرم دہرم ہی سوہت
سوہت میں سکھ اور سکھ میں سمیت سمیت میں ہے سارا جگت
جگت میں تھل اور تھل میں پرتھوی پرتھوی میں اکاش رہت
اکاشم میں ہے پون پونمیں اگن اگنمیں پانچوں تت
تت میں ترنگو ترنگ میں تین لوک لوکومیں ست
ست میں بہار اسار امیں لبو لبسومیں رچنا رچنامیں ہیں بھگت

بھگت میں بھاؤ بھاؤ میں سادہو سادہو کی منمیں ایشور
ایشور میں رچنا رچنا میں رہت رہت میں رہی امر

امر میں آدہ آدہ میں آتم آتم میں ہے آتم گیان
گیان میں گوبند گوبند میں گردہر گردہر میں ہے بھگوان
بھگوان میں نرگنڈ نرگنڈ میں سرگنڈ میں ہے دہیان
دہیان دہیان میں یوگ یوگ میں یوگی یوگی کی منمیں نگہیان
نگہیان چیتن اور چیتن میں ہے گیا پران
پران میں جیو جیو میں تپ تپ میں جپ جپ میں ہے یگ اور دان

دان میں مان مان میں اور اور میں ہی ہری اور ہر
ہر میں اور ما او ما میں لچھمی ہے سر لچھمی میں چراچر

چراچر میں بیج بیج میں برکش برکش سے ہرا جل
جل میں شاخ شاخمیں ترتر میں بہشت بہشت میں پھل
پھل میں رس اور رس میں امرت امرتمیں ہے صواد اٹل
اٹل میں الکھ الکھ میں مایا مایا میں وہ ہے نرمل
نرمل میں ہی شدہ شدہ میں بدہ بدہ میں ہی اجل
اجل میں اپما اپما میں شانت شانت میں ہے بل

بل میں بیر بیر میں جودہا جودہا میں ہی زور آور
زور آور میں جدہ جدہ میں سنار سی کہی پرمیشور

دیگر

ہر اک ڈہونڈتی ہیں جنگل میں دوا رساین کے بوٹی
نارائن میں سر جیون اب وہ بوٹی ہمنی لوٹی
کوئی ڈہونڈہتا اوس بوٹی کو جسمیں پارا اترت ہے سرے
کوئی کہو چھپا چھرتیکو جو کوئی تن کا پاکا دکھ ہری
بہت لوگ کہو دین پھر تو ہی کوکشش کاٹہتی ہری ہرے
اونکو ہی ابر جم کاٹیکا کہی شبدہ یہ کہری کہری
ہری ہری ہی بوٹی جل میں ہری نام ہی سب سے پیری
اوس بوٹی کو جسنے پایا وہ ہو ساگر بیچ تری

رام رساین پائی ہمنی اور رساین سب چہوٹی
نارائن میں سر جیون اب وہ بوٹی ہمنی لوٹی
کوئی کہی شنگرف مارین اور کاڑہین گندک کا تیل
کوئی ڈہونڈہتے جڑی بوٹی کوئی دیکہتی [illegible] بیل
ہمنے سبکو دیکہا یارو ہیں سب چہوٹی کہیل
امر نام ہی دکہت نرنجن اسکو اپنی من میں میل

من کو مار کی بنا لے کشتہ جو گذری وہ دل پر جھیل
تن کو سودہ کی شدہ کر دم تم تجھو جھوٹھہ اور تجھو جھیل

بہت گھونٹی کھرل میں دو ہاتھوں نیکا یا کوئی
ناراین ٹیر میں سر جیون اب وہ بوٹی ہمنی لوٹی

کوئی مارتی ابرق تانبا کوئی پھونکتی ہیں ہرتال
کوئی کہی ہم سونا ماریں اور کریں ہیں پیسہ کو لال
کوئی کہی ہم چاندی ماریں جسمیں ہو یکپیہ ہیں اور مال

ہمنے اپنی من کو مارا اٹھی ہیں گوبند گوپال
ٹھگ ٹھگ کے نوٹیں دنیا کو انکو اک دن بھیگیگا کال
ان کرمونکو جو کوئی کرتا اونکا ہوتا بُرا احوال

جو کہ شخص پھونکھیں دہاتوں کو اونکی ہے یہ کی پھوٹی
ناراین ٹیر میں سر جیون اب وہ بوٹی ہمنی لوٹی

کوئی کہی ہم قلعی ماریں جسمیں ہووے پشت شریر
سادہو کا نہیں دہرم جو کہ ماریں دہاتونکو کری تدبیر
خاکسار کی زبان سایں میں ہی ہر ایک تاثیر

گھر کو پھونک کی تباہ کیا اور امیر سی ہو گئی فقیر
کہی دیتی سنگہ ہری ہری کہو چیہا ہیگی اکسیر
زبان سے وہ مردے کو جلاویں بانسی دیدا لین جاگیر

نار سہی کہی ا جو جگ میں ہر کے نام کی پی گھونٹی
ناراین ٹیر میں سر جیون اب وہ بوٹی ہمنی لوٹی

دیگر

کانھائی لٹ لٹکا کی لٹکا لٹکا نیا نکالا

سیر مکٹ شن کے الکہیں الکہہ کسی سے سیس چین دہر
کالی کالی لٹ کلا کر چیت ہر مکت دہر فی دہر

گن کنٹھا دیکہکر کہٹ لنشاتی جلکہت کہت دہیر
رسنا سمہت سے رتٹ رتٹ دن رات ٹھکٹ دہر دہیر

کر سہی کہکی چٹکا لے | ناگن دیکہہ ٹھہرا ئے | کالی نے سنگ کھائے

لیکھنے لیکھنا لکہت الکہہ جد وکہت کرشنکی آلا
درگہہ چنچل چیتر بر کی نیتر لاگت کہنچن تے نیکی
گٹر گٹی کلیجے آئی وہائی کی چیندر کرن تی نیکی

کانھائی لٹ لٹکا کے لٹکا لٹکا نیا نکالا
کیرین ٹھہر لکیرین لال لگت کاری انجن تے نیکی
رس ساگرات سرشش ہرن چیت لگت ہر سرتے نیکی

سر چلیت نین سے لیلی | حد لٹرت ڈر گن سی دیکھے | ہری چلت کیسے سیکھے

کسں کت ہردی دن رین نین تے جیں کلیجہ پیالا
انند کی گہٹ دس کلادنت نی ہیرے لعل لجائی

کانھائی لٹ لٹکا کے لٹکا لٹکا نیا نکالا
درشن کارن کھٹ درشن اس تیاگ تیاگ کی آئی

ات اتم چھب الکھین گسمندر سیام گھٹا سی درسین — جب کرشن کرے اشنان تو موتی جھوم جھوم کے برسین
وہ گھونگروالی کیس چہالی جیون دیس ایسے غنبر سے — سنت کر کر کی تھکین سیس اور مہاکوی ترسی
جو اس پد کو کوی گاوی — وہ جگت گت سب پاوی
کہی بنارسی ہیج رام کرشن گوبند اور سری گوپالا — سری گردہرنی لٹکالی لٹکالی انن پر آلا

دیگر

جو کہتا ہم کرتے وہ دکھ بھرتا ہے — جو کرتا جگ کے کار وہی کرتا ہے
جو کہتا ہمنے بید پڑھے ہین چاری — اوسکو ہر کہتے اسکی ہت ہی ماری
کوی کہتا ہم چھتری ہین ہم ہر ہم چاری — سب اہنکار مین پھنسے ہوے نر ناری
جو ہم بدی کو تجے کرے وہ ترتا ری — جو کرتا جگ کے کار وہی کرتا ہے
جو کہتا ہمتو نت ندان کرے ہین — اوسکا پرمیشر نہین مان کرتے ہین
جو دیکے بست دہن من گمان کرتی ہین — وہ سرگ چھوڑ پھر نرگ پان کرتی ہین
جو کرتا ہے سو وہی بھرتا ہے — جو کرتا جگ کے کار وہی کرتا ہے
جو کہتا ہم ہین بڑے کبیر گیانی — اوسکو ہر کہتے اس کی ہتھیا بانی
کوی کہتا ہم ہین بڑے بیر بلوانی — اوسکو ہم کہتے یہ تو ہے دہقانی
کوی بنکر بیٹھا راجا اور کوی رانی — اس پر تھوہی پر ہین بڑی بڑی ابہانی
اس اہنکار سے اپنا دل ڈرتا ہے — جو کرتا جگ کے کار وہی کرتا ہے
جو کہتا مینے بڑا جنگ جیتا ہے — وہ مرتا ہے پھر کبھی نہین جلتا ہے
جس جس نے یارو اہنکار کیتا ہے — وہ دو لوکون مین دینا ہمنے ہو جیتا ہے
جو ستپل پوجا کرے وہ ترتا ہے — جو کرتا جگ کے کار وہی کرتا ہے
جو اہنکار تج ہر کام میان کرتے ہین — اوسکا سوامی پھر پرمان کرتے ہین
اب دیبی سنگھ دل پھٹا ہوا سیتا ہے — جو کرم کیا ہر کے ارپن ڈیتا ہے

ایسی ہماری ہر بھگت نہین مرتا ہے
جو کرتا جگت کی کار وہی کرتا ہے

دیگر

گرد یا دا اس کی کشٹ ہر دگرد ہاری
سب سنکٹ میری دور کرادب سوامی
اپنے اب مجھے حضور کرداب سوامی
یہہ کام تو میرا ضرور کرداب سوامی

گرد نٹرانده کرونٹراکرومین شرن تھاری
ردہ سدرہ ہے مجھی بھرپور کرداب سوامی
جبر نٹرون کی مجھے دہور کرداب سوامی
بھگتون مین مشہور کرداب سوامی

ہونر بھبولور نٹر بر مجھ سے آپ اوتاری
گرد نٹرانده کرونٹراکرومین شرن تھاری

سب سنتون کو اپنے تمنے مارا ہے
پرہلاد کی خاطر نر سنگھ روپ دہارا ہی
مجکو تو نام سری نارائنٹر پیارا ہے

گراہ سے جال جگ کو تمھین نی ابھارا ہی
نکہ سے ناہی کو چیراسر سمارا ہے
پر بھو تر سے بن کوئی اب نہ ہمارا ہی

کیون میری واسطے کری دیر بنواری
گرد نٹرانده کرونٹراکرومین شرن تھاری

پانچون پنڈا کا سنگ کیا ہی تمنے
کالی کو ناتھ کی تنگ کیا ہی تمنے
ہر ایک راچھس کو دنگ کیا ہی تمنے

برج مین سکھیون سے رنگ کیا ہی تمنے
کنیا سے جای پھر جنگ کیا ہی تمنے
سب اسرون کو جو زنگ کیا ہی تمنے

اب میری پانچ بھوتون کو مارو مراری
گرد نٹرانده کرونٹراکرومین شرن تھاری

سب قصور میرا معاف آپ اب کیجے
یہہ عمر سدا دن رات ہر گھڑی لیجے
اک عرض مجھ غریب کی سن لیجے

سر چرنون مین میرا اب دہر لیجے
کر مہر پر بھو کرپا بھگت بہن اپنی دیجے
دل بھگت مین تمری سدا ہمارا بھیجے

ہری ہر لوتن کی پیر ہوا دکھ بھاری
گرد نٹرانده کرونٹراکرومین شرن بھاری

تم جو چاہے سو کرو آپ بہدر آئی
ہی ست ست سانچی تری پر بھو تائی

رائی سے گڑکرد یتے گر سی رائی
نر گہا د سے جس نی تمسے لو لائی

ہہی ویہی سنگہ جن تمری مہمان گائے
کہیے بنارسی اب راکھولاج ہماری

وہ بھوساگر کے پار اُتر گیا بھائی
کروشٹرانندہ کرشٹراکرو ہین شرن تمھاری

دیگر

آج بدہ کی کرو شیاری
سری گنگا جی تم سے

ہین پاپی تم تار تمھاری ہی پاپ بہت ہم سے

میراپاپ ہی پہاڑ کی سم سمر کرن ہین سر پڑا
رن مین لڑی تہی ہنہین کہیومیراپاپ نہ ہہ سرپڑا
دیکہون مین اب آنکہی کیسو ہنگو تم راشیر ٹڑا
تم تو ہی کہت ہو مکہ سے میرا ربکا تیر بڑا

دیکہون اون کو پرشوارت جو لٹرنی ای گے مرتم سے
ہین پاپی تم تار تمھاری ہی پاپ بہت ہم سے

جیسے جنم ہوا پرتہی پر کبہی نہ ہر کا نام لیو
ہرا بہت دہن ٹھک ٹھک کی ہنہین ہاتھو لینی لیکہ ادہم
سیوا کی ہنہین مات پتا کی ساد ہو کا ہنہین کام کیو
کیہو بہت بھاک پان نہ امرت کو ہی اک جام پیو

کیسے بچون کال سے مین ایکون چہوٹے ہی ہو تم سے
ہین پاپی تم تار تمھاری ہی پاپ بہت ہم سے

بید پران بکھانت لنسدن اُدہم پاپیونکو تارا
سنی بات یہ ہمر لنسے مینی کیا پاپ اپرم بارا
کیا بھت سنکرام کا لیسے اور جم دولیون کو مارا
کہر ہون اور بھبت کہی اکہہ دیکہون کیسی ہو نستارا

ابتو یہی لڑائی ٹھانی ہی گنگا جی مین نی تم سے
ہین پاپی تم تار تمھاری ہی پاپ بہت ہم سے

آئی ہین جب جمدوت لینی کو ٹری بڑی جو دہا بھاری
تمری گنگا ہین پشت لئی اور جم کی دوت ستر ہاری
تب تم مو ہی بچاؤ تو مین جی ہو تمری بلہاری
اسکا اوتر دیو کے سدہیا کس بدہ جم کی ہاری

کہو تجہی سمجہائی کی جہٹ پٹ چہوٹ جاؤ مین اسہر گرم سے
ہین پاپی تم تار تمھاری ہی پاپ بہت ہم سے

پہر گنگا جی بولین میری ایک نشٹ نکا اسکبان
ایک بند گنگا جل سی ملجائی پاپ ہی ہنہین نشان
بہاگ ہین سب جمدوت بلاوین تم کو بہیج کر دیوان
کئی پاپ ویہی سنگہ نی وہ پاپ ہی ہوگئی بن سمان

بارم بار یہ کہت جات ہون کیون بناسی تم ہمسے
ہین پاپی تم تار تمھاری ہی پاپ بہت ہم سے

اور سکل دیو تو لنسے پہل جو مانگوگے تو پاؤگے
بن مانگی دہین گنگا جو اک بار تم نہاؤگے

شوجی کی جو کر و تپسیا من مین دہیان لگاؤ گی
بیل تیر اور اگہہ دہتورا مندر مین لیجاؤ گے
وہ کہین کچہہ مانگو تب تم دلستی تاک کی لاؤ گے

اور ہری گنگا کا جل جب اونکی سیس چڑہاؤ گی
تب وہ ہوینگی ہین پرس جب دونو نگان لگاؤ گی
بن مانگی دہین گنگا جو اک بار تم نہاؤ گے

ٹھاکر دواری جا بیجای جب بشنو کو سین جہکاؤ گی
دہوپ دیپ نیو دید لگا کر اور بشن بید گاؤ گے
وہ کہے کچہہ ہمسے تو تب تم گر کو بہلاؤ گے

تیر لشپ سے پو جنکر کے مالا کو پہناؤ گے
تب وہ ریہہ بینگے تم سی جب اونکو ہیجن بیناؤ گے
بن مانگی دہین گنگا جو اکبار تم نہاؤ گے

برمہاجی کا سمرن کر کر لاکھون برس بتاؤ گی
یہہ کایا یچن تن اپنا اسکو خوب سکہاؤ گے
وہ کہین کچہہ مانگو تب تم مانگو گے شرماؤ گے

گند مول پہل کہای کہای بہت کشٹ اٹہاؤ گی
تب وہ دیوینگے درشن پاؤ گی پہل جو چاہو گے
بن مانگی دہین گنگا جو اکبار تم نہاؤ گے

گر ہو پرتہوی پر کما اور چارون دہام پہراؤ گے
اور دوار کامین جہاپے کہا کہا کی بدن جلاؤ گی
وہان تو تم آپ ہی منگہیون مانگن مین بہت پچتاؤ گی

جگنا تہہ اور الیشور مین جا کی پائو تہکاؤ گے
جی ہون بدری کنار تب تم کیونکر ست بچاؤ گی
بن مانگی دہین گنگا جو اکبار تم نہاؤ گے

اور کہین جو پاپ کرم کر ہو تو پاپ اوٹہاؤ گے
لات لگاؤ کو د پہاندو بہت ہی دہوم مچاؤ گے
بنارسی کہین انت مین مکتی آپ ہی تم پاؤ گے

اور گنگا جیمین دیکہہ ہی ہے وہو تو ہی نہین پچتاؤ گی
تو ہی ماتا پرسن ہوئی ہین اونکی تیر کہاؤ گے
بن مانگی دہین گنگا جو اکبار تم نہاؤ گے

دیگر

جو چاہے سو کری پر پہر او سکی گت لکہی نجای
کتنے ہین مرگئے تو اونکو ہین دیا جلاے
لکہا چڑہے پہاڑ کے اوپر ین پور کہہ ہی دہاری
سیت مندر کی سمندر مین پر تیرو ی تراے
مورکہہ چاتر کو دیتا اک پلمین ہبید بڑہائی

کرم کے لکہے کو دے ہٹاے جی
کال کو دیکہو کال ہے کہاے جی
ایک ترن مین تری لو کہہ سماے جی
کرم کے لکہے کو دے ہٹاے جی
جسکے وہ سدا جو بکہہ کو کہاے جی

مین دہوپ مین گمن رہی نہین پایکا اونسی سہای
لوہا کنچن بنے جو اوسکو پارس دیو چہوای
بارہ واہوی سہاگن بانجین بہیر کو گری سہای
بہوکا بہوجن نہین کری اپنے پیٹ بہر اسب کہای
بہر نکلے کیڑیکو اپنی سیتا آپ بنائی
مارکنڈی جی بارہ برسکے آئی عمر لکہائی
سو لوہوگئی پیر نجیون سب ست کہونکائی
بنارسی کہی ترسی پرانی ناراین ہو جائی

کہو کوئی اوسکی ارتہہ لگائے جی
کرم کے لکہے کو دی مٹائی جی
آگ کو پانی دے جلائے جی
شیر کو بہیڑی دی بہگائے جی
کرم کے لکہے کو دے مٹائے جی
لکہی بدنامی بہت جنلائے جی
پربہو کے لکہی کو دی مٹائے جی
کرم کے لکہی کو دی ہٹائی جی

دیگر

گوالن سے کرشن جی کہین بدہ ہر بولی مین
کہین دو بچن تم کہاتسے گٹہڑی پائی
یہ سنت بچن تب تو گوالن مسکائی
مت بولو ایسا بچن میری ٹہولی مین
پہر کہین کرشن ہمکو تم تنک دکہاؤ
یون کہی گوالنی ہٹو اودہر کو جاؤ
پہر کہین کرشن اپنی بتیان بہولی مین
اوسوقت مکر کرشن نے ایسی موہنی ڈالی
سب کہولگی انگیان اوسکی دیکہی بہالی
ہنت ایسی لیلا کرین کان ہو لی مین
ہنی یہی اچہا گوالن کی کرشن ملجا دین
کہین دیہی سنگہ جو کرشنکے اسست گادین

یہہ کہا چورای جات ہو تم چولی مین
اسمین ہو ہی مانگ ہوتی دین دکہلائی
اور لگی گالیان دینی بہت رسائی
یہہ کہا چوراسے جات ہو تم چولی مین
جو چوری نہین کی تو کیون شرماؤ
مت کرو ہنسی بات نہ ہو نہہ بچاؤ
یہہ کہا چورسے جات ہو تم چولی مین
گوالن مدمین بہی چور نہ بولے چالی
دولون پکہہ لینے پکڑ ہنسے بنمالی
یہہ کہا چوراسے جات ہو تم چولی مین
اور پکڑ کے بہیان ہوئی کو گلی لگا دین
وہ جی تے جی ہی جیون مکت کو پادین

ہکہی بنارسی کہا ہے اگیا یو لی مین
یہہ کہا چورا ہے جات ہو تم چولی مین

دیگر

ہی اوپر کوا اور نیچے جسکے دوڑ سے
ڈوری کی اوپر گہرنی چکر کہاوے
جبتک وہ ڈوری کوئی مین آوی جاوی
اوس کوے کی اوپر کہڑی ہزارون گوری
منڈ بند کوئی کارے اور پانی در سے
جب پنہارن کچھ کام نراکیے گہر سے
وہ نت اوٹھ گاگہر بہری ہی رہی کوری
جب اولٹا ڈول وہ جاوی تو پانی آوی
ہی کا ہے وہ ڈول اور کون بناوے
اوس کوئی کے اوپر نہین چلی برجوری
اوس کوئی پر گنگا جمنا سرسوتی سے
نوناتھ چوراسی سدہ اور بال جتی سے
ہی راہ وہانکی بہت ہی سانکر گہوری
لاکہون پنہارن ایک ہی وہان پنہارا
جسنی پایا وہ نیر تو جنم سدہارا
وہ دکہاوی اوسی مین جسکا بیتہہ اکہوری

پانی بہرتے پنہارن چوراچوری
رہ مدہر دہن بولی ہوی سہاوی
تب تلک کوا وہ نہین سو کہنے پاوی
پانی بہرتے پنہارن چوراچوری
وہ دیکہے جسکے ڈور لگی رہی ہر سے
تب امرت جل کو پیکے چہوٹ سب درسے
پانی بہرتے پنہارن چوراچوری
پہر سینچے اپنا باغ امر پہل پاوے
جو پورا جوگی ہو تو موہی بتاوے
پانی بہرتے پنہارن چوراچوری
اور دہادیوا اپنا کشتی پار دتی سے
نانا پرکار کی اوسمین بیل پتی سے
پانی بہرتے پنہارن چوراچوری
اوسی پنہاری نی سبکو بہردی دہارا
کہی بنارسی اوسکی گت اپرم پارا
پانی بہرتے پنہارن چوراچوری

دیگر

قسمت سے تیرم لب لعل یاقوت زبان برگ گل ہے ہمدم
بین چشم بادام ہے وحدت کے جام
دم سے نور وہ دم دم
پلادی پیاری تو ہے مدام مستانہ ہو کلام

زلفون کا دام صبح پہ ہو گئی شام
ابرو کا تل تیری صمصام قہر تیر سر نام

دوہا

پچھتون مین جادو بھر اکری لاکھ مینین چوٹ
کتنے ہی گھائل ہوئی اور کتنی ہی گئی لوٹ

ادئی تیری کردیا بیدم دم کے نوردہ دم دم

ملکون مین دہوم حسن تیرا معصوم
ہو شاہ روم وہ بھی رہے محروم
فرشتے دیکھ لین قدم کو چوم تو ہئی تو ہی قیوم
نہ پائی تجھکو گر دیکھی نجوم کبھو نہو معلوم

دوہا

عاشق صادق پا لکھو اور جان کری قربان
موت کا کچھ نہین خوف ہو جو وہ دیکھی تیری شان

زبان سے اپنی بھی کہتی ہمدم کی نوردہ دمدم

وہ تیرا شکم نرسے بھی ہے نرم
لکھان کہین کیسے قدم دل جانی دلم
اور جان دونون مین نور کے تھم
کرون اگرچہ رقم صفت مین گر پڑے قلم زبان ہوا دیکی قلم

دوہا

جائی لعجب حسن ہی اور رنگ تیرا نو تنگ
ایک جھلک دیکھی کوئی تو عقل ہی ہو جاوے دنگ

آپ مین ہی ہو جاوئی ختم دم کی نوردہ دمدم

عاشق ہنم تجھے ہے تیری قسم
ہے جب تک دم بھر دنگا تیرا دم
بغیر از تیرے وہ رہتا غم آہ سرد چشم نم
وہ تیرے پا مین جھلکے ہمدم کر تو تو [illegible] کرم

دوہا

بنارسی نے عشق مین کہا سر ایر گیان
یہ تہون جہنون کرسے نہ مصر نظم
جو عاشق سیجھے اسی وہ ہو وے تمہارا دھیان
دم کے نوردہ دم دم

خیال دولت سنگھ

رام لکشمن جنگ سوئمبر دسرت سنت آئی دونون
بھلی بھوپ بہتی دیسونکے سب نے سراہے دونون
کہر گنیش سبہی بھوپون نی گھٹ مین ہنا دونون
سیناہین آنند بھیا توڑا دہنش دیا ل
آئی پرسرام گئے بھوپ جنگ نی تیر چھپائے دونون
کن نے توڑا دہنش تاکہی بچن گرمای دونون
کہے لکشمن توڑا دہنش رام کیون منتر پکای دونون
پھر بیرا لتو ڑو دہنش تم کیسے ہو پھلوان
گئے پرسرام کی کلا ہاتھ جب ہر نے ملای دونون
پٹھی لکہی رام تات مان جلدی بلای دونون
بھرت جسرت نی سنا پھولی نہین انگ سمای دونون
لکہا لگن رام کے بواہ کا باسسٹ منی بچار
ہوا بواہ بہتی بھوپ رکھے مین سیار گھوبیر بہای دونو
پھوپے گھر کے باہر گھڑی مین پھر کے منگای دونون
لکھا چھند خیال دولت سنگہ نی مین شاعر گھبرا دونون
سکہہ بھون اوپر کرے سو ارام رگھو بیر

گر گر اور سبہارا جانی بٹھاے دونون
سب راجونکی کنور دہیرت من بہای دونون
توڑا دہنش رام نی پکڑ کی ٹکڑے لگائی دونون
اکر ڈالا جانکے رگھوبر کے گل مال
گر گر اور سبھارا جانے بٹھاے دونون
گئے بھاگ بھوپ سب کھڑی رگھوبر لکشمن پای دونون
کری ریت بڑونکی ہاتھ جوڑی سے سمجھای دونون
بھ لتو گیچے بالنس کی بھیر اچین کمان
گر گر اور سبھارا جانے بٹھاے دونون
سن بیارہ رام کا کوشلیا دسرت دُکھ دہا دونون
لیکے بٹو البسوامتر سے ملواے دونون
کرم ریکھہ لکہی نہین ہوی رُون سے پار
گر گر اور سبہارا جانے بٹھاے دونون
گئے مندر مین شاستر شکن بناے دونون
لیگئی کوشلیا بدہائی منگلاچار گائی دونون
ہو رہا اجودہیا پوری مین ہمیت سکہہ شریر

گیرن کین سیا اور رام آن داسی نی جگای دونون
گر گر اور سبھارا جانے بٹھاے دونون

تمام شد

کتبہ محمد عبدالرزاق خان

سنہ ۱۸۹۰ء

وارد حال مقیم میرٹھ